عمران سیریز
زیرو مشن
مظہر کلیم ایم۔اے

محترم فیضان حیدر صاحب۔ ٹشو پیپر رومال پر انتہائی نفاست اور محنت سے خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ پہلے بھی کئی بار وضاحت کی گئی ہے کہ ہر ملک اپنی سلامتی اور دفاع کے تحفظ کے لئے ایسی ایجنسیاں قائم کرتا ہے جس طرح کی پاکیشیا نے قائم کی ہوئی ہے۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی طرح بھی فرضی نہیں کہا جا سکتا البتہ یہ بات دوسری ہے کہ ہر ملک میں ایسے کرداروں کے نام مختلف ہوں لیکن ان کا بنیادی کام بہرحال وہی ہوتا ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہے۔ جہاں تک میرا کسی جاسوسی تنظیم سے تعلق کے بارے میں آپ کا سوال ہے تو محترم ضروری نہیں کہ کوئی لکھنے والا صرف وہی کچھ لکھے جس کا اس کو ذاتی تجربہ ہو۔ مطالعہ اور مشاہدے سے وہ کچھ بھی لکھا جا سکتا ہے جو ذاتی تجربے سے ہٹ کر ہو اور اسی کو تخلیق کہا جاتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈیرہ غازی خان سے محمد یسین صدیقی لکھتے ہیں۔ "ویسے تو آپ کی تحریریں ماشاءاللہ اردو ادب میں منفرد اور اعلیٰ مقام رکھتی ہیں اور آج کل کی تحریریں واقعی نہایت ہی عمدہ ہیں البتہ آپ کے مکمل ناول پڑھنے سے یہ احساس واضح طور پر ہوتا ہے کہ آپ نے ناول کا اختتام زبردستی کیا ہے۔ اس سے تشنگی کا احساس باقی رہتا ہے۔ آپ کے مستقل کرداروں میں شاگل اب بوریت کا حامل ہو چکا ہے اس لئے اسے تبدیل کر دیں۔ بلیک تھنڈر کا سلسلہ بے حد دلکش ہے۔ اس پر مبنی ناولوں نے قارئین کے تمام گلے شکوے دور کر دیئے ہیں۔ آپ سے ایک قاری نے موجودہ صورتحال پر قلم اٹھانے کے لئے کہا تھا لیکن آپ نے یہ لکھ کر بات ختم کر دی کہ موجودہ حالات کو کسی کروٹ بیٹھنے دیں لیکن اب بین الاقوامی حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ ان پر آپ کو ضرور قلم اٹھانا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم محمد یسین صدیقی صاحب۔ خط لکھنے اور تحریر پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مکمل ناولوں کے اختتام میں تشنگی کا تعلق ہے تو اس کی وجہ میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں کہ موجودہ مہنگائی کے دور میں انتہائی ضخیم ناول شائع کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ پھر وہ قارئین جو ناول خرید کر پڑھتے ہیں ان کی طرف سے بھی مسلسل یہی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ ناول مکمل شائع کئے جائیں اور ان کی قیمتیں اتنی رکھی جائیں کہ عام آدمی بھی اسے خرید سکے لیکن اس کے باوجود میری ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ مشن کی تکمیل میں کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔ اگر آپ کسی مثال سے اس کی وضاحت کر دیتے ہیں تو میرے لئے یقیناً رہنمائی کا موجب بنتی۔ جہاں تک موجودہ بین الاقوامی حالات پر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو آپ نے اپنے خط میں جس جواب کا حوالہ دیا ہے وہی صورتحال ابھی تک جاری ہے۔ آپ مشن مکمل ہونے کے باوجود اس میں تشنگی محسوس کرتے ہیں تو جب مشن جاری ہو تو پھر آپ کیا محسوس کریں گے۔ اس لئے تھوڑا انتظار کر

لیں۔ انشاء اللہ آپ کی فرمائش جلد پوری ہو جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

خان پور کٹورہ سے این اے بزمی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی خامی تلاش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن آپ کے ناول "سوانا" میں اس قدر خامیاں ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ ناول آپ کا لکھا ہوا نہ ہو۔ آپ نے اس ناول میں سوانا کے مقابلے پر یہودیوں کے ملک اسرائیل کو جس قدر کمزور ظاہر کیا ہے وہ غیر فطری سی بات ہے جبکہ سوانا تنظیم بھی یہودیوں پر ہی مشتمل ہے۔ امید ہے آئندہ آپ اس پر توجہ دیں گے اور آئندہ ناول میں اس کی ضرور تلافی کریں گے"۔

محترم این اے بزمی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ "سوانا" کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سر آنکھوں پر۔ میں اس سلسلے میں کسی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر قاری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی ناول کو پسند کرے یا نہ کرے لیکن یہ وضاحت ضرور کروں گا کہ سوانا تنظیم کا جو ڈھانچہ پیش کیا گیا ہے اور جس انداز میں اسرائیلی حکام نے سوانا سے نمٹنے کی منصوبہ بندی کی ہے وہ دراصل عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کا نتیجہ ہے اور حکومتی منصوبہ بندی میں براہ راست اقدامات اکثر نہیں کیے جا سکتے۔ انہیں بہت کچھ آگے پیچھے بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ آپ نے خط کے ساتھ جو خوبصورت عید کارڈ ارسال کیا ہے اس کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سلانوالی ضلع سرگودھا سے سید تصور حسین انجم لکھتے ہیں۔ "آپ کا سپیشل نمبر "ڈومنائی" بے حد پسند آیا ہے اس خصوصی موضوع پر یہ واقعی شاہکار ناول ہے البتہ آپ کی وساطت سے عمران تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ عمران کو خیر وشر کی آویزش میں کام کرنے سے گریز کرنے کی بجائے زیادہ ذوق شوق اور بڑھ چڑھ کر کام کرنا چاہئے۔ امید ہے عمران اس پیغام پر آئندہ ضرور عمل کرے گا"۔

محترم سید تصور حسین انجم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے پیغام کا تعلق ہے تو یہ پیغام عمران تک پہنچا دیا جائے گا لیکن میرا خیال ہے کہ ڈومنائی میں جس طرح عمران اپنی اماں بی کی وجہ سے بھیانک سزا سے بچا ہے اور جس طرح اس کی اماں بی نے اس سے بات کی ہے اس کے بعد عمران ویسے بھی شیطانی طاقتوں کے خلاف کام کرنے سے انکار کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سرگودھا سے محمد اسلم شاہد لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا مستقل قاری ہوں۔ نیا ناول "ہارچ" بے حد پسند آیا ہے۔ اس سے پہلے "ڈومنائی" ناول بھی بہت اچھا تھا۔ شیطانی طاقتوں کے خلاف عمران کے کام کرنے سے انکار نے جہاں اس کی اماں بی کو تکلیف پہنچائی وہاں ہمیں بھی بے حد دکھ ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ واقعی رحیم و کریم ہے کہ عمران

اماں بی کی دعاؤں اور بزرگوں کی کوششوں سے بھیانک سزا سے بچ نکلا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک شکایت بھی ہے کہ آپ نے کرنل فریدی، پرمود اور ٹروبین کو بالکل فراموش کر دیا ہے۔ آپ انہیں ضرور منظرِ عام پر لے آئیں اور ان سب کا کوئی مشترکہ خصوصی نمبر لکھیں۔ امید ہے آپ میری گزارشات پر ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم محمد اسلم شاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران کے ساتھ "ڈومنائی" میں جو کچھ ہوا اس کے بعد یقیناً وہ پھر کبھی شیطانی طاقتوں کے خلاف کام کرنے سے انکار نہ کر سکے گا۔ جہاں تک کرنل فریدی، پرمود اور ٹروبین کا مشترکہ خصوصی نمبر لکھنے کی آپ نے فرمائش کی ہے تو اس سلسلے میں آپ کے ساتھ ساتھ بے شمار دوسرے قارئین کا اصرار بھی جاری ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے آپ کی اور دیگر قارئین کی فرمائش پوری کر دوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران فلیٹ میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ سلیمان اسے ناشتہ اور چائے دینے کے بعد دوپہر اور رات کے کھانے کے لئے خریداری کرنے مارکیٹ چلا گیا تھا۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران کئی روز تک تو رسائل اور کتب کا مطالعہ کرتا رہا لیکن آج اس کا موڈ کتب کے مطالعہ کے لئے نہ بن رہا تھا اس لئے وہ بیٹھا اخبار پڑھنے کے ساتھ ساتھ سوچ رہا تھا کہ فارغ وقت میں وہ کیا کرے کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر کال بیل بجانے والا شاید بٹن پر انگلی رکھ کر بھول گیا تھا اس لئے کال بیل مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے اخبار ایک طرف پھینکا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔

" ارے۔ ارے۔ بند کرو یہ بیل جل جائے گی۔ بڑی مہنگی آتی ہے"...... عمران نے دوڑنے کے ساتھ ساتھ چیختے ہوئے کہا لیکن کال

بیل اس طرح مسلسل بج رہی تھی جیسے اس میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہو کہ بند ہی نہ ہو رہی تھی۔ عمران نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا تو دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازے پر ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا۔ اس نے باقاعدہ انگلی بٹن پر رکھی ہوئی تھی۔ دروازہ کھلتے ہی اس نے انگلی ہٹالی۔ اس بوڑھے آدمی کی سفید چھوٹی داڑھی تھی۔ وہ لباس سے درمیانے طبقے کا آدمی لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر جھریاں تھیں اور اس نے سر پر رومال کو پگڑی کے سے انداز میں باندھا ہوا تھا اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں چھڑی تھی جس کا سہارا لے کر وہ کھڑا تھا۔

" کیا زندگی میں پہلی بار آپ کو یہ بٹن دبانے کے لئے ملا ہے"...... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں اس بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو"...... اس بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کہہ رہا تھا بزرگو کہ کیا یہ بٹن آپ کو پہلی بار نظر آیا ہے جو آپ اسے مستقل دبائے ہوئے کھڑے تھے"...... عمران نے کہا۔

" گھنٹی۔ نہیں مجھے تو کوئی گھنٹی بجتی سنائی نہیں دے رہی"۔ اس بوڑھے نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ بوڑھا بہرہ ہے اور اونچا سنتا ہے۔

" اندر آجائیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ایک طرف

ہٹ گیا۔ ظاہر ہے بوڑھے کو چونکہ اندر بجنے والی گھنٹی کی آواز ہی سنائی نہ دی ہو گی اس لئے اس نے یہی سمجھا تھا کہ گھنٹی نہیں بج رہی اور شاید اسی لئے وہ مسلسل بٹن دبائے ہوئے تھا۔ یہ خیال ذہن میں آتے ہی عمران کا تمام غصہ خود بخود دور ہو گیا۔

" کہاں جاؤں۔ یہی تو پوچھنے آیا ہوں۔ کہاں ہے سلیمان"۔ بوڑھے نے اندر آجانے سے شاید یہی سمجھا کہ عمران نے اسے جانے کے لئے کہا ہے۔

" سلیمان مارکیٹ گیا ہوا ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر اس بوڑھے کے کان کے پاس اندر جاتے ہوئے خاصی اونچی آواز میں کہا۔

" تو اس میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے۔ آرام سے بھی تو بات کہی جا سکتی ہے"...... بوڑھے نے اس بار عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" جی بہتر۔ آجائیں"...... عمران نے اس بار قدرے آہستہ سے کہا لیکن آواز بہرحال پھر بھی خاصی اونچی تھی تو بوڑھا سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور اسے لے کر سٹنگ روم میں آگیا۔

" آپ بیٹھیں۔ سلیمان ابھی آجائے گا"...... عمران نے اس کے کان کے قریب منہ لے جا کر اونچی آواز میں کہا۔

" اس کا صاحب کہاں ہے۔ میں نے تو اس سے ملنا ہے"۔ بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اب تک وہ یہی سمجھا تھا کہ یہ

بوڑھا کہیں قریب ہی رہتا ہو گا اور اسے مالی مدد کی ضرورت ہو گی اور سلیمان چونکہ ایسے لوگوں کو بخوشی سپورٹ کرتا رہتا تھا اس لئے وہ سلیمان سے ملنے آیا ہو گا لیکن اب یہ بوڑھا کہہ رہا تھا کہ وہ سلیمان کے صاحب سے ملنے آیا ہے۔

"میں صاحب تو نہیں ہوں ۔ میرا نام علی عمران ہے"۔ عمران نے ایک بار پھر اس کے کان کے قریب منہ لے جاتے ہوئے کہا۔

"ہو گا ۔ لیکن میں نے تو سلیمان کے صاحب سے ملنا ہے۔ سلیمان بتا رہا تھا کہ اس کا صاحب میرا مسئلہ حل کرا سکتا ہے"۔ بوڑھے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ میری اور میرے بیٹے کی عزت کا مسئلہ ہے اس لئے یہ ایرے غیرے کو نہیں بتایا جا سکتا"...... بوڑھے نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں سلیمان کا صاحب ہوں"...... آخر کار عمران کو مجبوراً اعتراف کرنا پڑا تاکہ وہ ایرے غیرے کی صف سے نکل جائے۔

"شکل دیکھی ہے اپنی ۔ صاحب تم جیسے ہوتے ہیں ۔ ہونہہ ۔ سلیمان آ جائے میں اسے کہوں گا کہ اب تم جیسے مسخرے بھی اپنے آپ کو صاحب کہنے لگ گئے ہیں ۔ ہونہہ ۔ خدا کی شان ہے"۔ بوڑھے نے ایک بار پھر منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار عمران دھم سے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کہہ سکتا تھا

لیکن اسے معلوم تھا کہ سلیمان کی مارکیٹ سے واپسی خاصی دیر بعد ہو گی اس لئے وہ تب تک اس بوڑھے کو کیسے ڈیل کرے گا۔

"آپ یہاں قریب رہتے ہیں کیا"...... عمران نے جان بوجھ کر موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھو ۔ میں بے حد پریشان ہوں"...... بوڑھے نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اب مزید کچھ کہنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ رہا ہو کہ اچانک اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ بے اختیار چونک پڑا لیکن بوڑھا اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے اس کے کانوں تک یہ آواز ہی نہ پہنچی ہو گی۔ دوسرے لمحے سلیمان سٹنگ روم کے سامنے سے گزرنے لگا لیکن پھر ٹھٹھک کر رک گیا۔

"اوہ ۔ میاں عبدالحمید اور یہاں"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اندر آ گیا۔

"خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔ تو ہی اپنے بندوں پر مہربانی کرتا ہے"...... عمران نے سلیمان کی اتنی جلدی واپسی پر اونچی آواز میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔

"سلیمان تم ۔ میں تمہارے صاحب سے ملنے آیا تھا لیکن اس آدمی نے مجھے بے حد پریشان کیا ہے ۔ یہ کہہ رہا تھا کہ میں صاحب ہوں ۔ اب تم بتاؤ ۔ یہ صاحب ہو سکتا ہے"...... بوڑھے نے سلیمان کو دیکھتے ہی اٹھتے ہوئے کہا تو سلیمان نے اسے کوئی جواب دینے کی

بجائے اس کے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ عمران نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں سلیمان کو یہ حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔ عمران کی سمجھ میں ہی نہ آ رہا تھا کہ سلیمان نے آخر اس قدر گھٹیا حرکت کیوں کی ہے لیکن دوسرے لمحے سلیمان کا ہاتھ باہر آیا تو عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بٹن تھا جس کے ساتھ ایک چین بھی موجود تھی جس کا دوسرا سرا جیب میں ہی جا رہا تھا۔ سلیمان نے وہ بٹن اس بوڑھے کے کان سے لگا دیا۔

"اب بیٹھ کر اطمینان سے بات کریں میاں عبدالحمید"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا"...... اس بوڑھے نے کہا اور کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے وہ سلیمان کا معمول ہو اور سلیمان نے اس پر ہپناٹزم کا عمل کر رکھا ہو۔

"صاحب۔ ان کا نام میاں عبدالحمید ہے۔ یہ یہاں سے قریب ہی ایک محلہ سلطان کے رہنے والے ہیں۔ ہماری مسجد میں ہی نماز پڑھتے ہیں۔ ان کے دو بیٹے ہیں اور دونوں ہی بیرون ملک ہیں جبکہ دو بیٹیاں ہیں جو ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ یہ صاحب ریلوے سے ریٹائرڈ ہیں۔ معمولی پنشن ملتی ہے اس لئے دونوں بیٹیاں کسی دفتر میں کام کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے لئے مہینہ گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے باقی آپ خود سمجھ سکتے ہیں"...... سلیمان نے

عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ میاں عبدالحمید کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"میاں عبدالحمید۔ یہ علی عمران صاحب ہیں۔ یہ میرے صاحب ہیں"...... سلیمان نے کہا تو بوڑھے کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہیں سلیمان کے صاحب۔ میں سخت شرمندہ ہوں۔ آپ پلیز مجھے معاف کر دیں۔ پریشانی کی وجہ سے میرا ذہن درست طور پر کام نہ کر رہا تھا"...... میاں عبدالحمید نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں میاں صاحب۔ میری شکل ہی ایسی ہے کہ کوئی مجھے صاحب مانتا ہی نہیں ہے۔ یہ سلیمان کی مہربانی ہے کہ کبھی کبھی مجھے صاحب تسلیم کر لیتا ہے آپ مجھے بتائیں کہ آپ کو کیا پریشانی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میاں عبدالحمید۔ جو مسئلہ بھی ہے آپ کھل کر صاحب کو بتا دیں میں چائے لے آتا ہوں"...... سلیمان نے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان نے جس انداز میں بات کی تھی اور بوڑھے کی حالت دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ بوڑھے کا مسئلہ بہرحال مالی ہے اور سلیمان چونکہ کوئی بھاری امداد نہ دیتا ہوگا اس لئے یہ بزرگ بڑے مسئلے کے حل کے لئے اس کے پاس آئے ہوں گے۔

"صاحب۔ آپ کی کتنی بیٹیاں ہیں"...... بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جی میری تو ابھی شادی ہی نہیں ہوئی۔ ویسے بیٹیاں تو اللہ کی رحمت ہوتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بوڑھے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں یکلخت ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ آپ رو کیوں رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں آپ پریشان نہ ہوں میں آپ کے تمام مسائل اللہ تعالیٰ کی مدد سے ضرور حل کر دوں گا"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بہنیں تو ہوں گی"...... بوڑھے نے عینک اتار کر دوسرے ہاتھ سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے گلوگیر اور بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میری ایک چھوٹی بہن ہے جس کا نام ثریا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"صاحب۔ میری بات پر ناراض نہ ہوں لیکن اگر آپ کی آنکھوں کے سامنے آپ کی بہن کو غنڈے اغوا کر کے لے جائیں اور آپ میری طرح بے بس اور غریب آدمی ہوں تو کیا آپ روئیں گے بھی نہیں"...... بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ جو بات اس بوڑھے نے کی تھی وہ تو اس کے ذہن میں ہی نہ تھی وہ تو یہی سمجھا

تھا کہ بوڑھا اس سے کوئی بھاری مالی امداد لینے کے لئے آیا ہے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں پلیز تفصیل سے بتائیں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی بوڑھا عبدالحمید بے اختیار ہچکیاں لے لے کر رونے لگ گیا۔ اس کا پورا جسم ساتھ ساتھ جھٹکے کھا رہا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا میاں عبدالحمید۔ کیا ہوا"...... سلیمان نے ٹرالی چھوڑ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر عبدالحمید کو اس طرح اپنے بازوؤں میں لے لیا جیسے روتے ہوئے بچے کو کوئی بڑا دلاسہ دینے کے لئے اپنے بازوؤں میں لے لیتا ہے اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سلیمان۔ میری دونوں بیٹیاں اغوا ہو گئی ہیں۔ میری آنکھوں کے سامنے۔ کاش۔ اللہ تعالیٰ ایسا منظر اور ایسی بے بسی سے پہلے مجھے موت دے دیتا"...... میاں عبدالحمید نے ہچکیاں لے لے کر روتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ صحیح جگہ پر آگئے ہیں۔ صاحب آپ کی دونوں بیٹیوں کو آج ہی ان غنڈوں سے چھڑوا کر لے آئیں گے اور ان غنڈوں کو عبرت ناک سزا دیں گے"...... سلیمان نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"میاں عبدالحمید۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی بیٹیاں ثریا کی طرح میری بہنیں ہیں۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں میں نہ صرف آپ کی

بیٹیوں کو انشاء اللہ واپس لے آؤں گا بلکہ ان غنڈوں کو بھی انتہائی عبرتناک سزا دوں گا"...... عمران نے کہا تو بوڑھے نے رونا بند کر دیا تو سلیمان نے بازو ہٹائے اور پھر اس نے جلدی سے چائے بنانا شروع کر دی۔

"جناب۔ میری دونوں بیٹیاں ایک ادارے میں کام کرتی ہیں وہ دونوں اکٹھی بس پر پانچ بجے واپس آتی ہیں۔ میں چونکہ گھر میں اکیلا ہوتا ہوں اس لئے میں ان کے واپس آنے کے وقت گھر سے باہر نکل کر کھڑا ہو جاتا ہوں پھر ہم اکٹھے ہی گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ بس سٹاپ میرے گھر سے چار پانچ سو گز کے فاصلے پر ہے۔ دو روز پہلے میں گھر سے باہر کھڑا تھا اور بیٹیوں کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا کہ بس سٹاپ پر بس رکی اور میری بیٹیاں اور چند لوگ اترے۔ بس میرے سامنے سے گزر کر آگے چلی گئی۔ میری بیٹیاں سڑک کراس کر کے میری طرف آنے لگیں کہ اچانک پیچھے سے سرخ رنگ کی ایک بڑی کار ان کے قریب آکر رکی۔ اس میں سے چار غنڈے باہر نکلے اور پھر وہ میری بیٹیوں پر جھپٹ پڑے۔ میری بیٹیاں چیخنے لگیں لیکن ان غنڈوں نے انتہائی بے دردی سے انہیں کار میں پھینکا اور خود کار میں سوار ہو گئے۔ میں چیختا ہوا کار کی طرف دوڑا تو کار تیزی سے سائیڈ پر مڑی اور سائیڈ روڈ پر دوڑتی ہوئی ایک موڑ مڑ کر غائب ہو گئی۔ میں چیختا چلاتا پیچھے دوڑتا رہا۔ ارد گرد کے لوگ بھی جنہوں نے یہ واردات ہوتی دیکھی تو میرے ساتھ چیختے ہوئے دوڑے لیکن کار غائب ہو چکی

تھی۔ پھر میرے محلے کے لوگ مجھے ساتھ لے کر قریبی تھانہ میں گئے لیکن وہاں صرف رپورٹ درج کر لی گئی اور مجھے دلاسہ دیا گیا کہ پولیس جلد ہی میری بیٹیوں کو برآمد کر لے گی لیکن آج دو روز ہو گئے ہیں میں نے اپنی لاغر ٹانگوں سے پورا شہر چھان مارا ہے کہ شاید وہ کار مجھے نظر آ جائے لیکن نہ ہی پولیس نے کچھ کیا اور نہ ہی مجھے وہ کار دوبارہ کہیں نظر آئی۔ میں نے پولیس کے اعلیٰ افسران سے ملنے کی کوشش کی لیکن مجھ بوڑھے سے کسی نے ملنے کی تکلیف ہی گوارہ نہ کی۔ آج مسجد کے امام صاحب نے مجھے کہا کہ میں جا کر سلیمان کے صاحب سے ملوں وہ ضرور میری مدد کریں گے تو میں یہاں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ کو اللہ کا واسطہ میری مدد کریں۔ میری بیٹیوں کو اگر آپ ان غنڈوں سے چھڑوا نہیں سکتے تو اللہ کے واسطے آپ میرا گلا گھونٹ دیں اگر خودکشی حرام نہ ہوتی تو میں خود اپنا گلا دبا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا لیکن میں اس عمر میں حرام موت نہیں مرنا چاہتا"۔ بوڑھے نے انتہائی بھرائے ہوئے لہجے میں ہچکیاں لے لے کر کہا۔

"خودکشی کریں آپ کے دشمن۔ آپ چائے پیئں اور مجھے تفصیل بتائیں"...... عمران نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"کیا تفصیل بتاؤں صاحب۔ مزید کیا بتاؤں"...... بوڑھے نے کہا۔

"اس کار کا نمبر آپ نے دیکھا ہو گا آپ پڑھے لکھے ہیں اس کار کا ماڈل وغیرہ۔ ان غنڈوں کے حلیئے وغیرہ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس وقت مجھے اتنا ہوش ہی نہ تھا۔ بس اتنا مجھے یاد ہے کہ بڑی سی گاڑی تھی کسی پرانے ماڈل کی۔ گہرے سرخ رنگ کی اور چار غنڈے باہر نکلے تھے جنہوں نے میری بیٹیوں کو دبوچا تھا۔ انہوں نے جینز کی پینٹیں اور چمڑے کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔ البتہ مجھے یاد آرہا ہے کہ ان میں سے ایک غنڈے کے گال پر سفید رنگ کا بڑا سا دھبہ تھا۔ کان سے لے کر ٹھوڑی تک جیسے روشنی کی لکیر ہوتی ہے۔ بس اتنا ہی مجھے یاد ہے"...... میاں عبدالحمید نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سلیمان۔ جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے سلیمان سے کہا جو ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ چائے پیئیں اور بسکٹ لیں"...... عمران نے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس روز سے کچھ نہیں کھایا۔ میرا دل ہی نہیں چاہتا۔ اب بھی میں کچھ نہیں کھاؤں گا۔ نجانے میری معصوم بیٹیاں کس حال میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کسی کو مجھ جیسا بے بس نہ کرے"...... بوڑھے نے انتہائی گلوگیر لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ اس بوڑھے کے جذبات کو اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں

ٹرانسمیٹر تھا۔

"سلیمان۔ ان صاحب نے دو روز سے کچھ نہیں کھایا تم انہیں اپنے ساتھ کچن میں لے جاؤ اور زبردستی انہیں کھلاؤ پلاؤ اور انہیں یقین دلاؤ کہ ان کی بیٹیاں اللہ کے فضل سے انشاء اللہ ضرور برآمد ہو جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... سلیمان نے کہا اور پھر وہ میاں عبدالحمید کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں"...... سلیمان نے میاں عبدالحمید سے کہا تو وہ اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے واقعی سلیمان کا معمول ہو۔ سلیمان اسے لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران نے ٹائیگر کو بوڑھے عبدالحمید کی بتائی ہوئی تمام تفصیل بتا دی۔

"کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو جس کے گال پر سفید نشان ہے۔ اوور"...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ میں نے تو اسے کبھی نہیں دیکھا۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں میں اسے بہرحال ٹریس کر لوں گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے

کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے ٹریس کر کے مجھے رپورٹ دو میں شدت سے تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا اور سنو۔ یہ کام جس قدر جلدی ممکن ہو سکے تم نے کرنا ہے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے سلیمان واپس آیا اور اس نے چائے کی پیالیاں اور بسکٹ کی پلیٹ اٹھا کر واپس ٹرالی میں رکھنا شروع کر دیں۔

"کیا ہوا۔ بزرگوار نے کچھ کھایا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ میرا کام ہے"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"ان سے پوچھ کر مجھے بتاؤ کہ انہوں نے کس تھانے میں رپورٹ درج کرائی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اچھا صاحب"...... سلیمان نے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ واپس آ گیا۔

"تھانہ سلطان ٹاؤن میں دو روز پہلے اور رپورٹ کا نمبر ایک سو گیارہ ہے"...... سلیمان نے واپس آکر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تھانہ سلطان ٹاؤن کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"تھانہ سلطان ٹاؤن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ایس پی سپیشل پولیس بول رہا ہوں۔ کون ہے انچارج تھانے کا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ایس ایچ او رانا اعجاز ہیں جناب"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ان سے بات کراؤ میری"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں رانا اعجاز بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"دور روز پہلے آپ کے تھانے کے قریب سلطان محلے میں دن دیہاڑے سڑک پر ایک بوڑھے ریٹائرڈ ریلوے ملازم میاں عبدالحمید

کی دو بیٹیوں کو اغوا کر کے سرخ رنگ کی کار میں ڈال کر لے جایا گیا ہے جس کی رپورٹ آپ کے تھانے میں درج ہے جس کا نمبر ایک سو گیارہ ہے۔ کیا کیا ہے آپ نے اس سلسلے میں اب تک"...... عمران کا لہجہ آخر میں انتہائی تلخ ہو گیا تھا۔

"جناب۔ ہم انکوائری کر رہے ہیں جناب۔ اس روز پورے شہر سے قریباً پچیس لڑکیاں اغوا ہوئی ہیں۔ ہمارے تھانے کی حدود سے تو یہ دو لڑکیاں اغوا ہوئی ہیں جناب۔ پورے شہر کی پولیس ان لڑکیوں کو برآمد کرانے کے سلسلے میں کام کر رہی ہیں لیکن جناب باوجود کوشش کے ابھی تک نہ ملزموں کا سراغ مل سکا ہے اور نہ ہی کوئی لڑکی برآمد ہوئی ہے۔ لیکن جناب ہم انتہائی تندہی سے کام کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر کوئی نہ کوئی کلیو ہمیں مل جائے گا۔ جناب"...... ایس ایچ او نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے موقع واردات پر تو انکوائری کی ہو گی۔ دن کا وقت تھا بازار کھلا ہوا تھا کسی نہ کسی نے تو اس کار کا نمبر دیکھا ہو گا اور کوئی نہ کوئی تو ان غنڈوں کو پہچانتا ہو گا"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ ہم نے سب سے معلومات حاصل کی ہیں لیکن کسی نے کچھ نہیں بتایا جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن ایس ایچ او کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے سرے

سے کوئی انکوائری کی ہی نہیں۔ اب چونکہ عمران نے اپنا تعارف ایس پی سپیشل پولیس کرایا تھا اس لئے وہ دانستہ جھوٹ بول رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کے ایس پی سے بات کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ذہن میں یہ سن کر دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے کہ ایک دن میں پچیس لڑکیاں اس طرح دن دیہاڑے اغوا ہوئیں اور ابھی تک ایک لڑکی بھی پولیس برآمد نہیں کر سکی۔

"پی اے ٹو ایس پی پولیس"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ ایس ایچ او کو تو سپیشل پولیس کے ایس پی کے بارے میں معلوم نہ تھا لیکن ایس پی پولیس تو لامحالہ جانتا ہو گا۔ اس لئے اس نے اس بار اپنا تعارف بھی اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس کے طور پر کرایا تھا۔

"ہیلو۔ سبطین ظفر ایس پی پولیس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ نہ صرف اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا بلکہ وہ سبطین ظفر کو بھی بہت اچھی طرح جانتا تھا کیونکہ سبطین ظفر پہلے انٹیلی جنس میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تھا پھر اس نے اپنا تبادلہ پولیس میں کرا لیا اور آخری بار

جب عمران کی اس سے ملاقات ہوئی تھی وہ ڈی ایس پی تھا۔

" اوہ ۔ تم اب ایس پی بن گئے ہو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آپ عمران صاحب۔ آپ نے کیسے یاد فرما لیا آج مجھے "...... دوسری طرف سے سبطین ظفر نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے لڑکیوں کے اغوا کے بارے میں اور سلطان ٹاؤن کی کارکردگی کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

" یہی تمہاری پولیس کی کارکردگی ہے۔ مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے سبطین ظفر۔ تم لوگ آخر کیا کرتے رہتے ہو "...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" ایس ایچ او نے آپ کو درست بتایا ہے عمران صاحب۔ اس روز واقعی شہر میں پچیس لڑکیوں کو دن دیہاڑے اغوا کیا گیا ہے اور باوجود شدید کوشش کے ابھی تک نہ ملزموں کا کوئی سراغ لگایا جا سکا ہے اور نہ ہی کوئی لڑکی برآمد ہو سکی ہے اصل میں لوگ پولیس سے تعاون ہی نہیں کرتے وہ پولیس کو کچھ بتاتے ہی نہیں۔ ویسے میں نے دو خصوصی ٹیمیں تشکیل دی ہیں جو اس کیس پر کام کر رہی ہیں اور ہم نے مخبروں کو بھی الرٹ کیا ہوا ہے جیسے ہی کوئی سراغ ملا ہم ان ملزموں کو گردنوں سے دبوچ لیں گے "...... سبطین ظفر نے معذرت خواہانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے کہ اس خوفناک واقعہ کو دو روز بھی گزر گئے ہیں اور

تمہاری پولیس اس کا معمولی سا کلیو بھی نہیں نکال سکی۔ ٹھیک ہے۔ اب مزید کیا کہا جائے "...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ عمران بول رہا ہوں "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے باس اس آدمی کا نام راجہ ہے اور یہ بندوق محلے کے ایک ہوٹل جس کا نام بھی راجہ ہوٹل ہے کا مالک ہے اس محلے اور اس علاقے کا بہت نامور غنڈہ اور بدمعاش ہے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" کیسے معلوم ہو گیا اتنی جلدی "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے واقعی ٹائیگر کے اس طرح فوراً فون آنے پر حیرت ہو رہی تھی۔

" آپ کی کال آئی تو میں اس وقت مارٹی کے جوئے خانے میں موجود تھا۔ یہاں بھی غنڈے اور بدمعاش آتے جاتے رہتے ہیں ۔ میں نے ویسے ہی ایک ویٹر سے پوچھا تو اتفاق سے وہ ویٹر بندوق محلے کا ہی رہائشی تھا اور وہ اچھی طرح اس راجہ کو جانتا تھا اس لئے اس نے مجھے ساری تفصیل بتا دی۔ اب میں وہیں جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے یہ بندوق محلہ "...... عمران نے پوچھا۔

" میں نے اس ویٹر سے ہی معلوم کیا ہے ٹاؤن ہال کے عقبی

علاقے میں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹاؤن ہال کے سامنے رکو۔ میں خود وہیں آرہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے فوراً ہی آتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے ایک غنڈے کو ٹائیگر نے ٹریس کر لیا ہے۔ میں اب وہیں جا رہا ہوں اس لئے تم میاں عبدالحمید کو تسلی دے دو"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ٹاؤن ہال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسے ایس پی سبطین ظفر پر پہلے واقعی غصہ آرہا تھا کہ اغوا کے دو روز تک وہ لوگ کوئی کلیو حاصل نہ کر سکے تھے لیکن پھر یہ سوچ کر وہ نارمل ہو گیا کہ عوام چونکہ پولیس کی کارروائیوں سے خوفزدہ رہتے ہیں اس لئے وہ پولیس سے کسی قسم کا تعاون ہی نہیں کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ پولیس والے ابھی تک کوئی کلیو حاصل نہ کر سکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار ٹاؤن ہال کے سامنے پہنچ گئی۔ عمران نے کار روکی ہی تھی کہ ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ عمران بھی کار سے نیچے اتر آیا تھا۔

"آپ اپنی کار کسی پارکنگ میں روک دیں اور میری کار میں آ جائیں"...... ٹائیگر نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ کی نئے ماڈل کی انتہائی قیمتی سپورٹس کار ہے۔ یہ وہاں جیسے

ہی داخل ہو گی یہ غنڈے غائب ہو جائیں گے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ کوئی بڑا افسر آگیا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کار دیکھ کر کیا کہیں گے"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ بے چارے کوئی ورکشاپ تلاش کرتے پھر رہے ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہیں کہا ہے کہ یہ پرانی کھٹارا کار کسی کو دے دو اور اچھی سی کار خرید لو لیکن تمہیں شاید پرانے ماڈل ہی زیادہ پسند ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ مجھے ہر قسم کے علاقوں میں جانا پڑتا ہے اس لئے یہ کار کام دے جاتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دوبارہ اپنی کار میں بیٹھا اور پھر اس نے اسے موڑا اور ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں لے جا کر اس نے کار روک دی جبکہ ٹائیگر وہیں کھڑا رہا۔ عمران نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر اس نے جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ٹائیگر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹائیگر کی پرانی کار میں سوار ایک گنجان آباد محلے میں داخل ہو رہے تھے۔ دو تین جگہوں سے پوچھنے کے بعد وہ ایک عام سے ہوٹل کے سامنے پہنچ گئے جس کے باہر ایک پرانا سا بورڈ موجود تھا جس پر راجہ ہوٹل کا نام لکھا ہوا تھا لیکن لفظ آدھے سے زیادہ اڑ گئے تھے۔ ہوٹل کا دروازہ شیشے کا تھا اور

اس کے اندر آنے جانے والے لوگ شکل سے ہی چھٹے ہوئے غنڈے نظر آرہے تھے۔ عمران اور ٹائیگر کار سے اترے۔ ٹائیگر نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

" باس۔ آپ مجھے اس راجہ کو ٹریس کرنے دیں ورنہ خاصی مشکل ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شیشے کا دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ ہوٹل کا ماحول انتہائی گندہ تھا فرش خراب تھا۔ فرنیچر انتہائی گندہ اور تھرڈ کلاس تھا۔ ایک طرف پرانا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک بڑی بڑی مونچھوں لیکن سر سے گنجا پہلوان نما غنڈہ کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ آگ میں جلائے ہوئے تانبے کی طرح سرخ تھا۔ چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے اور ٹھوڑی پر بھی ایک مکروہ سا نشان نظر آرہا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز شیطانی چمک تھی۔ عمران اور ٹائیگر کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ہال میں انتہائی گھٹیا شراب کی تیز بو اور منشیات کا غلیظ دھواں پھیلا ہوا تھا۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

" میرا نام ٹائیگر ہے اور میرا تعلق آسٹر کلب سے ہے۔ ہم نے راجہ سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کہا۔

" کیا کام ہے تمہیں اس سے"...... اس مونچھوں والے نے غور

سے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ایک اونچا دھندہ ہے۔ یہ پارٹی ہیں کہاں ہے راجہ"...... ٹائیگر نے کہا۔

" باس تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ دو ہفتوں بعد آئیں گے۔ مجھے کام بتاؤ میرا نام ہاشو ہے اور میں ہی باس کے سارے کام کرتا ہوں"...... اس غنڈے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کوئی اکیلی جگہ بیٹھتے ہیں۔ اونچا دھندہ ہے لاکھوں روپے کا"...... ٹائیگر نے کہا تو ہاشو کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ ہاشو نے ایک غنڈے کو بلا کر کاؤنٹر پر کھڑے ہونے کے لئے کہا اور خود مڑ کر ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" آؤ"...... اس نے عمران اور ٹائیگر سے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا برآمدہ تھا جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ وہ اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں کرسیاں اور ایک بڑی میز موجود تھی۔

" بیٹھو اور بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے"...... ہاشو نے اندر داخل ہو کر کہا۔

" دروازہ بند کر دو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

"ہاں اب بتاؤ ہاشو کہ راجہ کہاں ہے"۔ عمران نے ہاشو سے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ باس گیا ہوا ہے"...... ہاشو نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ عمران کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر تیزی سے موڑ دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ہاشو کا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر کو آ گئی تھیں اور چہرے پر پسینہ کسی آبشار کی طرح بہنے لگ گیا تھا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کہاں ہے راجہ بولو ورنہ"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ ٹرنک بازار کے ڈیسی کے پاس ہو گا۔ وہیں ہو گا"۔ ہاشو نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"کہاں ہے یہ ٹرنک بازار اور کہاں ہو گا یہ ڈیسی۔ کیا کرتا ہے یہ"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"ٹرنک بازار میں ڈیسی کا جواخانہ مشہور ہے۔ ڈیسی سپر باس ہے شام کو باس راجہ اور دوسرے لوگ وہیں ہوتے ہیں اور ساری رات وہیں رہتے ہیں"...... ہاشو نے رک رک کر کہا۔

"وہاں کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ہاشو نے فون نمبر بتا دیا اور عمران نے پیر ہٹایا۔

"اٹھو اور اسے فون کر کے کنفرم کراؤ کہ وہ واقعی وہیں موجود ہے اور سنو۔ کوئی غلط حرکت نہ کرنا ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ہاشو ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسلنا شروع کر دیا تھا۔

"جلدی اٹھو اور فون کرو"...... عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کرسی پر پٹخ دیا۔ میز پر فون سیٹ موجود تھا۔ ہاشو حالانکہ خاصا جاندار نوجوان تھا لیکن عمران نے اسے اس طرح ایک ہاتھ سے پکڑ کر جھٹکا دے کر کرسی پر پھینکا تھا جیسے اس کے جسم میں وزن نام کی کوئی چیز سرے سے موجود ہی نہ ہو اور ہاشو کے چہرے پر اب خوف اور مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ٹائیگر بھی اس کے قریب ہی خاموشی سے کھڑا تھا۔ فون میں لاؤڈر موجود تھا اس لئے عمران نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ڈیسی گیم کلب"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں راجہ ہوٹل سے ہاشو بول رہا ہوں۔ باس راجہ یہاں موجود ہیں"...... ہاشو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ نیچے ہیں اس لئے فون تک نہیں آ سکتے۔ کوئی پیغام ہو تو بتا دو"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا تو ہاشو کے بولنے سے پہلے عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیور

جھپٹ لیا۔

"اسے پیغام دے دو کہ وہیں رہے۔ میں ایک بڑی پارٹی بھیج رہا ہوں"...... عمران نے باشو کی آواز اور لہجے میں کہا تو باشو کے چہرے پر مزید عوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اسے آف کر دو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی باشو چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے جا گرا جبکہ ٹائیگر نے مڑ کر دروازہ کھولا اور راہداری میں چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔

"باشو باس راجہ کی کال کا انتظار کر رہا ہے اسے ڈسٹرب نہ کرنا"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے غنڈے سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ غنڈے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور عمران دونوں کار میں سوار ٹاؤن ہال کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"تم مجھے میری کار تک ڈراپ کر دو۔ میں جوانا کو کال کر کے تمہارے پاس بھجوا دیتا ہوں تم نے اس راجہ اور اس ڈیسی دونوں کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ اسے سنیک کلر کا کیس بنا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو مسئلہ لڑکیوں کی فوری برآمدگی کا ہے پھر دیکھیں گے کہ یہ کس کا کیس بنتا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک کمرے میں موجود صوفے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی نیم دراز حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی دونوں سائیڈوں پر دو خوبصورت لڑکیاں اس سے چمٹی ہوئی بیٹھی تھیں۔ اس آدمی کے ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے ایک لڑکی کی کمر میں ڈالا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ایک لڑکی نے جھک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ شعلہ بول رہی ہوں"...... لڑکی نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور اس آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

"باس۔ رامو کی کال ہے کافرستان سے"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی

بوتل میز پر رکھی اور پھر اس نے لڑکی کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"یس۔ ساجن بول رہا ہوں"...... اس باس نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"رامو بول رہا ہوں ساجن۔ کیا ہوا ان لڑکیوں کا سپلائی تیار ہے یا نہیں"...... دوسری طرف سے بھی قدرے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ مال تو سپلائی کے لئے تیار ہے لیکن"...... ساجن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میرے پاس اتنی ہی لڑکیوں کی ایک اور پارٹی کی آفر موجود ہے اور وہ تم سے ڈبل ریٹ کی آفر کر رہی ہے جبکہ ان دنوں مال ملنا ہی مشکل ہو گیا ہے کیونکہ پولیس اور انٹیلی جنس ابھی تک شہر میں کتوں کی طرح لڑکیوں کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں"...... ساجن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کون سی پارٹی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اودھے سنگھ کی۔ بے شک پوچھ بھی لو اس سے"...... ساجن نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے تو مال ضرور چاہئے اور ہم تمہارے بہت پرانے گاہک ہیں۔ اودھے سنگھ پارٹی تو کبھی کبھار یہ کام کرتی ہے جبکہ ہمارا کام مستقل ہے"...... رامو نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے اودھے سنگھ کو حتمی جواب ابھی تک نہیں

دیا لیکن بہرحال تمہیں آگے تو بڑھنا ہی پڑے گا"...... ساجن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہنگامی صورت حال کی وجہ سے ہم تمہیں ڈیڑھ گنا معاوضہ دیں گے"...... رامو نے کہا۔

"اوکے۔ تم پرانی پارٹی ہو اس لئے میں اتنا نقصان برداشت کر لوں گا۔ تم رقم بھجوا دو اور مال لے جاؤ پوائنٹ تھری سے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ وہاں کا انچارج باگو ہے۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں"۔ ساجن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں رات بارہ بجے پہنچ جاؤں گا مال تیار ہونا چاہئے"...... رامو نے کہا۔

"تیار ہو گا۔ بار بار کہنے کی ضرورت نہیں ہے"...... ساجن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر خود ہی تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"باگو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت تھا۔

"ساجن بول رہا ہوں باگو"...... ساجن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مال کی کیا پوزیشن ہے"...... ساجن نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رات بارہ بجے رامو پہنچ رہا ہے تم نے اس کے آنے سے پہلے مال

تیار رکھنا ہے۔ اس بار اس سے ڈیڑھ گنا معاوضہ وصول کرنا ہے پھر مال اسے سپلائی کرنا ہے"۔۔۔۔۔ ساجن نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہوگی"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ساجن نے رسیور رکھا اور ہاتھ بڑھا کر بوتل اٹھائی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی تو اس لڑکی نے جھک کر رسیور اٹھا لیا۔

"شعلہ بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔ لڑکی نے بڑے اٹھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے کہا۔

"اودھے سنگھ کا فون ہے باس"۔۔۔۔۔ اس لڑکی نے رسیور ساجن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ساجن نے بوتل میں موجود شراب کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیلا اور خالی بوتل ایک طرف موجود ٹوکری میں اچھال کر اس نے رسیور لے لیا۔

"یس۔ ساجن بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ اس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اودھے سنگھ بول رہا ہوں۔ کیا فیصلہ کیا ہے تم نے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رامو سے چونکہ پہلے سودا ہو چکا تھا اودھے سنگھ اس لئے مجبوری ہے۔ یہ مال تو بہرحال اسے ہی ملے گا کیونکہ ہم وعدہ خلافی نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر تم ایک ہفتہ مزید رک جاؤ تو تمہیں بھی مال دیا جا سکتا ہے اور رعایت بھی کر دوں گا"۔۔۔۔۔ ساجن نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے آگے سپلائی دینی ہے اور ہمیں پڑھی لکھی لڑکیاں چاہئیں اور پوری پچاس۔ نوجوان صحت مند اور پڑھی لکھی۔ لیکن ہم تمہیں زیادہ سے زیادہ دو روز دے سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ تمہیں اور رامو دونوں کو اچانک پڑھی لکھی لڑکیوں کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ پہلے تو صرف خوبصورت اور صحت مند لڑکیوں کی ڈیمانڈ کیا کرتے تھے اب کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ ساجن نے اچانک ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آگیا ہو۔

"ہماری پارٹی کی ڈیمانڈ ہے ہمیں نہیں معلوم کہ کیوں وہ ایسی لڑکیوں کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں"۔۔۔۔ اودھے سنگھ نے جواب دیا۔

"لیکن یہ ڈیمانڈ تو تم کافرستان سے بھی تو پوری کر سکتے ہو بلکہ زیادہ آسانی سے کر سکتے ہو"۔۔۔۔ ساجن نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں پولیس۔ انٹیلی جنس اور لڑکیوں کے ماں باپ پیچھے لگے رہتے ہیں جبکہ دوسرے ملک کی لڑکیوں کے پیچھے یہاں کوئی نہیں آتا"۔۔۔۔۔ اودھے سنگھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم دو روز بعد پھر کال کرنا۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہاری ڈیمانڈ پوری کرا دوں"۔۔۔۔ ساجن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ساجن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈیسی گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ساجن بول رہا ہوں۔ ڈیسی سے بات کراؤ"..... ساجن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیسی بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ڈیسی۔ پچاس ایسی ہی لڑکیوں کی نئی ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ دو روز کے اندر مال سپلائی کرنا ہے۔ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو یا پھر براؤن کو کہا جائے"...... ساجن نے کہا۔

"میں کر لوں گا باس۔ لیکن معاوضہ آپ کو تھوڑا سا زیادہ دینا پڑے گا کیونکہ ساری لڑکیاں براہ راست آفسز سے اٹھانا پڑیں گی"..... ڈیسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معاوضہ ڈیڑھ گنا لیکن مال صاف ستھرا ہونا چاہئے اور پچاس نگ پورے ہونے چاہئیں"...... ساجن نے کہا۔

"ہو جائے گا باس۔ بے فکر رہیں"..... ڈیسی نے جواب دیا۔

"پوائنٹ تھری پر پہنچا دینا۔ معاوضہ باگو سے لے لینا"۔ ساجن نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پوائنٹ تھری سے باگو بول رہا ہوں"..... باگو کی آواز سنائی دی۔

"ساجن بول رہا ہوں باگو"..... ساجن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ یس باس"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی باگو کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ڈیسی کو نئی پچاس لڑکیوں کا آرڈر دے دیا گیا ہے وہ دو روز کے اندر لڑکیاں تم تک پہنچا دے گا ان لڑکیوں کو تیار کر لینا۔ انہیں اودھے سنگھ کو سپلائی کرنا ہے اور ہاں۔ ڈیسی کو پہلی سپلائی کا معاوضہ بھی ڈیڑھ گنا ادا کر دینا لیکن مال کو اچھی طرح چیک کر لینا۔ کوئی شکایت نہیں آنی چاہئے"..... ساجن نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ساجن نے رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر چمک سی آ گئی تھی کیونکہ بھاری دولت کمانے کا سلسلے اور آگے بڑھ گیا تھا۔

ٹائیگر ٹاؤن ہال کے سامنے کھڑا تھا کہ اس نے جوانا کی بارہ سلنڈر بحری جہاز جیسی کار دوڑتی ہوئی ٹاؤن ہال کے سامنے پہنچ کر رکتے ہوئے دیکھی تو ٹائیگر اس کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے جوانا کار سے اتر کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"جوانا۔۔۔" ٹائیگر نے قریب جا کر کہا تو جوانا چونک کر اس کی طرف مڑا۔

"کہاں ہے وہ آدمی۔۔۔" جوانا نے کہا۔

"میں اپنی کار پارکنگ میں کھڑی کر کے آتا ہوں۔ پھر اکٹھے چلیں گے۔۔۔" ٹائیگر نے کہا تو جوانا کے اثبات میں سر ہلانے پر ٹائیگر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے کار قریب ہی ایک پبلک پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر اس نے اسے لاک کر کے پارکنگ کارڈ لیا اور اسے جیب میں ڈال کر تیز تیز قدم

اٹھاتا ہوا وہ جوانا کی طرف بڑھنے لگا۔ جوانا اپنی کار میں بیٹھ چکا تھا۔ عمران نے ٹاؤن ہال کے سامنے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر کے جوانا کو وہاں پہنچنے کا کہا تھا اور پھر وہ خود اپنی کار میں بیٹھ کر رانا ہاؤس چلا گیا تھا جبکہ عمران کے جانے کے بعد ٹائیگر نے پبلک بوتھ سے ہی فون کر کے ایک آدمی سے ٹرنک بازار کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کے ساتھ ساتھ ڈیسی گیم کلب کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اسے بتایا گیا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک غنڈوں کا جوا خانہ ہے اور وہاں آدمی کو کسی مکھی کی طرح مسل کر رکھ دیا جاتا ہے۔ اوپر کلب میں کھلے عام جوا ہوتا ہے لیکن نیچے تہہ خانوں میں خصوصی جوا خانہ ہے جہاں انتہائی بڑے بڑے داؤ لگائے جاتے ہیں اور سوائے خصوصی کارڈ کے کسی کو نیچے نہیں جانے دیا جاتا اور ڈیسی کا آفس بھی نیچے ہی ہے جس کے بارے میں اس نے ایک اور جگہ سے معلومات حاصل کر لی تھیں اور اسے بتایا گیا تھا کہ ڈیسی پاکیشیا میں ہونے والے تمام گھٹیا جرائم کی پشت پر ہوتا تھا اور وہ خود بھی ماہر نشانہ باز اور پیشہ ور قاتل رہا ہے۔ انتہائی سنگدل اور سفاک فطرت آدمی ہے۔ لڑائی بھڑائی میں بھی خاصی مہارت رکھتا ہے جبکہ اس کا حلیہ بھی اس نے معلوم کر لیا تھا۔ چنانچہ جوانا کی کار میں بیٹھتے ہی جوانا نے اس سے جب ٹرنک بازار کے بارے میں پوچھا تو ٹائیگر نے اسے راستہ بتا دیا۔

"جوانا۔ ہم نے اس ڈیسی کو ہر صورت میں زندہ اٹھا کر لے جانا

ہے اس بات کا خیال رکھنا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا۔ خیال رکھوں گا"...... جوانا نے جواب دیا تو ٹائیگر اس کے انداز پر ہنس پڑا۔

"ماسٹر کہہ رہا تھا کہ وہ ہمیں سنیکس ہاؤس میں بھیج رہا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... چند لمحوں بعد جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اس ڈیسی کو زندہ لے جانا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی نشاندہی تم کر دینا اور بس"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا سلسلہ ہے"...... تھوڑی دیر بعد جوانا نے ایک بار پھر پوچھا تو ٹائیگر نے اسے دو لڑکیوں کو سڑک پر سے اٹھا کر لے جانے سے لے کر راجہ ہوٹل جانے اور وہاں سے ڈیسی کے بارے میں معلوم ہونے تک ساری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ سانپوں سے بھی زیادہ دلیر ہو گئے ہیں یہ لوگ۔ یہاں کی پولیس آخر کیا کرتی رہتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"پولیس کو یہاں کوئی کسی قسم کی معلومات مہیا نہیں کرتا۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ پولیس الٹا انہیں پھنسا لے گی اور اگر نہ بھی پھنسائے تب بھی طویل عرصے تک انہیں عدالتوں میں چکر کاٹنے پڑتے ہیں اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ کوئی ان غنڈوں کے مقابل نہیں آتا۔ سب ڈرتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے

ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ٹائیگر نے ایک چوک پر اسے کار روکنے کے لئے کہا تو جوانا نے کار سائیڈ پر کر کے روک دی۔ ٹائیگر نیچے اتر کر ایک دوکاندار کی طرف بڑھ گیا اس نے دوکاندار سے ٹرنک بازار کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ دائیں ہاتھ جو سڑک جا رہی ہے یہ ٹرنک بازار کو جاتی ہے تو ٹائیگر واپس آکر کار میں بیٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ڈیسی کلب کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی اس کا باقاعدہ گیٹ تھا اور ایک طرف بڑی سی پارکنگ بھی بنی ہوئی تھی جس میں کاریں موجود تھیں۔ ٹائیگر کے کہنے پر جوانا نے پارکنگ میں کار روکی اور پھر وہ نیچے اتر آئے۔ جوانا نے کار لاک نہ کی اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ وہاں آنے جانے والے سب ہی جرائم پیشہ اور غنڈے تھے۔ مین گیٹ کے پاس دو دربان موجود تھے جو شکل و صورت سے ہی غنڈے دکھائی دیتے تھے۔

"نیچے بڑے جوا خانے کا ریڈ کارڈ کون دیتا ہے"...... ٹائیگر نے رک کر ایک دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسسٹنٹ مینجر مارٹن"...... دربان نے جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ خاصا بڑا ہال تھا جس میں جوئے کی مشینیں جگہ جگہ نصب تھیں۔ ایک طرف بیٹھنے کی جگہ بھی تھی۔ عورتیں اور مرد ان مشینوں پر جوا کھیلنے میں مصروف تھے جبکہ

کرسیوں پر بھی غنڈوں نما مرد اور طوائف نما عورتیں بیٹھی شراب اور منشیات بھرے سگریٹ پینے میں مصروف تھیں۔ وہاں دس کے قریب غنڈے مشین گنوں سے مسلح مختلف کونوں میں موجود تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے بھی چار غنڈے نما آدمی موجود تھے ان میں سے دو مشینوں کے مخصوص ٹوکن دینے میں مصروف تھے جبکہ ایک ویٹرز کو سروس دے رہا تھا اور ایک غنڈہ سٹول پر خاموش بیٹھا ہوا تھا البتہ اس کے سامنے ایک فون سیٹ رکھا ہوا تھا۔

"مارٹن کا آفس کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس سٹول پر بیٹھے ہوئے غنڈے کے قریب آکر پوچھا۔

"کیوں"...... اس نے چونک کر پوچھا۔

"نیچے بڑا جوا کھیلنے کے لئے دو کارڈ چاہئیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"دائیں طرف راہداری میں چلے جاؤ"...... اس آدمی نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں مشین گنوں سے مسلح دو افراد موجود تھے جبکہ ایک کمرے کا دروازہ بھی وہاں موجود تھا جو کھلا ہوا تھا۔

"ریڈ کارڈ لینے ہیں"...... ٹائیگر نے ان مسلح آدمیوں سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور ٹائیگر اور اس کے پیچھے جوانا اس دروازے سے اندر داخل ہوئے تو یہ کمرہ آفس کے انداز سے سجایا گیا

تھا۔ ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ اس کا چہرہ بھی خاصا چوڑا تھا۔ مونچھیں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن مونچھوں کے سرے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔

"دو ریڈ کارڈ چاہئیں"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"کہاں سے آئے ہو"...... اس آدمی نے بڑے جھٹکے دار لہجے میں پوچھا۔

"یہیں دارالحکومت سے ہی آئے ہیں۔ میرا نام کوبرا ہے اور یہ میرا ساتھی مارشل۔ ہم بڑا جوا کھیلنے کے عادی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ضرور کھیلو لیکن وہاں شارپنگ کرنے والے کو فوراً گولی مار دی جاتی ہے"...... مارٹن نے میز کی دراز کھولتے ہوئے کہا۔

"ہم شارپنگ پر اور کرنے والے دونوں پر لعنت بھیجتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"دس ہزار روپے دے دو"...... مارٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکالی اور اس میں سے دس نوٹ کھینچ کر اس نے میز پر ڈال دیئے تو مارٹن نے نوٹ اٹھا کر دراز میں ڈالے اور باہر نکال کر رکھے ہوئے دونوں کارڈوں پر اپنے دستخط کئے اور کارڈ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیئے۔

"راستہ کدھر ہے"...... ٹائیگر نے کارڈ اٹھا کر جیب میں ڈالتے

ہوئے کہا۔

"اس راہداری کے آخر میں سیڑھیاں ہیں کارڈ دکھاؤ گے تو تمہیں نیچے جانے دیا جائے گا"...... مارٹن نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر وہ دونوں باہر آکر عقبی طرف مڑ گئے جہاں دیوار کے ساتھ ایک اور مشین گن بردار موجود تھا۔ ٹائیگر نے جیب سے کارڈ نکال کر اس آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"ٹھیک ہے"...... اس آدمی نے دونوں کارڈ دیکھ کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر دیوار میں موجود ایک ہینڈل کو کھینچ دیا۔ سرر کی آواز سے دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور ایک خلا نمودار ہو گیا جس سے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ٹائیگر اور جوانا تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ دیوار ان کے عقب میں بند ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں بڑے زور شور سے جوا کھیلا جا رہا تھا۔ وہاں بھی دس کے قریب مسلح غنڈے ادھر ادھر گھومتے پھر رہے تھے۔

"راجہ ہوٹل کا راجہ یہاں موجود ہے۔ وہ کہاں ہو گا"...... ٹائیگر نے ایک غنڈے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دوسرے ہال میں موجود ہے بائیں ہاتھ پر سیٹھوں کے ہال میں"...... اس غنڈے نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور چیف ڈیسی کا آفس کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... اس غنڈے نے چونک کر کہا۔

"لمبے دھندے کی بات کرنی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"چیف اپنے آفس میں ہے اور ادھر راہداری کے آخر میں۔ لیکن چیف کسی سے نہیں ملتا۔ تم اوپر جا کر مارٹن سے بات کر لو"۔ اس غنڈے نے کہا۔

"ہم سے وہ لازماً ملے گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس طرف کو مڑ گیا جدھر ڈیسی کا آفس بتایا گیا تھا۔ یہ ایک سائیڈ راہداری تھی جس کے اندر چار مشین گنوں سے مسلح آدمی موجود تھے جبکہ آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

"اب اس راجہ کو کور کرنا ہے یا اسے"...... جوانا نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"دونوں کو لے جانا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ڈیسی زیادہ اہم ہے راجہ تو اس کا ملازم یا کارندہ ہو گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"رک جاؤ۔ کون ہو تم۔ ادھر کیوں آ رہے ہو"...... راہداری کے آغاز میں ہی ایک مسلح آدمی نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہم نے ڈیسی سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"بھاگ جاؤ۔ باس کسی سے نہیں ملتا"...... اس آدمی نے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ

مکمل ہوتا ٹائیگر کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ساتھ راہداری انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ ٹائیگر نے وہاں موجود چاروں مسلح افراد کو نشانہ بنا دیا تھا۔

"تم مشین گن لے کر ہال کو سنبھالو"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اسے اپنے عقب میں مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سمجھ گیا کہ جوانا نے سنیک کلنگ شروع کر دی ہے اس نے دروازے کے سامنے رک کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال دروازے کے لاک ہول پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا اس کے ہاتھ کو زوردار جھٹکا لگا لیکن اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ ٹائیگر نے لات ماری اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو یہ ایک آفس کے انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا جس میں ایک بانس کی طرح لمبا اور دبلا پتلا آدمی میز کے پیچھے اس طرح کھڑا تھا جیسے وہاں کسی بانس کو باقاعدہ گاڑ رکھا ہو۔ اس کے سانپ کی طرح لمبوترے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"خبردار"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائر کھول دیا اور گولیاں اس آدمی کے دائیں بائیں سے گزر کر عقبی دیوار میں پیوست ہوتی چلی گئیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن ٹائیگر اس دوران اس تک پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے

ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے بڑھا اور وہ آدمی چیخ مار کر ہوا میں اڑتا ہوا سامنے فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا اور ٹائیگر نے مڑ کر بجلی کی سی تیزی سے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے مار دیا اور ایک ہی ضرب اس قدر بھرپور تھی کہ وہ آدمی ایک چیخ مار کر جھٹکے سے دوبارہ گرا اور ساکت ہو گیا"۔ ٹائیگر نے جھک کر اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور دوڑتا ہوا واپس راہداری سے گزر کر ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں واقعی قتل عام ہوا پڑا تھا جبکہ جوانا غائب تھا۔

"جوانا"...... ٹائیگر نے چیخ کر کہا تو جوانا ایک کونے سے نکل کر دوڑتا ہوا آ گیا۔

"میں دوسرے ہال میں سنیک کلنگ کر رہا تھا"...... جوانا نے کہا۔

"آؤ۔ اب اسے باہر لے جانا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم میرے پیچھے آؤ"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا اس نے دیوار میں موجود ہینڈل کو کھینچا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور جوانا اچھل کر باہر راہداری میں آ گیا اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن چل پڑی اور راہداری میں موجود پانچ مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گر گئے جبکہ جوانا دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور ٹائیگر کاندھے پر ڈیسی کو لادے اس کے پیچھے تھا۔ جوانا نے مارٹن کے کھلے

ہوئے دروازے پر رک کر اندر فائرنگ کر دی اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا اس نے مارٹن کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔

"اسے لے کر باہر جاؤ میں آرہا ہوں"...... جوانا نے راہداری کے آخر میں رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ہال میں گولیوں کی بارش شروع ہو گئی جبکہ ٹائیگر ڈیسی کو اٹھائے تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے فائر کھول دیا اور دروازے پر موجود دونوں مسلح آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور ٹائیگر انہیں پھلانگتا ہوا باہر چلا گیا جبکہ جوانا بھی فائرنگ کرتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا لیکن اس کی فائرنگ مسلسل جاری تھی اور ہال میں موجود مرد اور عورتیں مکھیوں کی طرح مرتے چلے جا رہے تھے لیکن جوانا کی انگلی مسلسل ٹریگر کو دبائے ہوئے تھی۔ وہ کسی کو ایک لمحے کے لئے بھی سنبھلنے کا موقع نہ دینا چاہتا تھا۔ دروازے پر رک کر اس نے آخری راؤنڈ چلایا اور پھر اچھل کر وہ دروازے سے باہر آگیا۔ اسی لمحے اس کی کار بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی پارکنگ سے نکلی اور مین گیٹ کے سامنے پہنچ گئی وہاں بھی گیٹ تک بہت سے مرد اور عورتیں فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ جوانا نے کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور پھر اچھل کر اندر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے گیٹ کی طرف بڑھی اور پھر سڑک پر آکر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی

گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ عقبی سیٹوں کے درمیان ڈیسی کو ٹھونسا گیا تھا۔

"مجھے چلانے دو کار۔ تم سے نہیں چل رہی"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ایک سائیڈ پر کر کے اس نے کار روک دی اور دروازہ کھول کر نیچے اترا اور کار کے سامنے سے ہو کر وہ دوسری سائیڈ پر آگیا۔ جوانا اندر سے ہی آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اور پھر ٹائیگر کے بیٹھتے ہی جوانا نے کار اس طرح آگے بڑھا دی جیسے کار کی بجائے وہ کسی ہوائی جہاز کو اڑا رہا ہو۔

"کتنے سنیک کل ہوئے ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت چھوٹے سنیک تھے۔ بہرحال کچھ گزارہ ہو گیا ہے"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس راجہ کو تو تم نے چھوڑ دیا۔ میں اسے جانتا ہی نہ تھا اس لئے میں نے تو وہاں دوسرے ہال میں سب کا ہی خاتمہ کر دیا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"وہ چھوٹی مچھلی تھی۔ اس کا خاتمہ بھی ضروری تھا۔ یہ ڈیسی ہی سب کچھ بتا دے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی ساجن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس وقت وہ کمرے میں اکیلا تھا۔

"یس۔ ساجن بول رہا ہوں"...... ساجن نے تیز لہجے میں کہا۔

روڈی بول رہا ہوں باس۔ ڈیسی گیم کلب سے ...... ایک متوحش سی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ہے۔ یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے"...... ساجن نے چونک کر کہا۔

"باس ڈیسی کو اغوا کر لیا گیا ہے اور ڈیسی گیم کلب کے اوپر والے ہال اور نیچے موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ساجن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ساجن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں ابھی کلب پہنچا تو وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ گیٹ سے باہر اور اس کے قریب لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ اندر سب لوگ ہلاک ہو چکے تھے۔ ایک آدمی چھپ گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ دو آدمی جن میں ایک دیو ہیکل ایکریمین نژاد حبشی تھا جبکہ دوسرا عام سا آدمی تھا۔ وہ دونوں نیچے سے اوپر آئے تو باس ڈیسی بے ہوشی کے عالم میں اس عام آدمی کے کاندھوں پر لدا ہوا تھا جبکہ اس حبشی کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور پھر اس نے ہال میں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دیا اور وہ باس ڈیسی کو ایک بحری جہاز نما کار میں ڈال کر لے گئے"...... روڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں یہاں دارالحکومت میں کس کی یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ اس طرح کی کارروائی کرے"۔ ساجن نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے آپ کو فون کرنے سے پہلے اپنے طور پر ان دونوں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ ان میں سے ایک کا جو حلیہ بتایا گیا ہے اس سے میں نے معلوم کر لیا ہے اس کا نام ٹائیگر ہے اور یہ جرائم کے انتہائی اعلیٰ حلقوں سے متعلق ہے اور انتہائی خطرناک غنڈہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کا زیادہ تر اٹھنا بیٹھنا دارالحکومت کے مشہور کنگ کلب میں ہے۔ کنگ کلب کا مالک اور جنرل مینجر مرفی اس کا بہت گہرا دوست ہے اور یہ ان دنوں مستقل طور پر ریگا ہوٹل میں رہائش پذیر ہے"...... دوسری طرف سے روڈی نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن انہوں نے یہاں ڈیسی کے کلب میں ایسا قتل عام کیوں کیا ہے اور ڈیسی کو اغوا کر کے یہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... ساجن نے کہا۔

" باس ڈیسی کو اس لئے اغوا کیا گیا ہے کہ کسی جرم کے سلسلے میں وہ اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہوں گے"...... روڈی نے کہا۔

" کس جرم کے بارے میں۔ یہ تو معلوم ہونا چاہئے"...... ساجن نے کہا۔

" باس ڈیسی ہزاروں لاکھوں جرائم میں ملوث رہتا ہے بہرحال اتنی بڑی کارروائی میرے خیال میں صرف دو آدمی اپنے سر پر نہیں کر سکتے۔ لازماً ان کے پیچھے کوئی ہمارا مخالف گروپ ہے اور ہمیں اس گروپ کا پتہ چلانا ہے"...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اس ریگا ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا دو۔ اس کنگ کلب میں گھس کر اس کا بھی وہی حشر کرو جو ڈیسی کے کلب کا کیا گیا ہے اور اس کنگ کو اغوا کر کے اس کے جسم کی تمام ہڈیاں توڑ کر اس سے معلوم کرو کہ یہ کارروائی کیوں اور کس کے کہنے پر کی گئی ہے"۔ ساجن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس کارروائی سے پہلے اس ٹائیگر کو ٹریس کر کے پکڑا جائے اس سے اصل بات کا علم ہو جائے گا"...... روڈی نے کہا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے"...... ساجن نے چونک کر کہا۔

" معلوم کیا جا سکتا ہے"...... روڈی نے کہا۔

" تو پھر سوچ کیا رہے ہو اسے ہر صورت میں ٹریس کرو اور اس کی روح سے یہ سب کچھ معلوم کر کے جو گروپ بھی اس میں ملوث ہو اس کا مکمل خاتمہ ہونا چاہئے"...... ساجن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ آپ کی اجازت کی ضرورت تھی۔ اب میں اپنے پورے گروپ کو اس کام پر لگا دوں گا"...... روڈی نے کہا۔

" مجھے جلد از جلد رپورٹ دو"...... ساجن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انتہائی تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" جیرم سے بات کراؤ۔ میں ساجن بول رہا ہوں"...... ساجن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جیرم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

" جیرم تمہیں معلوم ہوا کہ ڈیسی کلب میں کیا ہوا ہے"۔ ساجن

نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا تم کسی ٹائیگر کو جانتے ہو جو ریگا ہوٹل میں رہائش پذیر ہے"...... ساجن نے کہا۔

"اوہ ۔ تو یہ کام ٹائیگر کا ہے۔ ہاں ۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... جیرم نے جواب دیا۔

"اس کا تعلق کس گروپ سے ہے"...... ساجن نے پوچھا۔

"وہ فری لانسر ہے۔ معاوضہ لے کر کام کرتا ہے اس کا کسی بھی گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اس ٹائیگر کو ٹریس کر سکتے ہو یا یہ معلوم کر سکتے ہو کہ اس نے کس کے کہنے پر یہ کارروائی کی ہے"...... ساجن نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں۔ لیکن معاوضہ دینا ہو گا"...... جیرم نے کہا۔

"معاوضے کی فکر مت کرو۔ یہ میری عزت کا مسئلہ ہے میں اس ٹائیگر اور اس کی پارٹی کو جو کوئی بھی ہو پھانسی لگانا چاہتا ہوں"۔ ساجن نے جواب دیا۔

"کیا یہ ڈیسی کسی ایسے جرم میں ملوث تھا جس میں انٹیلی جنس یا سیکرٹ سروس کو کوئی دلچسپی ہو"...... جیرم نے کہا۔

"سیکرٹ سروس۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... ساجن نے چونک کر کہا۔

"یہ حکومت کی ایجنسی ہوتی ہے جو پورے ملک کی سلامتی اور تحفظ کے مشن پر کام کرتی ہے"...... جیرم نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا ایسے کسی جرم سے کیا تعلق ہو سکتا ہے تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارا کیا دھندہ ہے"...... ساجن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کر لوں گا"...... جیرم نے کہا۔

"مجھے فوری اطلاع دینا"...... ساجن نے کہا اور اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائی سن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ساجن بول رہا ہوں"...... ساجن نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو ساجن نے ڈیسی کلب میں ہونے والی تمام کارروائی بتا دی۔

"ہاں ۔ مجھے ابھی اس قتل عام کی رپورٹ ملی ہے لیکن تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے"...... ٹائی سن نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ پولیس اور دوسرے محکمے اس سلسلے میں کارروائی کریں اور اخبارات میں بھی اس بارے میں نہیں آنا چاہئے ورنہ پوری دنیا کی غیر ملکی پارٹیوں کی نظروں میں ہماری ساکھ خراب ہو جائے گی کیونکہ وہ تو یہی جانتے ہیں کہ دارالحکومت میں ہمارے

مقابلے پر کوئی نہیں آسکتا۔ اس لئے جتنی رقم بھی خرچ ہو مجھے منظور ہے اور یہ کام تم ہی کر سکتے ہو"...... ساجن نے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے واقعی یہ خبر اخبارات میں آگئی اور پولیس نے مزید تفتیش کی تو تمہارا سارا کاروبار ہی ختم ہو جائے گا۔ اوکے ۔ یہ ساری کارروائی پر چالیس پچاس لاکھ روپے خرچ آجائیں گے اور کام تمہاری مرضی کے مطابق ہو جائے گا"...... ٹائی سن نے جواب دیا۔

"مجھے منظور ہے"...... ساجن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رقم تیار رکھو میرا آدمی آکر لے جائے گا اور تمہارا کام بہرحال ہو جائے گا"...... ٹائی سن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو ساجن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

رانا ہاؤس کے بلیک روم میں ڈیسی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا جبکہ اس کے سامنے کرسی پر عمران ہونٹ بھینچے بیٹھا تھا۔ جوزف اور جوانا دونوں عمران کی کرسی کے عقب میں کھڑے تھے۔ ٹائیگر بھی عمران کے ساتھ والی کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"تم لوگوں نے اگر وہاں اس طرح کا قتل عام کرنا تھا تو تمہیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے تھا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ یہ انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے ہیں اس لئے اس قتل عام کے بعد یہ خود ہی کونے کھدروں میں دبک جائیں گے یہ ایک بار کسی سے مرعوب ہو جائیں تو پھر اس کے سامنے سر اٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"جوزف ۔اس کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے
کہا تو جوزف آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی ڈیسی کا ناک اور منہ
دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ڈیسی کے جسم میں
حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹائے
اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ اپنی پہلی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈیسی
نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔اس کے ساتھ ہی اس نے
لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے
ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ ۔یہ ۔کیا مطلب ۔یہ کیا ہے ۔میں کہاں ہوں ۔تم کون
ہو"...... اس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ڈیسی ہے اور تم ڈیسی گیم کلب کے مالک ہو"۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔مگر یہ کیا ہے ۔یہ میں کہاں ہوں ۔میں تو اپنے آفس میں
تھا۔ اوہ ۔اوہ ۔یہ آدمی اندر داخل ہوا تھا یہ سب کیا ہے"...... ڈیسی
نے اس بار غور سے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار
مسکرا دیا۔

"بندوق محلے کے راجہ ہوٹل کا راجہ تمہارے کلب میں کیا کام
کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ شارپر ہے بڑی پارٹیوں سے مال وصول کرتا ہے اور اپنا
کمیشن لیتا ہے۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ شارپنگ کی ہے۔ اگر ایسا

ہے تو مجھے بتاؤ میں تمہارا مال تمہیں واپس کرا دیتا ہوں"...... ڈیسی
نے کہا۔

"اس نے چند لوگوں کے ساتھ مل کر سلطان محلے سے دن
دیہاڑے دو نوجوان لڑکیوں کو سرخ رنگ کی کار میں ڈالا اور لے
گیا۔ یہ کام اس نے یقیناً تمہارے حکم پر کیا ہو گا"...... عمران نے کہا
تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑا لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو
سنبھال لیا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے ۔وہ میرے پاس تو شام کے وقت آتا
ہے۔ باقی دن وہ کیا کرتا ہے مجھے نہیں معلوم"...... ڈیسی نے کہا۔

"جوانا۔ ڈیسی کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے انتہائی سرد
لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور انتہائی جارحانہ انداز میں ڈیسی
کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ۔رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو"...... ڈیسی نے جوانا جیسے
دیو کو اس جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر چیختے
ہوئے کہا لیکن جوانا رکا نہیں اور دوسرے لمحے ڈیسی کے حلق سے نکلنے
والی انتہائی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوانا نے انتہائی بے رحمی
سے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ کی انگلی اس نے
اس کی آنکھ میں کسی نیزے کی طرح اتار دی ۔پھر اس نے انگلی باہر
نکالی اور اسے ڈیسی کے لباس سے صاف کر کے وہ اطمینان سے مڑا اور

واپس آکر عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ ڈیسی اپنا سر کسی پنڈولیم کی طرح دائیں بائیں مار رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمایاں تھے اور چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا لیکن اس کے حلق سے چیخوں کے ساتھ ساتھ کراہیں بھی نکل رہی تھیں۔

" تم ۔ تم ظالم ہو ۔ ظالم ہو "...... اس کے منہ سے نکلا۔

" اب اگر اس کے منہ سے چیخ نکلے تو اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دینا "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈیسی نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے منہ نہ کھولنے کی قسم کھا لی ہو۔

" سنو ڈیسی ۔ سب کچھ سچ بتا دو کہ تمہارے آدمیوں نے جو لڑکیاں اغوا کی ہیں وہ اب کہاں ہیں۔ ان لڑکیوں کو کیوں اور کس کے کہنے پر اغوا کیا گیا ہے ورنہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا۔ تم بہت چھوٹی مچھلی ہو اس لئے تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے۔ کس سے ہے "...... ڈیسی نے کہا۔

" پولیس والے اس طرح کارروائی نہیں کرتے ڈیسی۔ جس طرح ہم کر رہے ہیں اس لئے تم ان باتوں کو چھوڑو اور مجھے تفصیل بتاؤ۔ یہ بھی سن لو کہ تم جو کچھ بتاؤ گے اسے کنفرم کرو گے میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں کہ اپنی جان بچا لو ورنہ یہ دونوں دیو تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں کچے دھاگے کی طرح توڑ دیں گے اور تم

باقی زندگی مفلوج بن کر گزارو گے۔ کوئی تمہارے مفلوج جسم پر تھوکنا بھی گوارہ نہیں کرے گا "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کیا تم مجھے چھوڑ دو گے ۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو "...... ڈیسی نے کہا۔

" تم جیسے گھٹیا آدمی سے کوئی وعدہ نہیں ۔ اگر تم اعتماد کر سکو تو کر لو نہیں تو میں جوانا کو دوسرا حکم دے رہا ہوں "...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

" سنو ۔ سنو ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ سنو ۔ میری بات سنو ۔ میں جو کچھ بتاؤں گا سچ بتاؤں گا مجھے معاف کر دو "...... ڈیسی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم وقت ضائع کر رہے ہو "...... عمران نے کہا۔

" میں بتاتا ہوں ۔ یہ لڑکیاں ساجن کے حکم پر اغوا کی جاتی ہیں۔ ساجن دارالحکومت میں لڑکیوں کا سب سے بڑا سپلائر ہے۔ وہ ہمیں آرڈر دیتا ہے کہ اسے اس ٹائپ کی اتنی لڑکیاں چاہئیں اور ہم انہیں اغوا کر کے اس کے اڈے پر پہنچا دیتے ہیں اور ہمیں بھی بھاری معاوضہ مل جاتا ہے اور بس "...... ڈیسی نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

" کون ہے یہ ساجن ۔ تفصیل بتاؤ "...... عمران نے کہا۔

" ساجن دارالحکومت کا بہت بڑا غنڈہ ہے ۔ اس کا اڈا کالے بازار

میں واقع کالے ہوٹل میں ہے جہاں اس کے آدمی بیٹھتے ہیں لیکن وہ خود کہاں رہتا ہے یہ کسی کو بھی نہیں معلوم۔ بس وہ فون پر حکم دیتا ہے اور اس کے حکم پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا جاتا ہے۔یہاں کی پولیس اور حکومت سب اس کے ہاتھوں میں ہیں اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا دھندہ کرتا ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تمام دھندے کراتا ہے لیکن اس کا تعلق کافرستان کے بڑے بڑے بدمعاشوں سے رہتا ہے۔ وہ خود مقامی طور پر کچھ نہیں کرتا۔ البتہ اس کی ملکیت کئی جوئے خانے اور کلب ہیں"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"فون نمبر کیا ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا تو ڈیسی نے فون نمبر بتا دیا۔

"اس سے بات کرو اور جو کچھ تم نے کہا ہے وہ کنفرم کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"فون نمبر تو بتا دیا ہے لیکن کنفرم کیسے کراؤں"...... ڈیسی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمہیں تمہارے کلب سے اغوا کر لیا گیا ہے اس لئے تم اسے فون کر کے جو مرضی آئے بتاؤ لیکن اس بات کو کنفرم کراؤ کہ تم نے لڑکیاں اس کے کہنے پر اغوا کی ہیں اور ہاں۔ پہلے اس کا وہ اڈا بتاؤ جہاں تم نے لڑکیاں پہنچائی ہیں یا پہلے بھی

پہنچاتے رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس کا ایک اڈا کافرستان کی سرحد پر واقعی گاؤں باسرکی میں ہے اس اڈے کو وہ پوائنٹ تھری کہتا ہے۔اس کا انچارج ایک آدمی باگو ہے اور معاوضہ بھی وہی دیتا ہے۔ البتہ حکم ساجن کا ہوتا ہے"۔ ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس باگو کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ ہی میں خود وہاں کبھی گیا ہوں۔ یہ سارا دھندہ میں نے راجہ کے سپرد کیا ہوا ہے۔ وہی گروپ کے ساتھ مل کر لڑکیاں اغوا کرتا ہے اور پھر انہیں باگو کے پاس پہنچا کر وہاں سے معاوضہ وصول کر کے مجھے لا دیتا ہے اور میں اس کا حصہ اسے دے دیتا ہوں"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"کب سے یہ دھندہ ہو رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کئی سالوں سے ہو رہا ہے لیکن پہلے دیہات سے لڑکیاں اٹھائی جاتی تھیں کیونکہ ساجن کی ڈیمانڈ یہی ہوتی تھی کہ لڑکیاں نوجوان اور صحت مند ہوں لیکن اس بار اس نے ڈیمانڈ دی کہ اسے پچاس پڑھی لکھی شہری لڑکیاں چاہئیں اور وہ بھی ایک روز کے اندر۔ چنانچہ اس بار راجہ کو سڑکوں پر سے لڑکیاں اٹھانی پڑیں"...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو ڈیسی نے ساجن کے بتائے تھے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور ٹائیگر کو

اشارہ کیا تو ٹائیگر نے فون پیس اور رسیور اٹھایا اور آگے بڑھ کر اس نے رسیور ڈیسی کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ ساجن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی خاصی کرخت آواز سنائی دی۔

"ڈیسی بول رہا ہوں باس"...... ڈیسی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"پتہ نہیں باس۔ میں ایک کمرے میں قید ہوں۔ مجھے بے ہوش کر کے یہاں قید کیا گیا ہے۔ پھر مجھے ہوش آ گیا تو میں نے بند دروازے کے قریب جا کر دوسری طرف سے آنے والی باتوں کی آوازیں سنی تو یہی بات سمجھ میں آئی کہ اس بار جو شہری لڑکیاں ہم نے آپ کے حکم پر اغوا کی تھیں اس سلسلے میں کوئی گروپ کام کر رہا ہے۔ یہ فون اس کمرے میں ہی موجود تھا لیکن اس میں ٹون نہیں تھی۔ اب اچانک ٹون آئی ہے تو میں آپ کو کال کر رہا ہوں"۔ ڈیسی نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ڈیسی۔ میں اپنے آدمیوں کو اس طرح بے سہارا نہیں چھوڑا کرتا۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ تمہیں اغوا کرنے والوں میں اور تمہارے کلب میں قتل عام کرنے والوں میں ایک آدمی ٹائیگر ہے جو ریگا ہوٹل میں رہتا ہے۔ میں نے اپنے خاص آدمیوں کو

کہہ دیا ہے۔ وہ اسے تلاش کر رہے ہیں جیسے ہی وہ ملے گا اس کا خاتمہ بھی ہو جائے گا اور اس سے تمہارا اور اس کے ساتھی کا پتہ بھی معلوم ہو جائے گا پھر تمہیں رہا کرا لیا جائے گا اور ان پر میں قیامت بن کر ٹوٹ پڑوں گا"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے ڈیسی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر ٹائیگر کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"باس۔ یہ سارا مسئلہ ان شہری لڑکیوں کے فوری اغوا کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ لڑکیاں ابھی یہاں ہیں یا آپ نے انہیں کافرستان بھجوا دیا ہے"...... عمران نے ڈیسی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"وہ آج رات بارہ بجے کافرستان چلی جائیں گی۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ کوئی آ رہا ہے اس لئے میں فون بند کر رہا ہوں"۔ عمران نے ڈیسی کی آواز میں گھبرائے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ فون پیس ٹائیگر کے ہاتھ میں تھا۔

"اسے آف کر دو جوانا"...... عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ ڈیسی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا لیکن عمران آگے بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے کمرے میں آ کر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس شہاب خان بول رہا ہوں"۔ عمران نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور خود اچھی طرح چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ساجن کے نمبر بتا دیئے۔

"یس سر۔ میں چیک کر کے بتاتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خوب اچھی طرح چیک کرنا۔ یہ انتہائی اہم ملکی سلامتی کا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ نمبر رضا احسن کے نام پر لگا ہوا ہے جناب اور یہ جیولر بازار کی دکان نمبر ایک سو اٹھارہ میں نصب ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے دو بار چیک کیا ہے"...... آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ یہ معاملہ لیک آؤٹ نہیں ہونا چاہئے ورنہ تم قبر میں بھی اتر سکتی ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... پلک جھپکنے میں جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کو بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور باہر چلا گیا تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ساجن کا یہ نمبر جیولر بازار کی دکان نمبر ایک سو اٹھارہ میں نصب ہے اور کسی رضا احسن کے نام پر ہے۔ میں اس ساجن سے

اس گاؤں کا پتہ اور فون نمبر معلوم کرنا چاہتا ہوں جہاں لڑکیاں موجود ہیں اور اس سے کافرستان کے بارے میں بھی معلومات مجھے چاہئیں ییئن جیولر بازار کی دکان پر یہ نمبر کیسے اس گھٹیا بدمعاش کو شفٹ ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ لوگ اسی طرح کام کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال میں اسے ٹریس کر لوں گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تمام کارروائی انتہائی تیزی سے ہونی چاہئے ورنہ لڑکیاں اگر کافرستان پہنچ گئیں تو پھر ان کی واپسی مسئلہ بن جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"تو باس کیوں نہ براہ راست اس گاؤں پر پہلے چھاپہ مارا جائے۔ گاؤں کا نام اور اس اڈے کے انچارج کا نام تو معلوم ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ ایسے لوگ وہاں اصلی ناموں سے نہیں رہتے اس لئے وہاں گاؤں میں کسی نے ان کے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ ہمیں پہلے لامحالہ اس ساجن کو ٹریس کرنا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ چلو میں وہیں اس سے پوچھ گچھ کر لیتا ہوں تاکہ وقت بچ سکے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم ماسک میک اپ کر لو۔ یہ غنڈے تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ تم رینجرز کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے انہیں حکم دے دو کہ وہ فوری طور پر ایک ہیلی کاپٹر تیار رکھیں اور اس کے پائلٹ کو کافرستان کی سرحد پر موجود گاؤں باسری کے بارے میں علم ہو۔ ہم نے فوری طور پر وہاں پہنچنا ہے۔ ہیلی کاپٹر اتنا بڑا ہونا چاہئے کہ اس میں چار پانچ افراد سوار ہو سکیں"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی مشن شروع ہو گیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"تفصیل بعد میں بتاؤں گا۔ تم یہ کام کراؤ اور میرے بارے میں انہیں بتا دینا۔ میں براہ راست فوجی ایئرپورٹ پر پہنچ جاؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ ٹائیگر اس دوران ماسک میک اپ کر چکا تھا۔

"جوزف۔ جیپ نکالو تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گے اور جوانا بھی ساتھ جائے گا۔ پھر ایئرپورٹ پر ہمیں چھوڑ کر تم جیپ لے کر واپس آ جانا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"ماسٹر۔ ہیلی کاپٹر پر کہاں جانا ہے"...... ساتھ کھڑے جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باسر کی گاؤں۔ وہاں سے لڑکیوں کو برآمد کرنا ہے لیکن پہلے اس ساجن سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑی سی جیپ میں سوار رانا ہاؤس سے نکل کر جیولر بازار کی طرف بڑھ چلے جا رہے تھے۔ عمران کی ہدایت پر جوزف نے اسلحے کا بیگ اٹھا کر جیپ میں رکھ لیا تھا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر جوانا اور جوزف موجود تھے۔ جیولر بازار کے پہلے چوک پر پہنچ کر ٹائیگر نے جیپ روک دی۔

"باس آپ یہیں رہیں میں ساجن کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ معلومات حاصل کرتے پھریں۔ آؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیپ سے اتر آیا۔ جوزف اور جوانا بھی جیپ سے اتر آئے۔ جوزف نے اسلحے کا بیگ اٹھا کر کمر پر لاد لیا اور پھر جیپ کو لاک کر کے وہ عمران اور ٹائیگر کے پیچھے چلتا ہوا بازار میں داخل ہو گیا۔ جوانا بھی عمران اور ٹائیگر کے پیچھے پہلے ہی چل رہا تھا اور وہاں سے گزرنے والے لوگ حیرت بھری نظروں سے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے جبکہ ٹائیگر اور عمران

دونوں کی نظریں دکانوں کے نمبروں کو چیک کر رہی تھیں اور پھر وہ ایک دکان کے سامنے رک گئے۔ دکان کا نمبر وہی تھا جو فون انکوائری آپریٹر نے بتایا تھا۔ دکان پر پاکیشیا جیولرز کا بڑا سا سائن بورڈ موجود تھا اور پروپرائٹر کے طور پر رضا احسن کا نام بھی بورڈ پر لکھا ہوا تھا۔ دکان کافی بڑی تھی اور اس میں ایک کونے میں ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ کاؤنٹر کے پیچھے چار سیلز مین موجود تھے جو کاؤنٹر کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی دو عورتوں اور تین مردوں کو جیولری وغیرہ دکھا رہے تھے۔ عمران اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ ادھیڑ عمر آدمی، سیلز مین اور گاہک سب چونک کر عمران اور اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔

"جی صاحب۔ حکم فرمائیں"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی با اخلاق لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام رضا احسن ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جی۔ جی ہاں۔ میرا ہی نام ہے جناب مگر"...... رضا احسن نے چونک کر اور قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کی نظریں جوزف اور جوانا پر جمی ہوئی تھیں۔

"آپ کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں۔ پہلے اپنا تعارف کرائیں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے۔ بس اتنا کافی ہے اور اب آپ نے میرے سوالوں کا جواب دینے کی بجائے سوال کیا تو پھر آپ کو یہاں سے اٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے جایا جا سکتا ہے۔ یہ انتہائی اہم ملکی مسئلہ ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جی۔ جی۔ میں تو ایک تاجر ہوں جناب۔ میرا کسی ملکی معاملے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے فون نمبر نہیں بتایا"...... عمران نے کہا تو رضا احسن نے فوراً فون نمبر بتا دیا لیکن یہ وہ فون نمبر نہیں تھا جو ساجن کا تھا۔

"میں ایک فون نمبر بتاتا ہوں۔ یہ فون نمبر آپ کی دکان پر نصب ہے اور آپ کے نام ہی لگایا گیا ہے اور ابھی تک کام کر رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ فون نمبر پہلے ہمارا تھا جناب۔ لیکن میں نے اسے فروخت کر دیا ہے۔ تقریباً چھ سال پہلے کی بات ہے اور گاہک نے کہا تھا کہ وہ اسے خود ہی اپنے نام ٹرانسفر کرا لے گا"...... رضا احسن نے کہا۔

"کسے فروخت کیا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پرانی بات ہے مجھے ڈائری دیکھنا ہو گی۔ آپ بیٹھیں میں آپ کو جوس پلواتا ہوں"...... رضا احسن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہم ڈیوٹی پر ہیں اور پھر ہمارے پاس وقت بھی نہیں ہے اس لئے جلدی بتائیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو رضا احسن نے مڑ کر اپنے پیچھے دیوار میں موجود سیف کو کھول کر اس کے نچلے خانے میں موجود بہت سی ڈائریوں میں سے تلاش کر کے ایک ڈائری نکالی اور سیف بند کر کے اس نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے لگ گیا۔

"جی ہاں جناب۔ یہ درج ہے اس پر جناب۔ یہ فون کرافٹ جیولرز کے ہاشم کو فروخت کیا گیا ہے۔ اس وقت جیولر بازار میں فون بہت مشکل سے ملتے تھے اور ہمارے پاس دو تھے اس لئے یہ میں نے اسے بھاری معاوضے پر فروخت کر دیا تھا۔ یہ دیکھیں ڈائری میں درج ہے"...... رضا احسن نے ڈائری کھول کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے دیکھا کہ اس میں واقعی یہ سب کچھ درج تھا جو رضا احسن نے بتایا تھا۔

"تم جا کر اس ہاشم کو یہاں لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر کا نام لئے بغیر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دکان سے نیچے اتر اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔

"جناب کیا حکم ہے۔ آپ سپیشل پولیس کے افسر ہیں ہم تو صاف ستھرا کام کرتے ہیں اور میں یہاں یونین کا جنرل سیکرٹری بھی

ہوں"...... ہاشم نے آتے ہی کہا۔

"چھ سال پہلے یہ فون نمبر آپ نے رضا احسن سے خرید لیا تھا اس وقت یہ کہاں نصب ہے"...... عمران نے فون نمبر بتاتے ہوئے کہا تو ہاشم بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ ۔یہ فون نمبر تو ختم ہو چکا ہے جناب۔ میں نے اپنا فون نمبر بعد میں لے لیا تھا۔ یہ ہم نے کٹوا دیا تھا جناب"...... ہاشم نے کہا۔

"اوکے ۔آیئے آپ کی دکان پر چلتے ہیں۔ وہاں بات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"بیٹھیں جناب۔ میں آپ کے لئے پینے کے لئے منگواتا ہوں"...... ہاشم نے اپنی دکان میں داخل ہو کر خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاشم صاحب ۔یہ فون نمبر کام کر رہا ہے اور ایک غنڈے ساجن کے پاس ہے مجھے اس کا پتہ چاہئے سمجھے آپ ۔اس لئے آپ کی یونین آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ۔اوہ ۔جناب۔ لیکن وہ ساجن تو مجھے اور میرے پورے خاندان کو ہلاک کرا دے گا جناب۔ وہ تو بہت بڑا غنڈہ ہے جناب"...... ہاشم نے اس بار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاشم صاحب۔ آپ تاجر ہیں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جہاں ملکی معاملات سامنے آجائیں وہاں اگر آپ نے حکومت سے تعاون نہ کیا تو

آپ اور آپ کا خاندان بچ جائے گا اس لئے اگر آپ واقعی زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ساجن کا پتہ بتا دیں اور کوئی غلط بیانی نہ کریں ورنہ ساجن کیا دنیا کی کوئی طاقت آپ کی ہڈیاں ٹوٹنے سے نہ بچا سکے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ج ۔جناب ۔مجھ پر رحم کریں۔ میں بتا دیتا ہوں لیکن اس ساجن کو معلوم نہ ہو کہ میں نے بتایا ہے ساجن اس وقت اس بازار کے عقب میں لوہا بازار میں واقعی ایک ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں موجود رہتا ہے ۔اوپر عام سا ہوٹل ہے لیکن اس کا ایک دروازہ عقبی طرف گلی میں ہے وہاں سے ساجن اور اس کے آدمی آتے جاتے رہتے ہیں ۔یہ ہوٹل پہلے میرے ماموں کا تھا۔ ان سے ساجن نے اس شرط پر بھاری رقم کے عوض خرید لیا کہ اسے کوئی چالو فون نمبر دیا جائے اور ساتھ ہی گارنٹی بھی دی جائے کہ کسی کو بتایا نہیں جائے گا۔ میرے ماموں نے مجھ سے بات کی تو ہم نے رضا احسن سے جو فون خریدا تھا اور اس کے نام پر چل رہا تھا اسے دے دیا ۔ماموں نے کہا کہ ہم پر کوئی حرف نہیں آئے گا اگر کوئی حرف آئے گا بھی ہی تو رضا احسن پر آئے گا تم ہر چیز سے صاف مکر جانا۔ مجھے کاروبار چلانے کے لئے خاصی بڑی رقم کی ضرورت تھی اس لئے میں آمادہ ہو گیا اور پھر جتنی رقم سے میں نے یہ فون نمبر رضا احسن سے خریدا تھا اس سے چار گنا زیادہ رقم پر ساجن کو فروخت کر دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک تو میں دباؤ کا شکار رہا لیکن جب کوئی مسئلہ نہ ہوا تو میں بھی بھول گیا۔

اب آپ نے جس طرح بات کی ہے تو مجھے سب کچھ یاد آگیا لیکن اب بھی میں ساجن کے بارے میں سنتا رہتا ہوں کہ وہ بہت بڑا غنڈہ ہے اور اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ دارالحکومت کی پولیس اور اعلیٰ حکام اس کی مٹھی میں رہتے ہیں اس لئے میں خوفزدہ ہو رہا تھا"۔ ہاشم نے کہا۔

"آپ ہمارے ساتھ آئیں اور اس گلی تک ہماری رہنمائی کریں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی مگر"۔۔۔۔ ہاشم نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے صرف نشاندہی کرنی ہے اور بس"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت خشک ہو گیا تو ہاشم نے جلدی سے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر دکان میں موجود اپنے آدمیوں کو کہہ کر کہ وہ ابھی آ رہا ہے وہ دکان سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عقبی محلے میں پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک عام سا ہوٹل موجود تھا جس میں قریبی دکاندار اور گاہک بھی آ جا رہے تھے ہاشم انہیں گھما کر ایک سڑک پر لے آیا اور پھر وہ ایک چوڑی سی گلی کے کنارے پر رک گیا۔ گلی میں دو بڑی کاریں بھی موجود تھیں اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی بھی کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اگر تم نے فون پر ساجن کو کوئی رپورٹ دی تو پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا خاندان"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جج۔ جناب۔ یہ میں کیسے کر سکتا ہوں۔ وہ ساجن تو مجھے مس

کر رکھ دے گا"۔۔۔۔ ہاشم نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"جوزف اور جوانا۔ ہم نے اس ساجن تک ہر صورت میں پہنچنا ہے جو بھی نظر آئے اڑا دینا"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر جوزف اور جوانا سے کہا اور پھر وہ تیزی سے گلی میں داخل ہو گیا۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھے۔ کاروں کے ساتھ کھڑا ہوا غنڈہ یکلخت چوکنا ہو گیا۔ اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی لیکن عمران اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"رک جاؤ۔ کون ہو تم"۔۔۔۔ اس غنڈے نے آگے بڑھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہمیں ساجن نے بلایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بھاگ جاؤ۔ چیف کسی سے نہیں ملا کرتا۔ جاؤ"۔۔۔۔ اس غنڈے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ہے تو اندر"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر وہ کسی سے نہیں ملتا۔ جاؤ۔ ورنہ تمہاری لاشیں بھی کسی کو نہ ملیں گی"۔۔۔۔ اس غنڈے نے کہا۔

"جوانا اسے آف کر دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا یکلخت اچھل کر آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ غنڈہ چیختا ہوا فضا میں اچھل کر ایک کار کے اوپر دھماکے سے گرا اور پلٹ کر دوسری طرف جا گرا جبکہ اس کے ہاتھ سے گرنے والی مشین گن جوزف نے جھپٹ لی اور تیزی

سے ایک بند دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوانا شاید کنفرمیشن کے لئے کار کی عقبی طرف چلا گیا تھا۔ دروازہ لکڑی کا تھا اور بند تھا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر مشین گن کی ریٹ ریٹ سے راہداری گونج اٹھی اور وہاں موجود دو مسلح آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ جوزف انہیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ ٹائیگر دوڑتا ہوا اس کے پیچھے گیا اور پھر ایک موڑ مڑ کر غائب ہو گیا۔

"تم یہیں رکو جوانا۔ جو بھی آئے اسے اڑا دینا"..... عمران نے راہداری میں داخل ہوتے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب عمران بھی آگے بڑھا اور پھر راہداری کے موڑ کے بعد وہ ایک کمرے میں آیا تو یہاں چھ افراد فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ انہیں بھی گولیوں سے بھون دیا گیا تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔

"آئیے باس۔ اس ساجن کو کور کر لیا گیا ہے"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں ٹائیگر کی رہنمائی میں داخل ہوا تو جوزف وہاں موجود تھا۔ دو نیم عریاں لڑکیاں گولیوں کا شکار ہو کر فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی تھیں جبکہ ایک آدمی صوفے پر ہی پہلو کے بل پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر پر ابھرا ہوا گومڑ دور سے صاف نظر آ رہا تھا۔

"یہی ساجن ہے کیا"..... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس نے خود ہی بتایا ہے کہ وہ ساجن ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"اس کی تلاشی لو ٹائیگر اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر آگے بڑھا اور اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے ساجن کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبوں میں کچھ بھی نہ تھا۔ پھر اس نے اس ساجن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"اسے سیدھا کر کے بٹھاؤ اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے تیز دھار خنجر نکال لیا۔ ٹائیگر نے عمران کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔

"بس اس کے پیچھے کھڑے رہو۔ اسے اٹھنے نہ دینا"..... عمران نے کہا اور پھر سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی اٹھا کر اس نے سامنے رکھی اور خود اس پر بیٹھ گیا اسی لمحے ساجن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے عقب میں موجود ٹائیگر نے اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہاں کیسے آ گئے۔ کیا مطلب"..... ساجن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا فقرہ ابھی ختم ہی ہوا تھا کہ عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور کمرہ ساجن کی چیخ

سے گونج اٹھا۔ خنجر نے اس کا ایک نتھنا کاٹ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے دوبارہ گھوما اور ساجن کا دوسرا نتھنا کٹ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ ساجن سنبھلتا عمران نے خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھرنے والی رگ پر مار دیا تو ساجن کی حالت یکلخت غیر ہو گئی۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو اور اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ ساجن۔ مم۔ مم۔ میں ساجن ہوں۔ ساجن"۔ ساجن نے پھٹی پھٹی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باسر کی گاؤں میں تمہارا اڈا ہے پوائنٹ تھری۔ جس کا انچارج باگو ہے اس کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے پہلے سے زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو ساجن نے اس طرح نمبر بتا دیا جیسے وہ ٹرانس میں آیا ہوا معمول ہو۔

"کہاں ہے یہ پوائنٹ تھری۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا اور ساجن نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ عمران اس سے سوال کرتا رہا۔

"کافرستان میں ان لڑکیوں سے کیا کام لیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ انہیں سروپ جزیرے پر بھجوا دیا جاتا ہے"...... ساجن نے کہا۔

"سروپ جزیرہ۔ وہ کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کافرستان کے بین الاقوامی سمندر میں ایک بڑا جزیرہ ہے سروپ جزیرہ"...... ساجن نے جواب دیا۔ وہ اب اس طرح جواب دے رہا تھا جیسے واقعی اس کا شعور عمران کے کنٹرول میں آ گیا ہو۔

"کیا ہوتا ہے وہاں۔ کیوں لڑکیاں وہاں بھجوائی جاتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہاں کوئی سائنسی کام ہو رہا ہے۔ مجھے تفصیل نہیں معلوم۔ لڑکیوں کے جسموں سے خون نکالا جاتا ہے اور وہ خون اس سائنسی تجربے کے کام آتا ہے بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ پھر ان لڑکیوں کی لاشیں جلا دی جاتی ہیں"...... ساجن نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے لئے لڑکیاں پاکیشیا سے کیوں لے جائی جاتی ہیں۔ کافرستان میں کیا لڑکیاں نہیں ہوتیں"...... عمران نے کہا۔

"ہوتی ہیں لیکن وہاں کی پولیس اور حکومت پیچھے لگ جاتی ہے جبکہ یہاں سے وہاں کوئی نہیں جاتا"...... ساجن نے جواب دیا۔

"کون ہے اس کا سرغنہ"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میرا تعلق کافرستان کے سریندر گروپ سے ہے۔ سریندر کلب کا سریندر۔ جو کافرستان کا بہت بڑا آدمی ہے اس کے بہت سے گروپ ہیں"...... ساجن نے جواب دیا۔

"کب سے یہ لڑکیوں والا دھندہ کر رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"دو سال سے"...... ساجن نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے اس کے دل میں اتار دیا اور ساجن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم بری طرح تڑپنے لگا لیکن ٹائیگر نے اس کے کاندھے پکڑے ہوئے تھے اور ساجن کا کوٹ بھی اس کے عقب میں کافی نیچے تھا اس لئے وہ زیادہ تڑپ بھی نہ سکا اور چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا تو ٹائیگر نے اسے سائیڈ پر صوفے پر ہی ڈال دیا۔ عمران نے اس دوران رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ وہ نمبر تھے جو ساجن نے باگو کے بتائے تھے۔

"باگو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"ساجن بول رہا ہوں"...... عمران نے ساجن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سنو۔ میرے تین آدمی تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ یہ میرا حوالہ دیں گے تم نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے"...... عمران نے ساجن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیسا تعاون باس"...... باگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے ان لڑکیوں کو چیک کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کچھ لڑکیاں انہیں پسند آ جائیں۔ پھر وہ جیسے تمہیں کہیں تم نے ویسے ہی

کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ اب نکل چلیں۔ اب ہم نے وہاں بھی پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ یہ خنجر آپ کا"...... ٹائیگر نے کہا جو اس دوران خنجر ساجن کے سینے سے نکال کر اس کے لباس سے صاف کر چکا تھا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے مڑ کر خنجر اس سے لیا اور جیب میں ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک روسیاہی نژاد آدمی موجود تھا اس کا جسم پھیلا ہوا تھا۔ سر پر گھنے بال تھے اس کا چہرہ بھی خاصا چوڑا تھا اور چہرے سے سخت گیری ٹپک رہی تھی۔ وہ ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ سامنے رکھے ہوئے کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"گانوف بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... باس نے پہلے کی طرح سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ بلڈ کی سپلائی بند ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے

کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"بند ہو چکی ہے۔ کیوں"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے جو گروپ لڑکیاں سپلائی کرتا تھا ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اس لئے اس وقت کوئی سپلائی موجود نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیوں ایسا ہوا ہے"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس بار چونکہ پڑھی لکھی لڑکیاں ڈیمانڈ کی گئی تھیں اس لئے وہاں کے گروپ نے دن دیہاڑے سڑکوں سے لڑکیاں اٹھا لیں جس پر وہاں کی پولیس اور انٹیلی جنس حرکت میں آگئی اور پھر وہاں کے سارے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا اور یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ وہاں جو لڑکیاں سپلائی ہونے والی تھیں وہ بھی پولیس کی تحویل میں چلی گئی ہیں۔ اس کے بعد یہاں کافرستان میں جو گروپ ان لڑکیوں کو سپلائی کرتا تھا اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر اب بلڈ کا کیا ہو گا۔ بلڈ کے بغیر تو کام رک جائے گا"...... باس نے کہا۔

"آپ نے کافرستان سے لڑکیاں اٹھوانے سے منع کر دیا تھا اس لئے یہاں کوئی کارروائی نہیں ہو رہی تھی اور لڑکیاں پاکیشیا سے

یہاں لائی جاتی تھیں لیکن اب اگر آپ اجازت دیں تو ہنگامی طور پر
یہاں سے لڑکیاں اٹھوالی جائیں"...... گانوف نے کہا۔

"فوری طور پر کتنی لڑکیوں کی ضرورت ہے"...... باس نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہنگامی ضرورت یہیں سے پوری کر لو۔ اس کے
بعد کوئی اور پلاننگ کریں گے"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا
کچھ دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں
سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر
اس نے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈبلیو ون کالنگ۔ اوور"...... باس نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ڈبلیو تھرٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"پاکیشیا سے لڑکیوں کی سپلائی اچانک بند ہو گئی ہے۔ گانوف
نے رپورٹ دی ہے کہ وہاں پولیس اور انٹیلی جنس ان گروپس کے
خلاف حرکت میں آ گئی ہے۔ تم معلوم کرو کہ وہاں کیا ہوا ہے
کیونکہ جو گروپ یہ کام کرتے ہیں وہ پولیس اور انٹیلی جنس کو تو پیسے
خرید لیا کرتے ہیں۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"باس۔ میں آپ کو رپورٹ دینا چاہتا تھا لیکن پھر میں اس لئے

رک گیا کہ مجھے کچھ اور تفصیلات کا انتظار تھا لیکن چونکہ اب آپ نے
کال کر لیا ہے تو میں رپورٹ دے دیتا ہوں۔ پاکیشیا میں یہ کارروائی
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک آدمی
علی عمران کی ہے۔ اوور"...... ڈبلیو تھرٹی نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس۔ لیکن لڑکیوں کے اغوا سے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا کیا تعلق۔ اوور"...... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"باس۔ یہ آدمی فری لانسر ہے اور انتہائی خوفناک ترین ایجنٹ
ہے اور باس۔ اگر اسے ہمارے سیٹ اپ کا علم ہو گیا تو وہ پوری
قوت سے ہم سے ٹکرا سکتا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"لیکن اسے ہمارے سیٹ اپ کا علم کیسے ہو سکتا ہے اور اگر ہو
بھی جائے تب بھی اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے ہم جو کچھ کر رہے ہیں
س سے پاکیشیا یا کافرستان کا تو کوئی تعلق ہی نہیں بنتا۔ اوور"۔
باس نے کہا۔

"باس۔ ہمارا جو سیٹ اپ ہے وہ اس میں دلچسپی لے سکتا ہے وہ
ی ٹائپ کا آدمی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر ایسے آدمی کو فوری طور پر ختم ہونا چاہئے۔ پھر تم کیا سوچ
رہے ہو۔ اوور"...... باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اگر اس پر ہاتھ ڈالا گیا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس

ہمارے خلاف پوری قوت سے حرکت میں آجائے گی۔ اوور"۔ ڈبلیو تھرٹی نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا خیال ہے اسے یہاں آنے کی دعوت دی جائے نانسنس۔ اوور"...... باس نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس سلسلے میں آپ ہیڈ کوارٹر سے بات کر لیں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں ویسے ہی کر لیا جائے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہیڈ کوارٹر اس بارے میں ہم سے زیادہ جانتا ہو گا۔ اوور"...... ڈبلیو تھرٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سروپ آئی لینڈ سے ڈبلیو ون کالنگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کرائیں۔ انہیں ایک خصوصی رپورٹ دے کر ان سے مزید ہدایات لینی ہیں۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف باس۔ میں سروپ آئی لینڈ سے ڈبلیو ون بول رہا ہوں۔ اوور"...... باس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا خصوصی رپورٹ ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈبلیو ون نے پوری بات تفصیل سے بتا دی اور پاکیشیا میں کام کرنے والے ڈبلیو تھرٹی کی رپورٹ بھی تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے خلاف حرکت میں آگئی تو پھر سارا سیٹ اپ تباہ ہو جائے گا۔ تم فوری طور پر تمام سیٹ اپ ختم کر کے جزیرہ خالی کر دو اور سپیشل پوائنٹ پر شفٹ ہو جاؤ۔ فوری طور پر سب کچھ آف کر دو اور وہاں تم نے اس تجربے کے سلسلے میں کوئی کلیو نہیں چھوڑنا۔ ڈبلیو تھرٹی کو میں خود ہدایت کر دوں گا۔ اب جب تک میں حکم نہ دوں تم نے دوبارہ سروپ آئی لینڈ کا رخ نہیں کرنا۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"مم۔ مم۔ مگر چیف باس۔ اس سے تو نقصان ہو جائے گا۔ اوور"...... باس نے رک رک کر کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ فوری طور پر۔ اٹ از مائی آرڈر۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ جزیرہ سروپ پر ہو آیا ہے اس نے رپورٹ دی ہے کہ جزیرہ بالکل خالی ہے۔ وہاں سوائے درختوں اور جھاڑیوں کے اور کچھ بھی نہیں ہے حتیٰ کہ وہاں کوئی کیبن تک نہیں۔ اس نے وہاں کسی زیر زمین اڈے کی تلاش کے لئے بھی بھرپور کوشش کی ہے لیکن وہاں ایسے کوئی آثار نہیں ہیں جن سے معلوم ہو سکے کہ وہاں کوئی زیر زمین اڈا یا لیبارٹری ہو۔ ویسے اس نے کافرستان کے ماہی گیروں سے بھی

پوچھ گچھ کی ہے اور سب ماہی گیروں نے اسے یہی بتایا ہے کہ وہ بھی سروپ جزیرے کے قریب سے گزرتے رہتے ہیں ۔ وہاں سرے سے کوئی آبادی ہی نہیں ہے اور نہ ہی کبھی کوئی آدمی وہاں نظر آیا ہے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ان لوگوں کا کیا ہوا جو یہاں سے لڑکیاں خرید کر لے جاتے تھے"...... عمران نے کہا۔

" وہ سب اچانک ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ناٹران کو معلوم ہوا ہے کہ یہ ہلاکت دو غنڈہ گروپس کے درمیان لڑائی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ایک کلب کی ملکیت کا جھگڑا تھا۔ دوسرے گروپ کے بھی بیس افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ بڑی خوفناک لڑائی ہوئی ہے جس میں آزادانہ ہتھیار استعمال ہوئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اور اس گروپ کا لیڈر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" باٹی نام بتایا گیا ہے۔ کارمن نژاد ہے لیکن اس کا باپ کافرستان آگیا تھا۔ یہ باٹی کافرستان میں ہی پیدا ہوا ہے۔ باٹی گیم کلبوں کی پوری چین کافرستان میں موجود ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہاں سے باقاعدہ وہاں فیڈنگ کی گئی ہے اور وہاں ہر چیز کو فوری طور پر کلوز کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ناٹران بے حد سمجھ دار ہے اگر ایسا ہوا ہوتا تو لامحالہ جزیرہ

سروپ پر کوئی نہ کوئی آثار اسے نظر آ جاتے اور ویسے بھی عمران
صاحب۔ یہ بات تو کسی صورت بھی حلق سے نہیں اترتی کہ لڑکیوں
کا خون کسی تجربے میں کام آتا ہے اور یہاں سے لڑکیاں اغوا کر کے
وہاں لے جائی جاتی ہے۔ پھر آخری کھیپ کے بارے میں یہ بات کہ
پڑھی لکھی شہری لڑکیاں ڈیمانڈ کی گئیں۔ کیا ان کا خون دیہاتی
لڑکیوں سے مختلف ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی
ہے کہ معاملات کو چھپایا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ناٹران نے حکومت کے تمام ذرائع استعمال کر لئے ہیں وہاں
حکومت کے کسی بھی محکمے کو جزیرہ سروپ پر کسی سیٹ اپ کا علم
نہیں ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی پراجیکٹ ہو اور
لڑکیاں وہاں لے جائی جاتی ہوں اور نہ حکومت کو اس کا علم ہو سکے
اور نہ ہی ماہی گیروں کو جو دن رات وہاں آتے جاتے رہتے ہیں"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری یہ بات بھی درست ہے لیکن۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ یہ
لڑکیاں اپنے والدین کو مل گئی ہیں ہمارے لئے یہی کافی ہے"۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ
مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز
سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ایک روسیاہی کو
عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرتے ہوئے دیکھا ہے"...... دوسری
طرف سے جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک
زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"روسیاہی کو۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں
کہا۔

"باس ۔ صفدر نے بتایا ہے کہ وہ اپنے ایک دوست سے ملنے کے
لئے کنگ روڈ سے گزرا تو وہاں اس نے ایک روسیاہی کو عمران کے
فلیٹ کے سامنے ایک بلڈنگ کی چھت پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس
کے گلے میں کیمرہ تھا۔ صفدر کی نظر اچانک اس پر پڑی تھی۔ صفدر
نے خیال نہ کیا لیکن جب اس کا دوست نہ ملا تو وہ دوبارہ واپس اپنے
فلیٹ پر جاتے ہوئے کنگ روڈ سے گزرا تو اس نے اس روسیاہی کو
چھت پر موجود بڑے پبلسٹی سائن بورڈ کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے دیکھا
اس نے کیمرہ اپنی آنکھوں سے لگایا ہوا تھا اور اس کیمرے کا ٹارگٹ
عمران کا فلیٹ لگتا تھا۔ وہ آدمی بورڈ کی موٹی لکڑیوں کی اوٹ میں تھا۔
اگر صفدر نے اسے خصوصی طور پر چیک نہ کیا ہوتا تو شاید اسے
محسوس نہ ہوتا۔ صفدر کا خیال ہے کہ وہ کیمرہ نہیں بلکہ جدید ساخت

کی کوئی دوربین ہے بہرحال صفدر نے آگے ایک ریستوران کے
سامنے کار روکی اور پھر قریب ہی ایک پبلک بوتھ سے اس نے مجھے
کال کر کے رپورٹ دی ہے کہ اگر اس سلسلے میں مزید کوئی حکم ہو تو
اسے بتایا جائے"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم صدیقی اور نعمانی کو کال کر کے صفدر کے پاس بھجوا دو اور
اس روسیاہی کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچایا جائے"...... عمران نے
کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بغیر کچھ
کہے رسیور رکھ دیا۔

"یہ روسیاہی کون ہو سکتا ہے اور کیوں وہ ایسا کر رہا ہے"۔
بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ اب وہ یہاں پہنچے گا تو معلوم ہو گا کہ کیا چکر ہے"۔
عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا آپ فلیٹ سے سیدھے یہاں آئے ہیں"...... چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں تو صبح سے فلیٹ سے نکلا ہوا ہوں۔ جوزف اور جوانا
کو ساتھ لے کر ان لڑکیوں کو ان کے گھروں تک پہنچا رہا تھا۔ اب
فارغ ہو کر سیدھا یہاں آیا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ کوئی کیس شروع ہو گیا ہے۔ صفدر کی
ریڈنگ غلط نہیں ہو سکتی۔ وہ انتہائی ذمہ دار اور سمجھ دار آدمی ہے"۔

بلیک زیرو نے کہا۔ قالین پر وہ آدمی ٹیڑھے میڑھے
"لفظ انتہائی استعمال کر کے یپ کیمرہ بھی رکھا ہوا تھا۔ عمران
مار لی ہے"...... عمران نے ہٹ کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ
اختیار اچھل پڑا۔ بن تھی اور اس میں رات کو دیکھنے کی بھی
"میں نے اپنے پیروں نے خاص طور پر چیک کیا تھا کہ وہ کیمرہ
بلیک زیرو نے حیرت بھر۔ ختہ تھی۔ ویسے بھی وہ آدمی چہرے مہرے
"انتہائی ذمہ دار اور ے رہا تھا اور عمران کی تیز نظریں بہرحال
سکتا ہے"...... عمران ، کہ وہ میک اپ میں بھی نہیں تھا۔ عمران
زیرو بے اختیار ہنس ب رکھی اور آگے بڑھ کر اس نے اس بے ہوش
ایک گھنٹہ گزر گ ن ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا دیئے۔ چند
اٹھی تو بلیک ی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع
پریس کئے ران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔
ایک کار ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ کیا
بٹن آف ...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی رک رک کر کہا اور
نے ڈرا کو دیکھ کر اس کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اور وہ
پھاٹک ح چونکا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ وہ اسے پہچانتا ہے۔
اور صد مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔
ہاتھ مار سی (آکسن) ہے اور تم اس کیمرے نما دوربین سے میرے
لی نگرانی کر رہے تھے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ زندہ واپس
تو مجھے تفصیل بتاؤ کہ تمہارا تعلق کس سے ہے اور تم کیوں
کہا۔

کی کوئی دوربین ہے بہرحال ،آواز سنائی دی۔
سامنے کار روکی اور پھر قریب ہی اینڈ۔ کس طرح بے ہوش کیا ہے
کال کر کے رپورٹ دی ہے کہ اگر اس
اسے بتایا جائے"...... جولیا نے تفصیل بنے جواب دیا اور نعمانی نے
" تم صدیقی اور نعمانی کو کال کر کےس آدمی کو کھینچ کر اس نے
اس روسیاہی کو اغوا کر کے دانش منزل پیشل رومز کی طرف بڑھتا چلا
کہا۔ ب کھڑے رہے۔
" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا تھ اٹھا کر بلیک زیرو کو
کھے رسیور رکھ دیا۔
" یہ روسیاہی کون ہو سکتا ہے اور کیوں وہ دوربین ہے۔اس
بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ .... صفدر نے
" دیکھو۔ اب وہ یہاں پہنچے گا تو معلوم ہو گا کہ کیا
عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ..... عمران
" کیا آپ فلیٹ سے سیدھے یہاں آئے ہیں"......ں کار میں
خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔ اٹھ کھڑ
" نہیں۔ میں تو صبح سے فلیٹ سے نکلا ہوا ہوں۔ جوزف
کو ساتھ لے کر ان لڑکیوں کو ان کے گھروں تک پہنچا رہا ہوں یا قرض
فارغ ہو کر سیدھا یہاں آیا ہوں"...... عمران نے جواب دیا منہ ہوئے
" میرا خیال ہے کہ کوئی کیس شروع ہو گیا ہے۔ صل روم
ریڈنگ غلط نہیں ہو سکتی۔ وہ انتہائی ذمہ دار اور سمجھ دار آدمی بھولا او

اندر داخل ہوا تو وہاں فرش پر بچھے قالین پر وہ آدمی ٹیڑھے میڑھے
انداز میں پڑا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ایک کیمرہ بھی رکھا ہوا تھا۔ عمران
نے کیمرہ اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ
واقعی جدید ساخت کی دوربین تھی اور اس میں رات کو دیکھنے کی بھی
ڈیوائس موجود تھی۔ عمران نے خاص طور پر چیک کیا تھا کہ وہ کیمرہ
نما دوربین روسیاہ کی ہی ساختہ تھی۔ ویسے بھی وہ آدمی چہرے مہرے
سے روسیاہی ہی دکھائی دے رہا تھا اور عمران کی تیز نظریں بہرحال
اتنا تو پرکھ ہی سکتی تھیں کہ وہ میک اپ میں بھی نہیں تھا۔ عمران
نے دوربین ایک طرف رکھی اور آگے بڑھ کر اس نے اس بے ہوش
پڑے ہوئے آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا دیئے۔ چند
لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع
ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔
" یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ کیا
مطلب"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی رک رک کر کہا اور
پھر عمران کو دیکھ کر اس کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اور وہ
جس طرح چونکا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ وہ اسے پہچانتا ہے۔
" تم مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔
ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور تم اس کیمرے نما دوربین سے میرے
فلیٹ کی نگرانی کر رہے تھے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ زندہ واپس
چلے جاؤ تو مجھے تفصیل بتاؤ کہ تمہارا تعلق کس سے ہے اور تم کیوں

میری نگرانی کر رہے تھے"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ غلط ہے۔ میں تو تمہیں جانتا تک نہیں۔ یہ کونسی جگہ ہے۔ یہاں مجھے کیوں لایا گیا ہے"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے دروازے کے دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی کمرے کے درمیان فرش سے چھت تک موٹے لیکن شفاف شیشے کی دیوار سی آ گئی۔

"اب تم خود ہی سب کچھ بتاؤ گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس حصے میں جس میں وہ آدمی موجود تھا چھت سے سرخ رنگ کا غبار سا نکل کر اس پورے حصے میں پھیل گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی کو یکلخت چھینک آئی اور پھر اس کی چھینکیں بڑھتی چلی گئیں۔ اس کی ناک اور منہ سے پانی بہنے لگا۔ چھینکیں اب تواتر سے آ رہی تھیں اور پھر اس نے قالین پر لوٹ پوٹ ہونا شروع کر دیا۔ مسلسل چھینکوں کی وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں۔ اس نے یکلخت دونوں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرنا شروع کر دیا کہ وہ بتاتا ہے تو عمران نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس حصے میں ایگزاسٹ فین چلنے کی آواز سنائی دینے لگی اور اس حصے

سے سرخ رنگ کا غبار تیزی سے غائب ہوتا چلا گیا۔ جب غبار پوری طرح غائب ہو گیا تو عمران نے وہ بٹن بند کر دیا۔ وہ روسیاہی ابھی تک مسلسل چھینک رہا تھا اس کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر سے غیر تر ہوتی چلی جا رہی تھی کہ عمران نے ایک اور بٹن پریس کر دیا تو چھت سے زرد رنگ کی روشنی نکل کر ایک لمحے کے لئے اس پورے حصے میں پڑی اور پھر ختم ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس روسیاہی کی چھینکوں میں نمایاں کمی آنا شروع ہو گئی اور پھر آہستہ آہستہ چھینکیں بند ہو گئیں اور وہ بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کا چہرہ بھی آہستہ آہستہ نارمل ہوتا جا رہا تھا۔

"یہ ابھی ابتدائی راؤنڈ ہے مسٹر۔ اب اگر تم نے بہادری دکھانے کی کوشش کی تو پھر تمہارا حشر جو ہو گا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں سب بتا دوں گا یہ تو انتہائی خوفناک عذاب ہے۔ انتہائی خوفناک۔ میرا نام ساگوف ہے ساگوف۔ میرا نمبر ڈبلیو تھرٹی ہے۔ میرا تعلق روسیاہ کی ایک پرائیویٹ تنظیم سے ہے جس کا نام ریڈ سکائی ہے۔ ریڈ سکائی بہت بڑی اور منظم تنظیم ہے۔ وہ دنیا بھر سے ایسے فارمولے اڑاتی ہے جن پر بنائے جانے والے ہتھیاروں کی پوری دنیا میں مانگ ہو۔ ریڈ سکائی ان دنوں کافرستان کے قریب ایک جزیرے سروپ پر ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہی ہے جس سے ایک ایسا مصنوعی انسان بنایا جا سکتا ہے جسے سپر مین کا لقب دیا

جا سکتا ہے"...... ساگوف نے خود ہی مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس فارمولے پر جزیرہ سروپ پر ہی کیوں کام ہو رہا ہے۔ یہ کام تو روسیاہ میں بھی ہو سکتا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے ساگوف کی بات پر ایک فی صد بھی یقین نہیں آیا تھا۔

"جزیرہ سروپ پر ایسی ریشہ دار گھاس موجود ہے جسے ٹارکی کہا جاتا ہے۔ اس گھاس سے ان مصنوعی انسانوں کے ریشے تیار کیے جاتے ہیں اور ان ریشوں کی تیاری کے لئے تازہ گھاس چاہئے اس لئے یہ کام جزیرہ سروپ پر کیا جا رہا ہے۔ یہ ٹارکی گھاس اس جزیرہ سروپ کے علاوہ اور کہیں بھی نہیں پائی جاتی"...... ساگوف نے جواب دیا۔

"لیکن دنیا بھر میں اس فارمولے پر پہلے بھی کام ہوتا رہا ہے مگر آج تک کسی کو کامیابی نہیں ہو سکی۔ پھر اس کے لئے اتنی دردسری کیوں کی جا رہی ہے۔ ایکریمیا، ویسٹرن کارمن حتیٰ کہ روسیاہ میں مصنوعی انسان بنانے پر کام ہوتا رہا ہے اس لحاظ سے تو یہ کوئی ایسا فارمولا بھی نہیں ہے جس کو تمہاری تنظیم کسی کو فروخت کر سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن یہ فارمولا پہلے والے فارمولوں سے قطعی مختلف ہے۔ پہلے فارمولوں میں مکمل انسان مصنوعی تھا۔ روبوٹ کی طرح لیکن اس فارمولے میں ایسا نہیں ہے یہاں پورا انسان اصلی ہو گا صرف اس کا ذہن مصنوعی ہو گا۔ مطلب مشینی

ذہن"...... ساگوف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ ابھی تم خود کہہ رہے ہو کہ گھاس سے انسانی جسم کے ریشے بنائے جاتے ہیں اب کہہ رہے ہو کہ پورا انسان اصلی ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ریشے مصنوعی مشینی ذہن میں استعمال ہوتے ہیں تاکہ مصنوعی ذہن کام کرتا رہے ورنہ تو اس کے لئے بیٹری کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ بیٹری کی بجائے مصنوعی ریشے دماغ کو توانائی مہیا کریں گے"...... ساگوف نے جواب دیا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... عمران نے پہلی بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جس سائنس دان نے اس فارمولے کو ایجاد کیا ہے میں اس کا پرائیویٹ سیکرٹری رہا ہوں اور میں نے ہی تنظیم کو اس فارمولے کے بارے میں آگاہ کیا تھا اس لئے مجھے اس بارے میں پوری تفصیل معلوم ہے اور میں تمہیں اس لئے تفصیل بتا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم کسی صورت بھی اس فارمولے تک نہیں پہنچ سکتے اس لئے میں اپنی جان بچا سکتا ہوں تو بچا لوں"...... ساگوف نے کہا۔

"پوری تفصیل بتا دو تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ واپس بھجوا دوں گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور میرا وعدہ کہ میں اب دوبارہ تمہارے راستے میں نہیں آؤں

گا"...... ساگوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کر دیا تو سائیڈ دیوار سے لوہے کی ایک کرسی کھٹاک کی آواز سے باہر آ گئی۔ عمران نے اسے کھینچ کر درمیان میں رکھا اور اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا جبکہ ساگوف شیشے کی اس دیوار کی دوسری طرف قالین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اب اس کی حالت بالکل نارمل تھی۔

"یہ فارمولا روسیاہ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر کاروف کی ایجاد ہے۔ وہ اسے حکومت کے سپرد کرنا چاہتا تھا۔ میں اس کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ مجھے جب اس فارمولے کا علم ہوا تو میں نے ریڈ سکائی کے چیف سے بات کی کیونکہ میں ریڈ سکائی کا بھی ایجنٹ تھا۔ میں ڈاکٹر کاروف کا سیکرٹری بھی اس لئے بنا تھا کہ اس کی وجہ سے روسیاہ کے باقی تمام سائنس دان اور ان کے ساتھ کام کرنے والوں سے میرے تعلقات ہو گئے تھے اور مجھے روسیاہ میں ہونے والی تمام ایجادات اور فارمولوں کا علم بھی ہوتا رہتا تھا اور میں یہ معلومات ریڈ سکائی کو ٹرانسفر کرتا رہتا تھا۔ ڈاکٹر کاروف جس فارمولے پر کام کر رہا تھا اس کے بارے میں میرا خیال تھا کہ وہ مکمل طور پر مصنوعی انسان بنانے کے چکر میں ہے۔ میں نے اس بارے میں بھی ریڈ سکائی کے چیف سے بات کی تھی لیکن اس نے بھی وہی بات کی جو پہلے تم نے کی ہے لیکن پھر اچانک ایک روز ڈاکٹر کاروف نے کسی جھونک

میں آ کر مجھے اپنے فارمولے کی تفصیل بتائی تو میں یہ سن کر حیران رہ گیا کہ وہ عام انسانوں کی کھوپڑیوں میں مصنوعی اور مشینی دماغ رکھ کر انہیں کنٹرول کرنے کے فارمولے پر کام کر رہا تھا اس کے مطابق ایسے افراد کسی بھی حکومت کے انتہائی گہرے راز آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ زندہ انسان کو مار کر اس کا تمام خون نکال لیتا تھا اور پھر اس کی کھوپڑی کو کاٹ کر اس میں سے دماغ نکال کر اس کی جگہ مصنوعی دماغ رکھ کر کھوپڑی دوبارہ بند کر دیتا تھا اور پھر اس آدمی کے جسم میں دوبارہ انسانی خون داخل کر کے وہ اس کو زندہ کر لیتا تھا کیونکہ اس دوران وہ اس کا دل مشین کے ذریعے زندہ رکھتا تھا لیکن اس کے لئے یہ مسئلہ مشکل بنا ہوا تھا کہ مصنوعی دماغ کو چلانے کے لئے کافی بڑی اور طاقتور بیٹری کی ضرورت پڑتی تھی اور یہ بیٹری اس کے تمام آئیڈیئے کو ختم کر دیتی تھی۔ چنانچہ وہ ایسے مصنوعی ریشوں پر تحقیقات کر رہا تھا جو خود بخود توانائی پیدا کر سکیں۔ اس سلسلے میں وہ بے شمار جڑی بوٹیوں پر تحقیقات کر رہا تھا اور نباتات کے بڑے بڑے ماہرین سے بھی اس کے رابطے تھے۔ یہ آئیڈیا انوکھا تھا اس لئے میں نے ریڈ سکائی کے چیف کو اس بارے میں آگاہ کر دیا تو چیف نے بھی اس میں دلچسپی لی۔ چنانچہ اس نے مجھے حکم دے دیا کہ میں ڈاکٹر کاروف کو ختم کر کے یہ فارمولا اسے پہنچا دوں۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ اس نے روسیاہ کے ایجنٹوں سے مجھے بچانے کے لئے یہاں پاکیشیا بھجوا دیا اور یہاں مجھے ریڈ سکائی کا چیف

بنا دیا گیا۔ البتہ میرا چہرہ مستقل میک اپ کر کے تبدیل کر دیا گیا۔
اس کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اس فارمولے پر کام ریڈ سکائی نے
کافرستان کے جزیرے سروپ میں شروع کر دیا ہے کیونکہ سروپ
جزیرہ میں ایسی قدرتی گھاس موجود ہے جس کے ریشوں میں توانائی
پیدا کرنے اور سٹور کرنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے لیکن یہ
تجربات طوالت اختیار کر گئے اور ان تجربات کے لئے انسانی خون کی
ضرورت پڑتی تھی اور پھر ان تجربات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کی
نسبت عورت کے خون میں قدرتی طور پر ایسی کیمیائی توانائی موجود
ہوتی ہے کہ اس سے زیادہ جلدی کورنگ ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ
نوجوان اور صحت مند لڑکیوں کو اغوا کر کے جزیرے سروپ پر پہنچا
دیا جاتا۔ پہلے یہ کام کافرستان میں کیا گیا لیکن وہاں پولیس اور انٹیلی
جنس حرکت میں آ گئی تو چیف نے وہاں سے لڑکیوں کا حصول بند کر
دیا اور پھر یہ لڑکیاں پاکیشیا سے سمگل کی جاتی رہیں اور کام چلتا رہا۔
لیکن وہاں کام کرنے والے سائنس دان نے ایک اور تجربہ شروع کر
دیا کہ اگر مرد کی جگہ عورت کو تیار کیا جائے تو وہ زیادہ کامیاب ہو
سکتی ہے کیونکہ عورتوں کو راز حاصل کرنے کے لئے ایسی جگہوں پر
بھی بھیجا جا سکتا ہے جہاں مرد نہیں جا سکتے اور مرد عورتوں کے
ہاتھوں آسانی سے بیوقوف بھی بن جاتے ہیں لیکن اس تجربے کے لئے
اسے کافی تعداد میں پڑھی لکھی لڑکیوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ریڈ
سکائی نے اکٹھی پچاس پڑھی لکھی لڑکیوں کی ڈیمانڈ کر دی ۔ یہ ڈیمانڈ

یہاں کے عام اور تھرڈ کلاس غنڈوں کے ذریعے پوری کی جاتی تھی تاکہ
انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس جیسی ایجنسیاں حرکت میں نہ آ سکیں
لیکن پھر اطلاعات ملیں کہ یہاں ان لڑکیوں کو اغوا کرنے والے تمام
سیٹ اپ کو ختم کر دیا گیا ہے اور اغوا شدہ لڑکیاں بھی واپس برآمد
کر لی گئی ہیں تو میں نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس کے
پیچھے تمہارا ہاتھ ہے اس لئے یہ رپورٹ میں نے سروپ جزیرے پر
موجود چیف جسے ڈبلیو ون کہا جاتا ہے کو دے دی ۔ پھر مجھے ہیڈ کوارٹر
سے چیف باس کی کال آئی کہ سروپ آئی لینڈ پر تمام سیٹ اپ آف
کر دیا گیا ہے اور یہ اس وقت تک آف رہے گا جب تک کہ تم
خاموش ہو کر نہ بیٹھ جاؤ اور چیف باس نے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں
تمہاری نقل و حرکت چیک کرتا رہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ تم اس
معاملے میں کیا کر رہے ہو لیکن سچی بات یہ ہے کہ میں نے سوچا کہ
تمہارا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ یہ کام جو اب تکمیل کے قریب پہنچ چکا
تھا مکمل ہو سکے کیونکہ فارمولا میں نے ریڈ سکائی کو پہنچایا تھا اس لئے
ریڈ سکائی کے قانون کے مطابق اس فارمولے کی فروخت سے جو رقم
ریڈ سکائی کو موصول ہو گی اس کا دس فیصد مجھے بھی ملے گا اس لئے
میں چاہتا تھا کہ یہ منصوبہ جلد از جلد مکمل ہو سکے ۔ یہ کیمرہ جسے تم
دوربین سمجھ رہے ہو۔ یہ دوربین ہونے کے ساتھ ساتھ میزائل
فائرنگ بھی کر سکتی ہے اور اتنے فاصلے پر جتنے فاصلے پر میں موجود تھا
اسے فائر کیا جا سکتا ہے۔ میرا پروگرام تھا کہ جیسے ہی تم اپنے فلیٹ

سے باہر آؤ گے یا باہر سے فلیٹ پر جانے کے لئے سیڑھیاں چڑھو گے
میں تمہیں اس سے آسانی سے ہلاک کر دوں ۔ میں ایسی جگہ موجود تھا
کہ مجھے ایک فی صد بھی یہ امید نہ تھی کہ مجھے چیک کر لیا جائے گا
لیکن اچانک میرے سر پر ضرب لگی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب
مجھے یہاں ہوش آیا ہے اور تم نے نجانے کیا کیا ہے کہ میں چھینک
چھینک کر پاگل ہونے اور تقریباً مرنے کے قریب پہنچ گیا اس لئے میں
نے فوراً تمہیں سب کچھ بتانے کا فیصلہ کر لیا"...... ساگوف نے
پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی سروپ آئی لینڈ گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا"...... ساگوف نے جواب دیا۔

"وہاں پر کہاں ہے ۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... عمران نے
جواب دیا۔

"نہیں ۔ مجھے نہیں معلوم ۔ بہرحال ہے وہیں ۔ لیکن اب تمہاری
وجہ سے وہاں کام ختم کر کے پورے سیٹ اپ کو وہاں سے اٹھا لیا گیا
ہے اور اب جب تک چیف باس کو یہ رپورٹ نہیں ملے گی کہ تم
اس معاملے میں مزید کوئی کام نہیں کر رہے اس وقت تک دوبارہ
سیٹ اپ قائم نہیں کیا جائے گا"...... ساگوف نے جواب دیا۔

"وہاں کا چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ڈبلیو ون کہلاتا ہے ۔ ریڈ سکائی کی تنظیم کے فیلڈ میں کام
کرنے والے ڈبلیو کہلاتے ہیں ۔ میرا نمبر ڈبلیو تھرٹی ہے"۔ ساگوف

نے جواب دیا۔

"ریڈ سکائی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"روسیاہ میں"...... ساگوف نے جواب دیا۔

"کہاں"...... عمران نے پوچھا۔

"ماسکو میں ہو گا ۔ مجھے نہیں معلوم ۔ میرا رابطہ چیف باس سے
صرف خصوصی فریکونسی پر ہوتا ہے"...... ساگوف نے جواب دیا۔

"کیا فریکونسی ہے"...... عمران نے پوچھا تو ساگوف نے
فریکونسی بتا دی۔

"میں ابھی آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ دروازے
کی طرف مڑا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

"لانگ رینج ٹرانسمیٹر دو مجھے"...... عمران نے آپریشن روم میں پہنچ
کر بلیک زیرو سے کہا۔

"بڑے طویل مذاکرات ہو رہے ہیں آپ کے اس کے ساتھ"۔
بلیک زیرو نے میز کی دراز سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کو
دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ حیرت انگیز انکشافات ہو رہے ہیں"...... عمران نے
ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا اور مڑ کر آپریشن روم سے باہر آ گیا۔ روم نمبر
ون میں پہنچ کر اس نے ٹرانسمیٹر کو زمین پر رکھا اور پھر دیوار کے ایک
حصے کو اس نے ہاتھ سے تھپتھپایا تو ایک تختہ خودبخود باہر نکل آیا
جس کے اندر ایک تار موجود تھی ۔ اس نے تار کا ایک سرا کھینچ کر

اسے ٹرانسمیٹر کے نچلے حصے میں موجود ایک سوراخ میں فٹ کیا۔

"اب تم یہاں جو کچھ بولو گے وہ ٹرانسمیٹر سے دوسری طرف پہنچ جائے گا جبکہ بٹن میں آن آف کرتا رہوں گا۔ تم نے چیف باس سے بات کرنی ہے اور اسے کہنا ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ ایکریمیا چلا گیا ہے"...... عمران نے کمرے کے دوسرے حصے میں بیٹھے ہوئے ساگوف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن چیف کے دوسرے اپنے ذرائع بھی ہیں جب اسے معلوم ہو گا کہ میں نے غلط بیانی کی ہے تو پھر مجھے عبرتناک موت سے کوئی نہ بچا سکے گا"...... ساگوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جو مرضی آئے کہو میں صرف کنفرم ہونا چاہتا ہوں کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میری بات کراؤ"...... ساگوف نے کہا تو عمران نے اس کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈبلیو تھرٹی فرام پاکیشیا کالنگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... ساگوف نے کہا تو عمران نے اس کے اوور کہنے پر بٹن آف کر دیا۔ جب چند لمحوں تک دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا اور ساگوف نے دوبارہ کال دینا شروع کر دی اور تیسری کال پر جواب مل گیا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز

سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کرائیں۔ ایک اہم رپورٹ دینی ہے۔ اوور"...... ساگوف نے کہا۔

"اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈبلیو تھرٹی فرام پاکیشیا کالنگ چیف باس۔ اوور"۔ ساگوف نے کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ میں علی عمران کی نگرانی کر رہا ہوں۔ وہ عام سے معمولات میں مصروف ہے اور اس کے معمولات سے تو یہی دکھائی دیتا ہے کہ وہ اس معاملے میں مزید آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔ البتہ لڑکیاں اس نے واپس حاصل کر لی ہیں۔ اوور"...... ساگوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی میں نے مستقل طور پر ڈبلیو ون اور اس کے سیٹ اپ کو واپس کال کر لیا ہے کیونکہ سروپ آئی لینڈ میں جو گھاس موجود تھی اسے محفوظ کر لینے کا فارمولا ہمیں مل گیا ہے اس لئے وہاں سے مطلوبہ گھاس حاصل کر لی جائے گی۔ میں اس اہم ترین فارمولے کو کسی رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا اس لئے اس سارے

سلسلے کو بھول جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا او
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل
سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تمہارا کیا خیال ہے اب تمہارا چیف باس اس فارمولے ک
کہاں مکمل کرے گا"...... عمران نے ساگوف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے روسیاہ میں مکمل
کرے یا ہو سکتا ہے کہ کسی اور جزیرے پر ایسا ہو"...... ساگوف نے
جواب دیا۔

" بہرحال انسانی خون تو اس کے لئے لازمی چاہئے ہو گا۔ وہ جہاں
بھی یہ کام کرے گا وہاں لڑکیاں تو اسے اغوا کرانا ہی ہوں گی او
نجانے یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس قدر اہم اور انقلابی ایجاد کے لئے قربانیاں تو دی
ہی پڑتی ہیں"...... ساگوف نے کہا۔

" تو تمہیں انسانی جانوں کی کوئی قدر ہی نہیں ہے"...... عمران ک
لہجہ یکلخت بدل گیا اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر سوئچ بورڈ پر ایک
بٹن پریس کیا تو دوسرے حصے میں چھت سے سرخ رنگ کی روشنی
ایک لمحے کے لئے نکلی اور پھر غائب ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی
ساگوف کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے فرش پر گرا او
چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا اس کی آنکھیں بے نور ہو چک

تھیں۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔

" نانسنس۔ جب اسے دوسروں کی زندگیوں سے کوئی دلچسپی نہیں
تو مجھے اس کی زندگی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے حالانکہ میں اسے زندہ
چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا تھا"...... عمران نے بٹن دبا کر دیوار کا تختہ
اندر کرتے ہوئے کہا اور پھر درمیانی شیشہ ہٹا کر اس نے ٹرانسمیٹر
اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل کر وہ آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ڈبلیو ون ایک کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بے چینی اور اضطراب کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے وہ مسلسل کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے اگر ایک لمحہ بھی دیر ہو گئی تو نجانے کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس ۔ ڈبلیو ون سپیکنگ"...... ڈبلیو ون نے کہا۔

"چیف باس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس باس ۔ اب مزید کیا حکم ہے میں تو یہاں فارغ رہ کر شدید بور ہو گیا ہوں ۔ ادھر خاصا کام ہو رہا تھا کہ آپ نے سارا سیٹ اپ ہی آف کرا دیا"...... ڈبلیو ون نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں اور تمہارے سائنس دانوں سمیت تمہارے پورے سیٹ اپ کو بچا لیا ہے ڈبلیو ون ورنہ اب تک تم سب قبروں میں اتر چکے ہوتے"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں

جواب دیا گیا۔

"سوری سر ۔ بہر حال آپ جو کچھ جانتے ہیں وہ میں نہیں جانتا۔ میں تو اس لئے پریشان تھا سر کہ ہم اب کامیابی کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اگر ہمیں ایک ماہ اور مل جاتا تو ہم مکمل طور پر کامیاب ہو جاتے اب دوبارہ سیٹ اپ میں کافی وقت لگ جائے گا"...... ڈبلیو ون نے اس بار معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہارے سارے سیٹ اپ اور فارمولے کے بارے میں معلومات اس عمران تک پہنچ گئی ہیں ۔ یہ فارمولا ڈبلیو تھرٹی ساگوف نے ڈاکٹر کاروف سے حاصل کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچایا تھا اور میں نے اسے روسیاہی ایجنٹوں سے بچانے کے لئے پاکیشیا شفٹ کر دیا تھا لیکن چونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ انتہائی اہم آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ روسیاہی ایجنٹ اس کے پیچھے پاکیشیا پہنچ جائیں اس لئے میں نے اس کو بے ہوش کرا کر اس کے جسم میں ٹیلی ویو ایکس لگوا دیا تھا۔ ویسے تو اسے آن کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی لیکن آج اس کی اچانک کال آ گئی تو میں نے ٹیلی ویو ایکس کو آن کر دیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ ایک کمرے میں بند ہے اور وہاں وہ علی عمران بھی موجود تھا اور وہ اس کی وجہ سے مجھے کال کر رہا تھا۔ میں نے اس کی جان بچانے کے لئے اسے بتا دیا کہ سارا سیٹ اپ ختم کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی اسے ہلاک کر دیا گیا اور چونکہ ساگوف اس فارمولے اور تمہارے سارے سیٹ اپ کے بارے

میں جانتا تھا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران دنیا کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ تم دیکھو کہ اس نے براہ راست ساگوف پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔ اس نے یقیناً ساگوف سے اس فارمولے کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا ہو گا اس لئے اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس فارمولے کو اب سروپ آئی لینڈ پر مکمل نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے اب ناپال میں مکمل کیا جائے گا۔ ناپال کے شمالی مشرق جنگل میں سروپ آئی لینڈ والی گھاس دریافت ہو چکی ہے اور وہاں صحت مند ناپالی قبائلی لڑکیاں بھی آسانی سے مل سکتی ہیں اس لئے اب یہ فارمولا ناپال کے شمال مشرقی جنگل جسے کراس وڈ کہا جاتا ہے وہاں مکمل کیا جائے گا میں وہاں انتظامات کرا رہا ہوں۔ جب انتظامات مکمل ہو جائیں گے تو تمہیں وہاں بھجوا دیا جائے گا"...... چیف باس نے کہا۔

"یس باس ۔ لیکن ان انتظامات میں کتنے دن مزید لگ جائیں گے"...... ڈبلیو ون نے کہا۔

"ظاہر ہے میں چاہتا ہوں کہ وہاں تم یہ سارا کام اطمینان بھرے انداز میں مکمل کرو اس لئے وہاں انتظامات میں ایک ہفتہ لگ جائے گا"...... چیف باس نے کہا۔

"چیف باس ۔ ابھی ایک ہفتہ اور مجھے یہاں رہنا ہو گا"۔ ڈبلیو ون نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... چیف باس

نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے چیف باس کہ ایسا نہ ہو کہ یہ عمران اس ایک ہفتے کے دوران ہمیں ٹریس کرتا ہوا یہاں پہنچ جائے"...... ڈبلیو ون نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ اس پہلو کی طرف تو میرا خیال ہی نہیں گیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ میں تم سب کو فوری طور پر ناپال روانگی کا بندوبست کرتا ہوں۔ وہاں تم یہاں سے زیادہ محفوظ رہو گے"۔ چیف باس نے کہا۔

"یس باس"...... ڈبلیو ون نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد تمہاری یہاں سے چارٹرڈ طیارے سے روانگی ہو جائے گی۔ تم سب تیار رہنا اور اپنا سامان بھی پیک کر لینا"۔ چیف باس نے جواب دیا۔

"یس باس"...... ڈبلیو ون نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کسی کو بلاتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اوہ ۔ آؤ ڈبلیو تھری۔ میں تمہیں ابھی کال کرنے والا تھا"۔ ڈبلیو ون نے کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ابھی میری ہیڈ کوارٹر چیف باس سے بات ہوئی ہے۔ چیف

باس نے ہمیں ناپال کے جنگل کراس وڈ میں بقیہ کام مکمل کرنے کا
حکم دیا ہے اور وہاں ایک ہفتہ انتظامات کرنے میں لگ جائے گا
جبکہ اس ایک ہفتے کے دوران ہم نے ناپال میں رہنا ہے۔ چیف
باس نے حکم دیا ہے کہ ہم ایک گھنٹے کے اندر تیار ہو جائیں اور تمام
سامان بھی پیک کر لیں۔ چارٹرڈ طیارہ ہمیں یہاں سے ناپال لے
جائے گا تم تمام ساتھیوں کو کہہ دو کہ وہ تیار رہیں اور تمام سامان
بھی پیک کر لو"...... ڈبلیو ون نے کہا۔

"سامان تو ویسے ہی پیک پڑا ہے باس اور ہم نے کیا تیاری کرنی
ہے لیکن باس یہ سب کیوں ہو رہا ہے"...... نوجوان نے کہا تو ڈبلیو
ون نے چیف سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"حیرت ہے۔ چیف باس ایک آدمی سے اس قدر گھبرا رہے ہیں
کہ پورا سیٹ اپ ہی تبدیل کیا جا رہا ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"چیف باس ہم سے بہتر جانتا ہے ڈبلیو تھری اس لئے جو وہ کر رہا
ہے وہ درست ہے میں نے تمہیں بتایا ہے کہ چیف باس کا کہنا ہے
کہ اگر سروپ جزیرے سے ہم فوری طور پر شفٹ نہ ہو جاتے تو اب
تک ہم سب موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے"۔ ڈبلیو ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ پھر میں ساتھیوں
کو بتا دوں کہ اب ہم نے کہاں جانا ہے اور باقی کام کہاں مکمل کرنا
ہے"...... نوجوان نے کہا تو ڈبلیو ون نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
نوجوان اٹھ کر باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ جو کچھ آپ نے بتایا ہے یہ تو انتہائی حیرت انگیز
ہے۔ کیا ایسا فارمولا بھی ہو سکتا ہے کہ اصل انسان میں مصنوعی
دماغ ڈال دیا جائے اور وہ گھاس کے ریشوں سے توانائی حاصل کرتا
رہے اور پھر اس ذہن کو کنٹرول بھی کر لیا جائے۔ آخر یہ کیسے ممکن
ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ممکن نہیں ہے بلیک زیرو۔ لیکن ان
لڑکیوں کی سمگلنگ سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ واقعی اس
فارمولے پر کام کر رہے ہیں لیکن جس طرح انہوں نے سیٹ اپ
ختم کیا ہے اس سے مجھے دال میں کچھ کالا محسوس ہوتا ہے"۔ عمران
نے جواب دیا۔ وہ دونوں اس وقت آپریشن روم میں موجود تھے۔

"کیا کالا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جو کچھ بتایا جا رہا ہے ویسا نہیں ہے۔ یہ کسی

اور فارمولے پر کام ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس ساگوف نے تو جو کچھ بتایا ہے وہ یہی ہے اور بقول اس کے وہ مین آدمی ہے۔ اصل فارمولا ڈاکٹر کاروف سے اس نے حاصل کر کے ریڈ سکائی کے ہیڈ کوارٹر پہنچایا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ بہرحال معلوم کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے روسیاہ کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کئے ہی تھے کہ اچانک اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ آپ نے شاید ارادہ بدل دیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرا خیال تھا کہ ماسکو میں فارن ایجنٹ ہاروف کو کال کر کے اس کے ذمے یہ کام لگایا جائے کہ وہ معلوم کرے کہ کیا کوئی سائنس دان ڈاکٹر کاروف تھا اور اگر تھا تو وہ کس فارمولے پر کام کر رہا تھا لیکن اچانک مجھے یاد آگیا کہ ماسکو میں ایک اور آدمی موجود ہے جس کا سائنس دانوں اور وزارت سائنس سے انتہائی گہرا تعلق ہے

اس لئے وہ زیادہ آسانی سے اور جلدی معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ تم وہ سرخ جلدی والی ڈائری دو مجھے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں اس نے ڈائری بند کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کرائس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور زبان روسیاہی تھی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ سارکو سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سارکو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سار کو۔ روسیاہ میں ایک سائنس دان ڈاکٹر کاروف تھا۔ کیا تم
اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔
" ڈاکٹر کاروف۔ ہاں۔ لیکن اسے تو ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس کی
لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی ہے اور آج تک باوجود کوشش کے ا
کے قاتلوں کا سراغ نہیں لگ سکا۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ ر
ہیں"...... سار کو نے کہا۔
" یہ ڈاکٹر کاروف کیا سرکاری سائنس دان تھا یا پرائیویٹ طور پ
کام کر رہا تھا"...... عمران نے کہا۔
" اس کی ذاتی لیبارٹری تھی لیکن وہ روسیاہ کا انتہائی اہم سائنس
دان تھا اور حکومت روسیاہ اس کی بے حد قدر کرتی تھی اور ا
باقاعدہ سرکاری سرپرستی حاصل تھی"...... سار کو نے جواب دیت
ہوئے کہا۔
" جب اسے ہلاک کیا گیا تو وہ کس فارمولے پر کام کر رہا تھا"
عمران نے پوچھا۔
" مجھے تو معلوم نہیں ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ سار
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" اس لئے کہ اسے اس کے پرسنل سیکرٹری نے جس کا نا
ساگوف ہے ہلاک کیا اور وہ فارمولا اڑا لے گیا۔ جس پر ڈاکٹر کاروف
کام کر رہا تھا اور وہ ساگوف پاکیشیا میں رہنے لگ گیا لیکن وہ فارمو
روسیاہ کی ایک پرائیویٹ تنظیم ریڈ سکائی کے پاس پہنچ گیا۔ ساگو

ریڈ سکائی کا ایجنٹ تھا۔ اب وہ ہلاک ہو چکا ہے اور ریڈ سکائی اس
فارمولے پر کام کر رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس فارمولے کی صحیح
نوعیت معلوم کر سکوں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے"...... عمران نے
کہا۔
" ہاں۔ کیوں نہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر کاروف سرکاری سرپرستی میں
کام کر رہا تھا اور یہاں کے قانون کے مطابق وہ ہر ہفتے رپورٹ
وزارت سائنس کو بھجوانے کا پابند تھا۔ ان رپورٹس سے معلوم کیا جا
سکتا ہے کہ وہ کس فارمولے پر کام کر رہا تھا"...... سار کو نے جواب
دیا۔
" کتنی دیر میں معلوم کر سکو گے اور کتنا معاوضہ بھجوا دوں"۔
عمران نے کہا۔
" معاوضے کی ضرورت نہیں ہے پرنس۔ آپ کا احسان ہی ساری
زندگی میں نہیں اتار سکوں گا۔ آپ مجھے دو گھنٹے دے دیں اور اپنا
فون نمبر بتا دیں میں دو گھنٹے بعد آپ کو بتا دوں گا"...... سار کو نے
کہا۔
" میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ آئندہ احسان والی بات نہ
کرنا۔ جو کچھ میں نے کیا تھا وہ میرا انسانی فرض تھا۔ بہرحال دو
گھنٹوں بعد میں خود تمہیں دوبارہ فون کر لوں گا لیکن معلومات حتمی
ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔
" آپ میرے بارے میں تو جانتے ہیں اس لئے معلومات حتمی ہی

ہوں گی۔ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا احسان کیا تھا آپ نے اس سار کو پر"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ میں ایک مشن کے دوران ماسکو میں تھا کہ اس سار کو کے کلب میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں اتفاق سے مخالف گروپ نے ریڈ کر دیا اور سار کو کو وہ گولی مارنے ہی والے تھے کہ میں نے مداخلت کر دی۔ نتیجہ یہ کہ نہ صرف سار کو کی جان بچ گئی بلکہ مخالف دونوں غنڈے بھی میرے ہاتھوں ہلاک ہو گئے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دو گھنٹوں کے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس ۔ کرائس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ سار کو سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس۔ میں سار کو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سار کو کی آواز سنائی دی۔

"فون تو محفوظ کر لیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس ۔ محفوظ کر لیا ہے"...... سار کو نے جواب دیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پرنس ۔ ڈاکٹر کاروف ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا تھا جسے دنیا کا انتہائی خوفناک ہتھیار کہا جا سکتا ہے۔ اس فارمولے کے تحت ایک ایسا ریز بم تیار کیا جا رہا تھا جو اپنی رینج میں موجود تمام انسانوں کا خون پلک جھپکنے میں خشک کر دیتا ہے جبکہ اس سے عمارتوں یا کسی بھی بے جان چیز کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور پرنس اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کاروف اس فارمولے کا اینٹی بھی تیار کر رہا تھا جس کے تحت ایسی ریز تیار کی جا رہی تھی جس کا کیپسول اگر کسی انسان کو کھلا دیا جائے تو وہ ریز اس آدمی کے خون میں شامل ہو جاتی تھیں اور پھر اس آدمی پر وہ پہلے والی ریز کئی گھنٹوں تک اثر نہ کر سکتی تھیں جو خون خشک کرتی تھیں اور آخری رپورٹ کے مطابق وہ ایسی ریز تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا جبکہ اینٹی ریز پر کام ابھی جاری تھا کہ اسے ہلاک کر دیا گیا اور اس کی لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی۔ حکومت نے اس سے یہی سمجھا کہ وہ فارمولے بھی ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں پھر قاتلوں کا بھی پتہ نہ چل سکا تھا۔ اس لئے حکومت خاموش ہو گئی"...... سار کو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا لیکن یہ ریڈ سکائی کیا ہے۔ کیا تم اس بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں پرنس۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ سار کو

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ بے حد شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر وہ سرخ جلد والی ڈائری اٹھا لی اور اسے کھول کر ایک بار پھر اس نے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے اور ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں ۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" تھری ایس کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ مترنم اور زبان روسیاہی تھی ۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ۔ مادام سوجانی سے بات ہو سکتی ہے "...... عمران نے کہا ۔

" پاکیشیا سے ۔ یس سر ۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ہیلو ۔ سوجانی بول رہی ہوں "...... چند لمحوں بعد قدرے کرخت اور چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی لیکن آواز بہرحال نسوانی تھی ۔

" پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں اور پاکیشیائی زبان میں سوجانی کا مطلب ہے کہ جس پر سو جان سے فدا ہونا پڑے اس لئے میں تم پر سو جان تو کیا بلکہ ہزار جان سے فدا ہو سکتا ہوں بشرطیکہ تم اپنے گلے میں آئل لگا لو تاکہ تمہاری آواز کی کرختگی جو یقیناً گلے کی گراریوں کو زنگ لگ جانے کی وجہ سے کرخت ہو گئی ہے ۔ آئل لگنے سے نرم پڑ جائے اور پھر تمہاری

میٹھی شہد میں ڈوبی ہوئی مترنم آواز سن کر واقعی مجھے محسوس ہو کہ تم سوجانی ہو "...... عمران کی زبان نجانے کب سے رکی ہوئی تھی اس لئے موقع ملتے ہی پوری رفتار سے رواں ہو گئی ۔

" تمہارے لئے تو میں گلے میں دس ڈرم آئل کے بھی ڈلوا سکتی ہو پرنس چارمنگ "...... دوسری طرف سے اس بار بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا گیا لیکن آواز میں وہ کرختگی بہرحال موجود تھی ۔

" ارے ۔ ارے ۔ پرنس چارمنگ بھی کہہ رہی ہو اور دس ڈرم آئل کی بات بھی سنوا رہی ہو ۔ دس ڈرم آئل جب تمہارے گلے میں پڑیں گے تو پھر کہاں پرنس اور کہاں چارمنگ بلکہ کنگ آئلنگ بننا پڑ جائے گا مجھے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سوجانی کافی دیر تک مسلسل ہنستی رہی ۔

" تمہاری یہی باتیں راتوں کو یاد آ جاتی ہیں اور تم اپنا فون نمبر نہیں بتاتے کہ چلو تمہاری آواز ہی سن کر دل بہلا لیا جائے "۔ سوجانی نے ٹیٹھ عاشقوں کی طرح کہا ۔

" اسی لئے نہیں بتاتا کہ پاکیشیا میں فون سیٹ کے ساتھ جو تاریں منسلک ہوتی ہیں وہ انتہائی کمزور ہوتی ہیں ۔ تمہاری آواز جب ان سے گزرے گی تو یہ تاریں ہی نہیں بلکہ ماسکو سے پاکیشیا کے دارالحکومت تک کے سارے رابطے ٹوٹ پھوٹ جائیں گے ۔ بہرحال بتاؤ کہ آج کل تمہارا اور ریڈ سکائی کا رومانس کس نہج پر پہنچ چکا ہے "۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا مسکراتا ہوا بلیک زیرو بے اختیار

چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" ریڈ سکائی۔ اوہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ وہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور ان سے رومانس کیسے ہو سکتا ہے"...... سوجانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے سنا ہے کہ وہ کافرستان کے قریب جزیرے پر کوئی خصوصی ہتھیار بنا رہے ہیں جس کے لئے نوجوان لڑکیوں کے خون کی ضرورت پڑتی ہے اور اس کے لئے وہ روسیاہ سے ضرور نوجوان لڑکیاں تمہارے ذریعے اغوا کرا رہے ہوں گے اور ظاہر ہے تم تو ایک ایک لڑکی کے لئے نوٹ بھی کروڑوں میں وصول کرتی رہتی ہو گی اس لئے رومانس پورے عروج پر ہو گا کیونکہ تمہارا رومانس صرف دولت سے ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سوجانی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی بجائے سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے کہ تمہیں ریڈ سکائی کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ سنو۔ ویسے تو شاید میں اس کے بارے میں کسی کو نہ بتاتی لیکن اب پرنس چارمنگ کو تو انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اصل مسئلہ کیا ہے۔ وہ بتا۔ ریڈ سکائی تو بہت بڑی تنظیم ہے اور بیک وقت کئی سپاٹ پر وہ کام کرتی رہتی ہے"...... سوجانی نے کہا۔

"کس قسم کے کام"...... عمران نے کہا۔

"یہی سائنسی فارمولے پوری دنیا سے چوری کر کے ان میں سے

ایسے فارمولے جو انقلابی حیثیت رکھتے ہوں انہیں ہتھیاروں کی شکل دے کر وہ سپر پاورز کو فروخت کئے جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ روسیاہ تو روسیاہ۔ ایکریمیا اور دیگر تمام بڑے بڑے ملکوں میں ان کی خفیہ سائنسی لیبارٹریاں موجود ہیں اور جیسے تم نے کافرستان کا حوالہ دیا ہے یقیناً کافرستان میں بھی ان کی کوئی نہ کوئی خفیہ لیبارٹری موجود ہو گی"...... سوجانی نے جواب دیا۔

" میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں سوجانی۔ اس کے بعد بات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور پھر پاکیشیا سے پچاس لڑکیوں کے اغوا سے لے کر جزیرہ سروپ کی چیکنگ اور ساگوف سے ہونے والی تمام گفتگو کے ساتھ ساتھ سارکو کی بتائی ہوئی باتیں بھی بتا دیں۔

" اب بتاؤ کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کون سا فارمولا ہے جس کے لئے اس قدر انسانی خون کی مستقل ضرورت پڑتی ہے اور گھاس کا چکر بھی چل رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم مجھے دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا"...... سوجانی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" کیا آپ کو سارکو کی دی ہوئی تفصیل پر شک ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" سارکو نے جو کچھ بتایا ہے وہ ساگوف سے تو کسی حد تک بہتر ہے اور ایسی ریز ہو سکتی ہے جو انسانی خون خشک کر سکے لیکن یہ

بات کہ اس کے لئے سروپ جزیرے کو منتخب کیا گیا ہے اور پھر
نائران نے وہاں کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے اس سے مجھے
شک پڑتا ہے کہ معاملات وہ نہیں ہیں جو بتائے جا رہے ہیں۔ ایسے
بموں کی تیاری کے لئے تو انتہائی قیمتی مشینری کی ضرورت ہوتی ہے
اور نہ صرف انتہائی قیمتی بلکہ بے شمار مشینری ہو گی اور ایسی مشینری
کو چند گھنٹوں میں بہرحال اکھاڑا نہیں جا سکتا کہ ان کے نشانات
تک نظر نہ آئیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ یہ واقعی انتہائی اہم پوائنٹ
ہے لیکن آپ کا کیا خیال ہے کہ آخر وہاں کیا ہو رہا ہو گا۔ جس کے
لئے اتنی لڑکیاں چاہئیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے خیال میں وہاں لڑکیوں پر کوئی خاص تجربات کئے جاتے
ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان تجربات کے لئے وہاں کی خصوصی
گھاس بھی کام آتی ہو لیکن بہرحال اس کے لئے کسی بڑی مشینری کی
ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کے تجربات"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ سوجانی معلوم کر لے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سوجانی ماسکو میں مخبری کا سب سے بڑا نیٹ ورک
چلاتی ہے اور ایسی ایسی جگہوں پر اس کے مخبر ہیں کہ ابھی جب یہ
رپورٹ دے گی تو تم خود حیران رہ جاؤ گے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی اس سے واقفیت کیسے ہو گئی"...... بلیک زیرو نے کہا
تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سنو گے تو تمہیں یقین نہیں آئے گا۔ یہ تقریباً آٹھ سال پہلے
کی بات ہے کہ میں ایک مشن کے سلسلے میں کام کر رہا تھا تب یہ
سوجانی ایک کلب میں کاؤنٹر پر کھڑی ہوتی تھی۔ انتہائی خوبصورت
اور سمارٹ لڑکی ہے لیکن اس کی آواز میں قدرتی طور پر انتہائی کرختگی
ہے اور اس کرختگی کی وجہ سے اس کا کوئی دوست نہ تھا۔ میں نے
کاؤنٹر پر جا کر اس سے بات کی تو اس نے اپنی آواز کو دانستہ نرم کر
کے بات کرنے کی کوشش کی تو میں اس کا اصل مسئلہ سمجھ گیا اور
میں نے اس کی آواز کی کرختگی کے اسے اتنے فائدے بتائے اور اس
سے فائدے اٹھانے کی اسے ایسی ایسی تراکیب بتائیں کہ سوجانی کی
آنکھیں پھٹ گئیں اور وہ اس قدر خوش ہوئی کہ اس نے میرا کام فوراً
کر دیا۔ اس کے بعد میں ایک بار پھر وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ سوجانی
اب اس کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر ہے۔ میں بے حد حیران ہوا کہ
اتنی جلدی یہ کیسے ہو گیا۔ میں اس سے ملنے گیا تو وہ بے حد خوش
ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے میری تراکیب پر عمل کر کے
صرف لہجہ کرخت بنا کر کلب کے مالک سے فون پر بات کی اور اسے
بتایا کہ وہ ماسکو کی معروف لیکن انتہائی بدنام مجرم سکو بول رہی ہے
لہجے کی مخصوص کرختگی کی وجہ سے کام بن گیا اور مالک اس کلب کو

سیکو کی نمائندہ سوجانی کے ہاتھ انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنے پر آمادہ ہو گیا کیونکہ سیکو کو انکار کرنے کا مطلب تھا کہ وہ خود بھی ہلاک ہو جاتا اور اس کا کلب بھی میزائلوں سے اڑا دیا جاتا۔ اس طرح سوجانی صرف لہجے کی کرختگی کی وجہ سے کلب کی مالکہ بن گئی۔ انتہائی تیز ذہن کی مالکہ ہونے کی وجہ سے اس نے مخبری کا نیٹ ورک قائم کر لیا اور اب اس کا کام انتہائی وسیع پیمانے پر چل رہا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر دو گھنٹوں تک وہ دونوں ایسی ہی باتوں میں مصروف رہے اور دو گھنٹے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور سوجانی کو کال کر لیا۔

"کچھ معلوم ہوا سوجانی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اور تم حیران ہو گے کہ سارکو کو بھی اصل بات کا علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی اس ساگوف کو معلوم ہو گا جبکہ سوجانی نے اصل بات معلوم کر لی ہے"...... سوجانی نے کہا۔

"ظاہر ہے تمہارا کرخت لہجہ سنتے ہی ریڈ سکائی والے سکائی سے زمین پر آ گئے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سوجانی ہنس پڑی۔

"یہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ وہ تو سوجانی کو ایک لمحے میں مسل کر رکھ سکتی ہے لیکن سوجانی کے آدمی وہاں بھی موجود ہیں جہاں ان کا تصور بھی نہیں جا سکتا۔ سنو۔ کافرستان کے قریب سمندر میں جزیرہ سروپ پر واقعی ڈاکٹر کاروف کے فارمولے پر ہی کام ہو رہا تھا لیکن یہ

فارمولا وہ نہیں تھا جو سارکو نے بتایا ہے۔ یہ فارمولا ڈاکٹر کاروف کی لیبارٹری کی تلاش کے دوران دستیاب ہوا تھا۔ یہ فارمولا انتہائی حیرت انگیز ہے۔

"اس فارمولے کے تحت انسانی خون میں ایسی طاقت پیدا کر دی جاتی ہے کہ وہ جب دماغ میں سے گزرتا ہے تو دماغ کے تمام خلیات کو جگا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے انسانی دماغ مافوق الفطرت قوتوں کا حامل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ عام طور پر کوئی بھی انسان اپنے ذہن میں موجود خلیات کا صرف چوتھائی حصہ استعمال کرتا ہے اور جو لوگ تین حصے استعمال کر لیتے ہیں وہ جینیئس کہلاتے ہیں اور بڑے بڑے یادگار کام کرتے ہیں۔ ایسی ایسی انقلابی ایجادیں کرتے ہیں کہ جن کی وجہ سے دنیا میں انقلابی تبدیلیاں آ جاتی ہیں جبکہ اس فارمولے کے تحت ذہن کے سو فی صد خلیئے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

اس طرح یہ فارمولا انسانی ذہن کو سپریم مائنڈ بنانے کا فارمولا ہے اور ریڈ سکائی کو یہ فارمولا اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس کی مدد سے سپریم مائنڈ انسان تیار کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اس فارمولے میں ڈاکٹر کاروف نے ایک ایسے مادے کے بارے میں لکھا تھا جو کسی خاص قسم کی گھاس میں موجود ہوتا ہے اور اسے تازہ حالت میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ریڈ سکائی نے تحقیقات کرائیں تو یہی گھاس کافرستان کے جزیرہ سروپ میں وافر مقدار میں پائی گئی۔

چنانچہ وہاں اس فارمولے پر کام شروع کر دیا گیا لیکن مسلسل تجربات سے معلوم ہوا کہ یہ فارمولا مردوں کی نسبت عورتوں پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ چنانچہ لڑکیوں پر اس کے تجربات شروع کر دیئے گئے لیکن ابھی تک وہ مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکے کیونکہ خون پھٹ جاتا ہے اور لڑکی ہلاک ہو جاتی ہے۔ لیکن بہرحال وہ تین چوتھائی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ وہ جلد ہی سپریم مائنڈ انسان بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر یہ فارمولا سپر پاورز کو انتہائی بھاری دولت کے عوض فروخت کر سکتے ہیں"...... سوجانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں کی آنکھیں اس عجیب و غریب فارمولے کی تفصیل سن کر حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"ویری گڈ سوجانی۔ تم واقعی سوجانی ہو لیکن کیا تمہیں معلوم ہوا ہے کہ اب وہ لوگ کہاں ہیں کیونکہ انہوں نے سروپ جزیرہ خالی کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ریڈ سکائی کے چیف باس نے پوری دنیا میں اس خصوصی گھاس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے معلوم ہو گیا کہ یہ گھاس ناپال کے کسی جنگل جسے کراس وڈ کہا جاتا ہے میں بھی وافر مقدار میں موجود ہے اس لئے اب وہ لوگ بقیہ کام وہاں کریں گے"...... سوجانی نے کہا۔

"کیا یہ حتمی اطلاع ہے"...... عمران نے کہا۔

"سو فیصد حتمی"...... سوجانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ریڈ سکائی کا"...... عمران نے کہا۔

"ماسکو میں ہی ہے لیکن میں اس کے بارے میں کوئی تفصیل تمہیں نہیں بتا سکتی۔ یہ میری مجبوری ہے اس لئے آئی ایم سوری"۔ سوجانی نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ جتنا تم نے معلوم کر کے بتایا ہے یہی ہمارے لئے بہت ہے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسا فارمولا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بہت زبردست آئیڈیا ہے بلیک زیرو۔ اب دیکھو۔ اگر اس فارمولے کے تحت تنویر کے ذہن کے تمام خلیات کام کرنے لگیں تو تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کے چہرے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ اسے واقعی عمران کی بات سمجھ نہیں آئی۔

"وہ سپریم جینئس اور انتہائی عقلمند ہو جائے گا اور نتیجہ یہ کہ وہ ق ن کے انتہائی ادنیٰ سے عہدے سے ہٹ کر جولیا کے برادر عزیز ...علیٰ ترین عہدے پر فائز ہو جائے گا اور پھر بینڈ باجے کا راستہ ...س جائے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بغیر اس فارمولے کے سپریم مائنڈ ہیں۔ تب بھی جولیا کو کوئی فرق نہیں پڑا تو تنویر کی ذہانت سے اسے کیا فرق پڑے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اس کا شاندار آئیڈیا یکلخت ناکام کر دیا گیا ہو۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے کیا آپ اس عجیب و غریب فارمولے کو حاصل کریں گے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں بلیک زیرو۔ یہ فارمولا بہرحال حاصل کرنا ہو گا تاکہ اس پر مزید تجربات کر کے اسے کار آمد بنایا جا سکے اور پھر پاکیشیا کے تمام شہریوں کو اس فارمولے کے تحت جینیئس بنایا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بقول سوجانی۔ یہ فارمولا تو عورتوں کو جینیئس بنا سکتا ہے اور اگر پاکیشیا کی تمام عورتیں سپر جینیئس بن گئیں تو مرد بے چارے کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بچے پالیں گے۔ گھر کی جھاڑ پھونک کریں گے اور کیا کریں گے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فارمولا حاصل کر لیں۔ پھر سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ساتھ تم بھی تیار ہو جاؤ عمران کی سرکردگی میں تم نے ناپال جانا ہے ایک اہم کیس کے سلسلے میں۔ بریفنگ تمہیں عمران دے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کام نہ ہونے کی وجہ سے خوامخواہ اس کیس پر کام کرنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ کیا بد شگونی کی باتیں کر رہے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ جب میں فارمولا لے کر واپس آؤں تو تم چیک دینے سے انکار کر دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ ویسے بھی اس مخصوص فارمولے سے سیکرٹ سروس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی سنجیدگی سے یہ بات کر رہے ہو"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں عمران صاحب۔ واقعی مجھے اس فارمولے میں کوئی ایسی دلچسپی محسوس نہیں ہو رہی کہ آپ باقاعدہ ٹیم لے کر وہاں جائیں"۔

بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں ذہانت کی قدر نہیں ہے۔ لیکن ذہانت بہرحال وہ کچھ کر دکھاتی ہے جو بڑے سے بڑا ہتھیار اور کثیر سے کثیر تعداد میں فوج بھی نہیں کر سکتی۔ اب تم خود سوچو کہ اگر کافرستان کے پاس بہترین سائنس دان، بہترین انجنیئر، بہترین فلاسفر اور بہترین ایجنٹوں کی کثیر تعداد موجود ہو تو کیا ہو گا " ۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں ۔ اوہ ۔ میں اب سمجھا ہوں ۔ واقعی یہ فارمولا انتہائی اہم ہے ۔ اس سے ہم پاکیشیائیوں کو سپریم مائنڈ بنا سکتے ہیں اور ہماری آئندہ نسل اس بے پناہ ذہانت کی وجہ سے پوری دنیا میں سب سے آگے ہو گی ۔ ویری گڈ عمران صاحب آپ واقعی بہت دور کی سوچتے ہیں " ...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اس لئے سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے ذہانت کا کچھ نہ کچھ عنصر میرے دماغ کے اندر بھی پیدا کر دیا ہے لیکن جب سپریم مائنڈ سوچیں گے تو پھر" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں اب اچھی طرح سمجھ گیا ہوں ۔ میرا وعدہ کہ اس فارمولے کے بدلے آپ کو بلینک چیک ملے گا " ...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ بینک یعنی سادہ کاغذ " ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے بڑے سے کمرے میں ایک میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر روسیاہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا آدھے سے زیادہ سر گنجا تھا۔ چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے چوڑا تھا اور چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں لیکن ان آنکھوں میں چمک بھی نمایاں تھی۔ یہ ریڈ سکائی کا چیف باس ساجوف تھا جسے عام طور پر کنگ ساجوف کہا جاتا تھا۔ سامنے میز پر کئی رنگوں کے فون موجود تھے کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس " ...... اس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ستاجو آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف " ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

" ستاجو " ...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات" ...... چیف نے کہا۔

"چیف ۔ میں سٹاجو بول رہا ہوں۔ سٹار آفس کا انچارج سٹاجو" ...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے" ...... اس بار چیف نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ آپ تھری ایس کی مادام ساجانی کو تو جانتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں ۔ کیا ہوا ہے اسے" ...... چیف نے کہا۔

"چیف ۔ اس نے پاکیشیا کے انتہائی خطرناک ترین آدمی علی عمران کو ریڈ سکائی کے ایک مشن کے بارے میں معلومات دی ہیں" ...... سٹاجو نے کہا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ سوجانی ایسا کیسے کر سکتی ہے۔ وہ کیسے ریڈ سکائی کے خلاف مخبری کر سکتی ہے" ...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ اس نے ریڈ سکائی کے خلاف مخبری نہیں کی۔ ریڈ سکائی کے مشن ایس ایم کے خلاف مخبری کی ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم ہے" ...... چیف نے کہا۔

"اس سوجانی اور علی عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو کی

ٹیپ میرے پاس پہنچی ہے وہ میں آپ کو فون پر سنوا دیتا ہوں"۔ سٹاجو نے کہا۔

"ہاں سنواؤ" ...... چیف نے کہا۔

"کچھ معلوم ہوا سوجانی" ...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ پھر اس کا جواب جس عورت نے دیا چیف اس کی آواز میں موجود کرختگی کی وجہ سے فوراً پہچان گیا کہ یہ واقعی سوجانی ہے ان دونوں کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اور چیف ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا یہ گفتگو سنتا رہا۔

"آپ نے سن لی یہ ٹیپ چیف" ...... گفتگو ختم ہونے کے بعد سٹاجو کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ سوجانی نے ریڈ سکائی کے خلاف براہ راست مخبری نہ کر کے اپنی جان بچا لی ہے لیکن اسے مشن ایس ایم کے بارے میں معلومات کہاں سے حاصل ہوئی ہیں" ...... چیف نے کہا۔

"چیف ۔ میں نے اس پر انکوائری کی ہے اور آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مشنز ریکارڈ روم کا انچارج سولروف سوجانی کا ایجنٹ ہے۔ اس نے پوری تفصیلات سوجانی کو پہنچائی ہیں" ...... سٹاجو نے کہا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ سولروف بھی مخبر ہو سکتا ہے تو پھر اور کس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے" ...... چیف نے کہا۔

"مجھے بھی پہلے اس بات پر یقین نہ آیا تھا چیف ۔ لیکن پھر اس

سولروف اور سوجانی کے درمیان ہونے والی گفتگو کی ٹیپ مجھ تک پہنچ گئی تو مجھے یقین آگیا"...... ستاجو نے کہا۔

"اس سولروف کو غداری کی انتہائی عبرت ناک سزا ملنی چاہئے"۔ چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی چیف۔ لیکن کیا سوجانی کو اس کی کوئی سزا نہیں دی جائے گی"...... ستاجو نے کہا۔

"سوجانی ہمارے بھی کام آتی رہتی ہے اور پھر اس نے ریڈ سکائی کے خلاف مخبری کرنے سے صاف انکار کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہم سے غداری نہیں کر سکتی مگر اس کے باوجود اسے بہرحال اتنی سزا ضرور ملنی چاہئے کہ اسے معلوم ہو سکے کہ ریڈ سکائی کے کسی مشن کے خلاف مخبری کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے اس لئے تم اس کی ایک آنکھ نکال دو اور اسے بتا دو کہ اسے کس بات کی یہ سزا دی جا رہی ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا اور ساتھ پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈبلیو ون سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف باس فرام دس اینڈ"...... چیف باس نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی

مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم کراس وڈ میں ایڈجسٹ ہو گئے ہو یا نہیں"...... چیف باس نے پوچھا۔

"ابھی ایڈجسٹ ہو رہے ہیں چیف۔ آج صبح ہی تو ہم یہاں پہنچے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس فارمولے پر مزید کتنا کام رہ گیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"باس۔ ڈاکٹر کرائن مسلسل تجربات کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اب وہ کامیابی کے کافی قریب پہنچ چکے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو ماہ اور لگیں گے"...... ڈبلیو ون نے کہا۔

"ناپالی لڑکیوں کے سلسلے میں کام مکمل ہو گیا ہے یا نہیں"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ناپال کے دارالحکومت مانڈو کے ایک گروپ سے بات چیت ہو رہی ہے۔ یہ گروپ مانڈو کا انتہائی طاقتور گروپ ہے۔ امید ہے کہ بات بن جائے گی"...... ڈبلیو ون نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے فارمولے کے بارے میں تفصیلات کا علم ہو چکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے کراس وڈ پہنچ جائے۔ وہاں میں نے انتظامات تو لیے کر دیئے ہیں کہ وہ لوگ چاہے کچھ بھی کر لیں تم لوگوں تک نہیں پہنچ سکتے لیکن اس کے باوجود میں وہاں سپیشل گروپ کو بھجوا یتا ہوں۔ انہیں جنگل میں کام کرنے کا وسیع تجربہ حاصل ہے اور وہ

وہاں ایسے آلات بھی استعمال کر سکتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
خاتمہ یقینی طور پر ہو سکتا ہے۔ سپیشل گروپ کی چیف مارگی تم سے
رابطہ کرے گی۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف ۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... ڈبلیو ون نے
جواب دیا۔

"بہرحال ڈاکٹر کرائن کو میری طرف سے کہہ دو کہ وہ جس قدر
جلد ہو سکے اس فارمولے ایس ایم کو مکمل کرے اور تم نے بھی
سکیورٹی کے معاملے میں انتہائی ہوشیار رہنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور
رکھا اور پھر سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد
دیگرے چند نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارگی سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند
لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"مارگی لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... چیف نے کہا۔

"ہیلو چیف ۔ مارگی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی

کے بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارگی۔ ڈبلیو ون ناپال کے کراس وڈ جنگل میں ایک اہم
فارمولے پر کام کر رہا ہے لیکن اس فارمولے میں پاکیشیا سیکرٹ
سروس بھی دلچسپی لے رہی ہے اور اسے اس بارے میں تفصیلات بھی
مل گئی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کراس وڈ پہنچ جائیں۔ تم
اپنے گروپ کو لے کر ناپال کے دارالحکومت مانڈو پہنچ جاؤ ۔ تمام
ضروری آلات جو جنگل میں کام آ سکتے ہوں ساتھ لے جانا۔ مانڈو میں
بڑا مشہور ہوٹل رائل ہوٹل ہے اس کا مالک اور مینجر مارٹن ہے اور
مارٹن ہمارا آدمی ہے۔ کراس وڈ میں تمام انتظامات مارٹن کے ذریعے
ہی کرائے گئے ہیں۔ مارٹن تمہیں کراس وڈ میں ڈبلیو ون تک پہنچا
دے گا لیکن تم نے لیبارٹری کے اندر نہیں جانا بلکہ باہر سے اس کی
اس انداز میں حفاظت کرنی ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں
پہنچے تو انہیں فوری طور پر ہلاک کر سکو"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتی ہو"۔
چیف نے کہا۔

"یس چیف ۔ بہت اچھی طرح ۔ میں پاکیشیا میں بھی دو سال تک
روسیاہی ایجنٹ کے طور پر کام کر چکی ہوں لیکن میرا ان سے ٹکراؤ
کبھی نہیں ہوا البتہ ان کے کارناموں کے بارے میں سنتی رہی

ہوں ..... مارگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا لیڈر ایک انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران ہے۔ کیا اسے جانتی ہو تم" ..... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اس عمران سے میں کئی بار مل چکی ہوں۔ یہ بظاہر انتہائی احمق اور مسخرہ آدمی ہے لیکن دراصل وہ خطرناک حد تک ذہین اور شاطر آدمی ہے" ..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہی علی عمران ہی وہاں بھی ٹیم کا لیڈر ہو گا اور اسے تم نے خاص طور پر ٹارگٹ بنانا ہے۔ معمولی سی کوتاہی کا مطلب تم جانتی ہو کیا ہوتا ہے" ..... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ جنگل میں مارگی اور سپیشل گروپ کا مقابلہ پاکیشیا کی پوری فوج بھی نہیں کر سکتی۔ دو چار آدمی کیا کر لیں گے" ..... مارگی نے کہا۔

"اوکے۔ تم فوراً روانہ ہو جاؤ" ..... چیف نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا لیکن جدید ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریڈ سکائی چیف کالنگ۔ اوور" ..... چیف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ مارٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور" ..... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل گروپ مارگی کی سربراہی میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ تم نے اسے کراس وڈ میں ڈبلیو ون کے پاس پہنچانا ہے۔ اوور" ..... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن سپیشل گروپ کو کیوں بھیجا جا رہا ہے چیف اوور" ..... مارٹن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیونکہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے لئے کراس وڈ پہنچ رہی ہے۔ اوور" ..... چیف نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ جس کا لیڈر علی عمران نامی آدمی ہے۔ اوور" ..... مارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو۔ اوور" ..... چیف نے چونک کر پوچھا۔

"یس چیف۔ ان کا ایک خاص آدمی بکرم یہاں مانڈو میں موجود ہے وہ لوگ یہاں آئیں گے تو لازماً اس بکرم سے رابطہ کریں گے اور بکرم کے کلب میں میرے مخبر موجود ہیں اس لئے مجھے لازماً ان کی آمد کے بارے میں علم ہو جائے گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں مانڈو میں ہی ان کا خاتمہ کرا سکتا ہوں۔ اوور" ..... مارٹن نے کہا۔

"کس کے ذریعے کراؤ گے۔ اوور" ..... چیف نے کہا۔

"یہاں بے شمار ایسے گروپ موجود ہیں چیف۔ جو ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ اوور" ..... مارٹن نے کہا۔

"لیکن تم نے خود کسی صورت سامنے نہیں آنا۔ ورنہ وہ تمہارے

ذریعے بہت سے مفادات حاصل کر لیں گے۔ وہ اسی انداز میں کام کرتے ہیں۔ اوور"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے سامنے آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور اب آپ کے حکم کے بعد تو میں اس کام کے لئے بھی کوئی پارٹی درمیان میں ڈال دوں گا اس طرح وہ مجھ تک کسی صورت بھی نہ پہنچ سکیں گے۔ اوور"۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

"اوکے۔ لیکن مارگی کے کراس وڈ پہنچنے سے پہلے تم نے کوئی حرکت نہیں کرنی۔ اوور"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ جو سیٹ اپ اس نے کر دیا ہے۔ اس سیٹ اپ کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی صورت کراس وڈ میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

ناپال کے دارالحکومت مانڈو کے بین الاقوامی ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے علاوہ جوزف اور جوانا بھی موجود تھے۔ وہ ابھی پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے یہاں پہنچے تھے۔ ابھی وہ پبلک لاؤنج میں کھڑے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ ایک نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"میرا نام نریندر ہے جناب اور مجھے بکرم نے بھیجا ہے"۔۔۔ نوجوان نے عمران کے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں پہچان کیسے لیا جبکہ میں تمہیں پہلی بار دیکھ رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس بکرم نے کہا تھا کہ پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ میں جو مردانہ چہرہ سب سے معصوم اور بھولا بھالا نظر آئے وہی علی عمران

صاحب ہوں گے"...... نوجوان نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے سارے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں میرے علاوہ باقی سب چہرے خرانٹ نظر آرہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ باس بکرم نے کہا تھا کہ سب سے زیادہ معصوم اور بھولا بھالا"...... نوجوان نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بکرم خود کیوں نہیں آیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے ایک انتہائی ضروری کام کرنا تھا۔ وہ آپ سے بعد میں ملیں گے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"اوکے۔ چلو کہاں جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرے پیچھے آیئے"...... نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ بکرم کون ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"تمہارے چیف کا نمائندہ"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہاں ناپال میں بھی نمائندہ موجود ہے۔ یہاں پاکیشیا کے خلاف کیا ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں عملی طور پر کافرستان کا ہولڈ ہے اس لئے کسی بھی وقت

کچھ ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سٹیشن ویگن میں بیٹھ کر ایک نئی تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئے۔ کالونی میں کہیں کہیں کوٹھیاں بنی ہوئی تھیں اور زیادہ تر پلاٹ خالی پڑے ہوئے تھے۔ دو تین کوٹھیاں ابھی زیر تعمیر تھیں۔

"یہ کون سی کالونی ہے"...... عمران نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے نریندر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"داس کالونی"...... نریندر نے مختصر سا جواب دیا اور پھر اس نے ایک نو تعمیر شدہ لیکن خاصی بڑی کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ پر سٹیشن ویگن روک دی اور تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا تو سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مسلح ناپالی باہر آگیا۔

"پھاٹک کھولو"...... نریندر نے اس ناپالی سے کہا۔

"یس سر"...... ناپالی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور نریندر سٹیشن ویگن اندر لے گیا۔ وہاں پورچ میں دو نئے ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ نریندر نے سٹیشن ویگن ان کاروں کے پیچھے روک دی۔

"آیئے جناب"...... نریندر نے کہا اور سٹیشن ویگن کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔ وہ ناپالی بھی پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف آرہا تھا۔

"یہ یہاں کا ملازم اور چوکیدار ہے جناب۔ اس کا نام پرشاد ہے۔

یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ کوٹھی میں آپ کے مطلب کی تمام چیزیں پہنچا دی گئی ہیں سوائے۔ میں آپ کو دکھاؤں"۔۔۔ نریندر نے کہا اور پھر وہ پرشاد سے مخاطب ہو گیا۔

"پرشاد۔ یہ باس کے وہ مہمان ہیں جو پاکیشیا سے آئے ہیں۔ تم نے ان کی خدمت کرنی ہے"۔۔۔ نریندر نے اس ناپالی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میں آپ کا خادم ہوں"۔۔۔ ناپالی پرشاد نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلو ایک تو خادم ملا۔ ورنہ یہاں تو جس سے بات کرو وہی مخدوم بن جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر نریندر کے پیچھے عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی واقعی شاندار انداز میں تعمیر کی گئی تھی اس میں نہ صرف ملبوسات موجود تھے بلکہ میک اپ کا جدید ترین سامان اور انتہائی حساس اسلحے سمیت عام اسلحہ سب کچھ موجود تھا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے۔ باس بلرم جلد ہی آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوں گے"۔۔۔ نریندر نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت سٹنگ روم میں بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اصل مشن کیا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہی ہر بار مسئلہ ہوتا ہے کہ بار بار بھکاری بن کر اس سے

پوچھنا پڑتا ہے۔ چیف بھی اتنا کہہ کر فارغ ہو جاتا ہے کہ عمران تمہیں بریف کر دے گا اور یہ پروں پر پانی ہی پڑنے نہیں دیتا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کب پروں پر پانی ڈالنے سے منع کیا ہے۔ بولو۔ کب منع کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو پھر بتاؤ کیا مشن ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اگر تم نے میری بات پر یقین نہ کیا تو پھر کیا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات پر یقین نہ کیا جائے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر سنو۔ چیف چاہتا ہے کہ سیکرٹ سروس کے تمام کنواروں کی شادیاں کروا دے لیکن اس سے پہلے ان کے خون میں ایسی کیمیائی تبدیلیاں پیدا کر دی جائیں جس سے ان کے دماغ کے تمام خلیات کام کرنے لگ جائیں اور وہ سپر جینئیس دوسرے لفظوں میں سپریم [illegible] ہو جائیں۔ آپ سب تو ویسے بھی سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں اس لئے جو بچے پیدا ہوں گے وہ بہادری میں بھی یکتا اور دماغی طور پر بھی سپر جینئیس ہوں گے۔ یہ بچے جب بڑے ہوں گے تو سیکرٹ سروس کے اراکین کو ہلاک کر دیا جائے گا اور یہ نوجوان نسل سیکرٹ سروس کی ممبر بن جائے گی اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے سپر جینئیس اور بہادر سیکرٹ سروس ہو گی۔ یہ ہے اصل

منصوبہ تمہارے چیف کا ...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اس کے لئے نایال آنے کا کیا فائدہ" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صفدر سمیت سب کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے کہ انہیں عمران کی بات کا ایک فیصد بھی یقین نہیں آیا تھا اور تھی بھی ایسی ہی بات جو ان کے لئے یقین کے قابل ہی نہ تھی۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ نایالی لڑکیاں بے حد بہادر ہوتی ہیں" ...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن پھر تو چیف پوری سیکرٹ سروس کو یہاں بھجوا دیتا۔ جب نعمانی، چوہان، صدیقی اور خاور تو ساتھ نہیں آئے۔ ان کی جگہ آپ جوزف اور جوانا کو لے آئے ہیں" ...... صفدر نے کہا۔

"جولیا کو جو اس نے ساتھ بھیج دیا ہے۔ جولیا ان کے لئے انتخاب آسانی سے کر لے گی" ...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں سوائے بکواس کرنے کے اور بھی کچھ آتا ہے" ...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"دیکھا۔ میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ میری بات پر کسی کو یقین نہیں آتا۔ اب بولو" ...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... عمران نے کہا۔

"بکرم بول رہا ہوں عمران صاحب" ...... دوسری طرف سے بکرم کی آواز سنائی دی۔

"چلو تم نے بھی۔ تمہاری آواز سے تو ملاقات ہو گئی" ...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ دراصل میں آپ کے ہی مسئلے میں الجھا ہوا تھا۔ یہاں ایک گروپ ہے جسے ڈرگو گروپ کہا جاتا ہے۔ انتہائی خوفناک پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اسے آپ کے خلاف ہائر کیا گیا تھا لیکن مجھے اطلاع مل گئی۔ ڈرگو گروپ کا چیف ڈرگو میرا بہترین دوست رہا ہے۔ میں نے اسے فون کر کے کہا کہ آپ لوگ میرے مہمان ہیں اس لئے وہ سامنے نہ آئے جس پر ڈرگو نے کہا کہ چونکہ اس نے بکنگ کر لی ہے اس سے وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا ورنہ اس کے گروپ کی ساکھ خراب ہو جائے گی جس پر میں نے اسے کہا کہ فوری طور پر وہ ہاتھ اٹھا لے۔ پھر بات چیت میں کوئی فیصلہ کر لیں گے۔ چنانچہ اس نے وعدہ کر لیا کہ وہ اپنے گروپ کو ایئرپورٹ نہیں بھیجے گا اور نہ ہی آج کوئی کارروائی کرے گا۔ میں نے نریندر کو آپ کے پاس بھجوا دیا اور خود ڈرگو سے بات کرنے چلا گیا۔ بڑی مشکل سے اس نے صرف اتنا تسلیم کیا ہے کہ وہ کل صبح تک کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ اس کے بعد وہ آزاد ہو گا۔ میں نے اسے بتایا کہ اس کا سارا گروپ بھی ختم ہو سکتا ہے لیکن اس نے میری بات کا برا منایا۔ بہرحال میری اصل کوشش تو یہی تھی کہ کسی طرح اس پارٹی کا پتہ چلایا جائے جس نے اسے بک کیا ہے لیکن آپ جانتے ہیں

کہ ایسے لوگ اصل پارٹی کے بارے میں ہوا بھی نہیں لگنے دیتے۔
اس لئے آج رات تک تو آپ محفوظ ہیں لیکن صبح سے پہلے پہلے آپ نہ
صرف میک اپ تبدیل کرنے ہوں گے بلکہ لباس بھی بدل لیں
اور پھر آپ کو اس کوٹھی کے خفیہ راستوں سے نکال کر ایک او
پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے گا جہاں آپ محفوظ رہیں گے۔ میں نے اسی
لئے فون کیا ہے کہ آپ کو تفصیل بتا دوں"...... بکرم نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈرگو کہاں ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب۔ یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ میں نہیں
چاہتا کہ آپ اس سے ٹکرائیں"...... بکرم نے کہا۔

"میں خود بھی نہیں چاہتا کہ میں فضولیات میں الجھا رہوں۔
ہم یہاں چھپ کر بیٹھنے نہیں آئے اور ویسے بھی مانڈو میں ہمارا کو
مشن نہیں ہے۔ ہم نے کراس وڈ جانا ہے۔ وہاں کے بارے میں
نے کیا کیا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کراس وڈ میں چار قبیلے رہتے ہیں جن میں سے نارگی قبیلہ سب
سے بڑا اور طاقتور قبیلہ ہے۔ اس کے سردار کا نام کامبو ہے۔ میں نے
کامبو کو ایک خاص آدمی کے ذریعے بلوایا ہے۔ وہ کل مانڈو پہنچے گا
اس سے بات ہو گی"...... بکرم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ یہ ڈرگو کہاں موجود ہے"...... عمران
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ نے اسے چھیڑا تو صبح تک کا معاہدہ ختم
بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے پلیز آپ میری بات مان لیں"...... بکرم
نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بات کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ صرف
معلومات کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ڈرگو اور اس کے گروپ کا اڈا رائل کلب ہے۔ مانڈو کی شاہراہ
گارسان پر واقع ہے یہ رائل کلب انتہائی تھرڈ کلاس انداز کا کلب ہے۔
ڈرگو اس کا مالک ہے اور اس کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ڈرگو اپنے
گروپ کے ساتھ رہتا ہے لیکن ان تہہ خانوں میں کوئی نہیں جا سکتا۔
ڈرگو خود کسی سے نہیں ملتا اور نہ ہی اس کے گروپ کے آدمی ملتے
ہیں"...... بکرم نے کہا۔

"گروپ کتنے افراد پر مشتمل ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈرگو کے علاوہ آٹھ افراد ہیں جو دنیا کے انتہائی چھٹے ہوئے
غنڈے، لڑاکا اور خوفناک قاتل ہیں"...... بکرم نے جواب دیا۔

"تم نے ڈرگو سے کہاں ملاقات کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے لئے اس نے خصوصی احکامات دیئے تھے اس لئے مجھے
نیچے تہہ خانوں میں لے جایا گیا تھا لیکن میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر
لے جایا گیا تھا اور پھر اسی حالت میں میری واپسی ہوئی تھی"۔ بکرم
نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے لیکن ہم اسی پوائنٹ پر رہیں گے اور یہاں

سے کسی اور جگہ نہیں جائیں گے۔ تم اس سردار کو یہیں لے آنا۔
عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو۔ میں جوزف اور جوانا کے ساتھ جا کر اس ڈرگو سے دو چار باتیں کر آؤں"...... عمران نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی ساتھ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں اور نہ ہم نے وہاں کوئی تماشہ کرنا ہے۔ میں صرف اس ڈرگو سے وہ پارٹی معلوم کرنا چاہتا ہوں جس کی اس نے بکنگ کی ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ ہماری یہاں آمد کے بارے میں پہلے سے انہیں معلوم تھا اور انہوں نے ہمیں روکنے کا بھرپور انتظام کر رکھا تھا۔ جبکہ چیف نے اچانک اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ چیف کے اس فیصلے کی اطلاع ان لوگوں تک کیسے پہنچی ہے۔
عمران نے خشک لہجے میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جو مشن بتایا ہے کیا وہ واقعی درست ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس حد تک کہ ہمیں کراس وڈ نامی جنگل میں جا کر روسیاہی گروپ سے ایک فارمولا حاصل کرنا ہے جو روسیاہ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر کاروف کی ایجاد ہے اس فارمولے سے سپر جینئیس لوگ تیار کئے جانے مقصود ہیں۔ پہلے اس فارمولے پر کام کافرستان

کے سمندر میں واقع ایک جزیرے سروپ میں کیا جا رہا تھا۔ ان تجربات کے لئے پاکیشیائی لڑکیوں کو اغوا کر کے وہاں لے جایا جا رہا تھا۔ پھر جب سینک کلرز نے وہاں ان لڑکیوں کو اغوا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی تو سروپ جزیرے سے سیٹ اپ ختم کر کے یہاں ناپال کے جنگل کراس وڈ میں اس فارمولے پر کام شروع کیا گیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا روسیاہی حکومت اس فارمولے پر کام کر رہی ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ روسیاہ کی ایک پرائیویٹ بین الاقوامی تنظیم ہے ریڈ سکائی۔ وہ اس فارمولے پر کام کر رہی ہے۔ وہ ایسے فارمولوں پر کام کر کے انہیں سپر پاورز کو فروخت کرتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ فارمولا وہ روسیاہ میں بھی تو مکمل کر سکتے تھے اس کے لئے کافرستان کے جزیرے اور اب ناپال کے جنگل میں کیوں کام کیا جا رہا ہے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس لئے کہ اس فارمولے میں کوئی خاص قسم کی گھاس کام آتی ہے اور یہ گھاس سروپ جزیرے پر موجود تھی یا کراس وڈ جنگل میں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ یہ طے شدہ بات ہے۔

خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے اچانک بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور وہ بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ایک کار میں سوار راکی کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران چونکہ پہلے کئی بار مانڈو آ چکا تھا اس لئے اسے مانڈو کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔ اس وقت کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا۔ سائیڈ سیٹ پر تنویر اور عقبی سیٹوں پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کی جیبوں میں صرف مشین پسٹل تھے۔

"ہم نے اس ڈرگو سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنا"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار راکی کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ بنی ہوئی تھی لیکن اس میں کاروں کی تعداد بے حد کم تھی۔ عمران، تنویر نے مقامی میک اپ کر لئے تھے جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اپنے اصل چہروں میں ہی تھے۔ عمران نے کار روکی اور پھر جب سب نیچے اتر آئے تو اس نے کار کو لاک کیا۔ کلب میں آنے جانے والے واقعی مقامی غنڈے تھے۔ ان میں عورتیں بھی شامل تھیں لیکن وہ

اپنے انداز سے ہی گھٹیا طبقے کی نظر آ رہی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہال میں داخل ہوا تو ہال مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں ہر قسم کی منشیات کھلے عام استعمال کی جا رہی تھیں اور گھٹیا شراب کی بو پورے ہال میں پھیلی ہوئی تھی۔ چار تنو مند غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے چاروں کونوں میں موجود تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو غنڈے نما آدمی موجود تھے جن میں سے ایک ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا ویسے ہی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اس طرح ہال کا جائزہ لے رہا تھا جیسے اسے یہاں سروے کے لئے کھڑا کیا گیا ہو۔

"ڈرگو سے کہو کہ سراندیس سے گومو اپنے ساتھیوں سمیت آیا ہے"...... عمران نے قریب جا کر غنڈوں کے مخصوص انداز اور لہجے میں کہا۔

"چیف باس کسی سے نہیں ملتا۔ چاہے وہ کنگ ہی کیوں نہ ہو۔ تم کلب کے مینجر کارسن سے مل لو"...... اس غنڈے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کہاں بیٹھتا ہے کارسن"...... عمران نے کہا۔

"دائیں ہاتھ راہداری میں"...... اس غنڈے نے جواب دیا۔

"کیا نیچے جانے کا راستہ بھی اس راہداری سے ہی ہے"۔ عمران نے کہا تو وہ غنڈہ بے اختیار چونک پڑا۔

"نیچے جانے کے لئے۔ کیا مطلب"...... غنڈے نے پہلی بار سینے

پر باندھے ہوئے ہاتھ کھولتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کارسن تمہارے چیف سے بات کرے اور وہ ہمیں نیچے اپنے آفس میں بلوا لے۔اس لئے پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... اس نے جواب دیا۔

"آؤ"...... عمران نے راہداری کی طرف مڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر راہداری میں داخل ہو کر وہ آگے بڑھے جہاں دو مسلح غنڈے موجود تھے اور ایک کمرے کا دروازہ بھی تھا۔ البتہ راہداری کے آخر میں دیوار تھی۔

"ہمیں کارسن سے ملنا ہے۔کاؤنٹر سے ہمیں بھیجا گیا ہے"۔ عمران نے ان مسلح غنڈوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔جاؤ"...... ان غنڈوں نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخر میں ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر چھوٹا تھا اور تنگ پیشانی تھی اور سر پر بالوں کی ٹوکریاں سی رکھی نظر آ رہی تھیں۔آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے آڑھے ترچھے مندمل نشانات کی تعداد بھی خاصی تھی۔وہ فون کا رسیور کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

"کون ہو تم"...... اس نے عمران اور اس کے پیچھے اس کے

ساتھیوں کو دیکھ کر رسیور رکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کارسن ہے اور تم اس کلب کے مینجر ہو"...... عمران نے بڑے کھلنڈرے سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔مگر تم کون ہو۔کیوں آئے ہو"...... کارسن نے جواب دیا۔

"ہمیں کاؤنٹر سے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے۔ ہمارا تعلق سر اندیس سے ہے۔میرا نام گومو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے ڈرگو سے مل کر ایک بڑے کام کی بکنگ کرانی ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسی بکنگ"...... کارسن نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں کچھ اہم افراد کو ہلاک کرانا ہے۔منہ مانگا معاوضہ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ۔ بکنگ میں کرتا ہوں۔چیف نہیں کرتا۔بولو"...... کارسن نے کہا۔

"کیا پاکیشیا سے آنے والے افراد کو فنش کرنے کی بکنگ بھی تم نے کی تھی"...... عمران نے کہا تو کارسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا مطلب۔ تمہیں کیسے اس بارے میں معلوم ہوا ہے"...... کارسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسی وجہ سے تو ہم سرانڈیس سے یہاں آئے ہیں کیونکہ جو لوگ پاکیشیائیوں کے خلاف بکنگ کر سکتے ہیں وہ ہمارا کام بھی کر سکتے

ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" تم اپنی بات کرو مسٹر گوموں۔ فضول باتوں کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے"...... کارسن نے کہا۔

" سوال کا جواب دینے پر آگے بات ہو سکتی ہے اور جواب دینے میں کتنا وقت لگتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ان کے خلاف بکنگ چیف نے براہ راست کی ہے"۔ کارسن نے جواب دیا۔

" تو پھر ہمیں چیف تک پہنچا دو یا اسے یہاں بلا لو"...... عمران نے کہا۔

" دونوں باتوں ناممکن ہیں اور سنو۔ میرے پاس واقعی وقت نہیں ہے اس لئے جو کچھ کہنا ہے جلدی سے کہہ ڈالو"...... کارسن نے اس بار بڑے جارحانہ لہجے میں کہا۔

" جوزف ۔ تم دروازہ بند کر دو اور جوانا۔ تم اس کارسن سے معلوم کرو جبکہ میں خود چیک کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں سے لازماً کوئی نہ کوئی خفیہ راستہ تہہ خانوں میں جاتا ہو گا"...... عمران نے پاکیشائی زبان میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوزف نے مڑ کر بھاری دروازہ لاک کر دیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

" یہ ۔ یہ کیا مطلب ۔ یہ کیا کر رہے ہو ۔ ادھر آؤ"...... کارسن نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا میز

کے اوپر سے گھسٹ کر میز کے سامنے فرش پر آ گرا جبکہ عمران نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف موجود کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرہ چھوٹا سا تھا اور بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ دوسری طرف دروازہ تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں جو کافی گہرائی میں پہنچ کر ایک دروازے پر ختم ہو رہی تھیں۔ دروازہ بند تھا لیکن عمران دروازے کی ساخت دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ کسی تہہ خانے کا دروازہ ہے۔ وہ واپس مڑا اور جب وہ آفس میں پہنچا تو کارسن کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی اور وہ میز کی دوسری طرف درمیان میں بچھے قالین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔

" کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یس ماسٹر۔ اس نے بتایا ہے کہ عقبی کمرے سے سیڑھیاں نیچے جا کر تہہ خانے کے دروازے پر پہنچتی ہیں لیکن دروازہ اندر سے کھل سکتا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب سیڑھیاں اترتے ہوئے اس دروازے تک پہنچ گئے ۔ دروازے کے درمیان لاک کا سوراخ موجود تھا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" سب اپنے اپنے مشین پسٹل نکال لو اور تیار رہو۔ ہم نے صرف ڈرگو کو زندہ رکھنا ہے باقی سب کو ختم کر دینا ہے اور ڈرگو یقیناً کسی

علیحدہ کمرے میں ہوگا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر
ہلا دیئے تو عمران نے مشین پسٹل کی نال لاک کے سوراخ پر رکھی
اور ہاتھ کو ذرا سا ٹیڑھا کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے
کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی لاک خود بخود کھلتا چلا گیا۔
عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک
چھوٹی سی راہداری تھی جو مڑ کر ایک بڑے ہال میں ختم ہو رہی تھی۔

"کون ہے۔ یہ کیسی آواز ہے"...... کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی
دی اور جب عمران اور اس کے ساتھی راہداری کے آخری سرے پر
پہنچے تو دو دیو ہیکل آدمی دوڑتے ہوئے راہداری کے سامنے آئے ہی
تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی
وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔

"تنویر تم ساتھیوں سمیت دروازہ سنبھالو"...... عمران نے کہا
اور اچھل کر آگے بڑھا۔ یہ ایک بڑا ہال تھا جس میں سائیڈوں پر
صوفے بچھے ہوئے تھے۔ یہ سب صوفے خالی تھے جبکہ ایک سائیڈ پر
ایک اور راہداری تھی جس کے آخر میں ایک لوہے کا بند دروازہ تھا
جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

تنویر، جوزف اور جوانا تو ہال میں داخل ہو کر ان صوفوں کی
طرف بڑھ گئے جبکہ عمران دوڑتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے وہاں بھی دروازے کے لاک کو مشین پسٹل سے توڑا اور
لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہوا تو سامنے صوفے پر

نیم دراز ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔ اس کے ایک
ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے ایک
رسالہ پکڑا ہوا تھا۔ عمران کے اچھل کر اندر داخل ہوتے ہی وہ ایک
جھٹکے سے سیدھا ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔ بوتل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی
تھی۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہاں کیسے آگئے ہو۔ کیا مطلب"...... اس
آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ڈرگو ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... اس بار
اس آدمی نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ سامنے میز پر پھینک دیا۔

"اپنے ہاتھ جیبوں سے باہر رکھنا ڈرگو۔ میں نے تم سے صرف چند
باتیں کرنی ہیں ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اسی
لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوانا تھا اور ان دونوں کو
دیکھ کر ڈرگو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مزید بڑھ گئے۔

"تمہارے سارے قاتل ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ سمجھے۔
اس لئے یہاں کوئی نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا تو ڈرگو یکلخت
اٹھتا ہوا عمران کی طرف انتہائی جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔ اس کا
انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے بارے میں سن کر ذہنی طور پر

پاگل سا ہو گیا ہے لیکن جیسے ہی وہ قریب آیا تو عمران کا ہاتھ گھوما اور
ڈر گو چیختا ہوا اچھل کر عقب میں صوفے پر جا گرا تو جوزف بجلی کی سی
تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈر گو سنبھلتا جوزف نے
اس کی گردن پکڑی اور اٹھا کر ایک جھٹکے سے نیچے پھینک دیا تو ڈر گو
کا چہرہ یکلخت مسخ ہوتا چلا گیا۔ جوزف تیزی سے جھکا اور اس نے ایک
ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز
میں جھٹکا دیا تو ڈر گو کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا
شروع ہو گیا لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔
"اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور رسی تلاش کر کے اسے کرسی سے
باندھ دو۔ یہ موٹے دماغ کا آدمی ہے اس لئے اس سے پوچھ گچھ میں
وقت لگ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا مڑا اور
کمرے سے باہر چلا گیا۔
"جوانا تم بھی باہر تنویر کے پاس رکو۔ ہو سکتا ہے کہ اوپر اطلاع
پہنچ جائے اور غنڈے یہاں پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا تو جوانا سر
ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا تو اس کے
ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔
"یہ کہاں سے مل گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ یہاں آسانی سے رسی نہ مل سکے گی کیونکہ
بظاہر یہاں اس کا کوئی کام نہ تھا۔
"یہاں باقاعدہ سٹور بنا ہوا ہے جس میں اور بھی بنڈل موجود

ہیں"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
پھر جوزف نے ڈر گو کو ایک کرسی پر بٹھا کر اسے رسی سے جکڑ دیا۔
"اب اس کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے
ایک ہاتھ سے ڈر گو کا ناک اور منہ دونوں بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد
ڈر گو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو
جوزف نے ہاتھ ہٹا لیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا جبکہ عمران ڈر گو کے
سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔
"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"۔
ڈر گو نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے رک
رک کر کہا۔
"ہم وہی پاکیشیائی ہیں جن کو ہلاک کرنے کی بکنگ تم نے کی
ہے۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ڈر گو
کو ایک زوردار جھٹکا سا لگا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تو بکرم نے غداری کی ہے۔ میں اس کا خون پی جاؤں
گا۔ کاش میں بکرم کی بات نہ مانتا"...... ڈر گو نے کہا۔
"اگر نہ مانتے تو اب تک تم گٹڑ میں کیڑوں کی خوراک بن چکے
ہوتے۔ اب تم صرف یہ بتا دو کہ تمہیں ہمارے خلاف کس پارٹی
نے بک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ بکنگ میرا مینجر کارسن کرتا ہے۔ میں نہیں
جانتا"...... ڈر گو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اب ذہنی طور پر

سنبھل گیا تھا۔

"کارسن سے پوچھ گچھ کر کے اسے اس کے آفس میں ہم نے ہلاک کر دیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ بکنگ کارسن نے نہیں کی بلکہ براہ راست تم نے کی ہے اور سنو۔ تمہارے سارے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے تمہاری چیخیں سن کر بھی یہاں کوئی نہیں آئے گا۔ اگر تم موت سے بچنا چاہتے ہو تو ٹھیک ٹھیک بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ ہی میں بتا سکتا ہوں۔ تمہارا جو جی چاہے کر لو اور یہ سن لو کہ یہاں ہونے والی ہر حرکت اور یہاں ہونے والی ہر بات میرے گروپ تک پہنچ رہی ہو گی۔ اس لئے تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر کسی بھی لمحے قیامت ٹوٹ پڑے گی"...... ڈرگو نے الٹا عمران کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی موٹے دماغ کے آدمی ہو۔ ورنہ تمہیں خود معلوم ہو جاتا کہ تم کتنی دیر یہاں بے ہوش پڑے رہے ہو۔ تمہارے آدمی اب تک یہاں پہنچ چکے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال اس کی موٹی ناک کے ایک نتھنے میں زبردستی گھسیڑ کر ہاتھ کو جھٹکا دیا تو کمرہ ڈرگو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا بندھا ہوا جسم بے اختیار پھڑکنے لگ گیا تھا۔ اس کا ایک نتھنا پھٹ گیا تھا

اور اس میں سے خون بہنے لگا تھا۔ عمران نے فوراً ہی مشین پسٹل کی نال اس کے نتھنے سے نکال کر جبراً دوسرے نتھنے میں ڈال کر اسے بھی مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو دوسرا نتھنا بھی پھٹ گیا۔

"اب تم خود بتاؤ گے"...... عمران نے کہا اور مشین پسٹل کی نال اس نے ڈرگو کے لباس سے صاف کی اور دوسرے لمحے اس نے اس کا دستہ ڈرگو کی پیشانی پر رسید کر دیا اور کمرہ ڈرگو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا اور جسم بے اختیار کانپنے لگا۔

"بولو۔ کس نے بکنگ کرائی ہے۔ بولو"...... عمران نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈرگو کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

"سٹار کلب کے روشو نے۔ روشو نے"...... ڈرگو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران مڑا اور اس کے ساتھ ہی میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹار کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سٹار کلب کا نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"سٹار کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد
مہذب تھا۔
"روشو سے بات کراؤ۔ میں ڈرگو بول رہا ہوں راکی کلب سے"
عمران نے ڈرگو کی آواز اور لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے اس طرح
گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا جیسے ڈرگو کا نام سنتے ہی اس پر کپکپی
طاری ہو گئی ہو۔
"روشو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی
دی لیکن لہجہ مہذب تھا۔
"ڈرگو بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"اوہ یس۔ کیا ہوا۔ کام ہو گیا"...... دوسری طرف سے چونک کر
پوچھا گیا۔
"وہ لوگ پاکیشیا سے آئے ہی نہیں۔ میرے آدمی وہاں
پورٹ پر چیک کرتے رہے۔ اب کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔
"آئے ہی نہیں۔ اوہ اچھا۔ پھر میں بتاؤں گا۔ اب کیا کیا جا
ہے"...... روشو نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا
روشو درمیانی پارٹی ہے۔ اصل پارٹی کوئی اور ہے۔
"ٹھیک ہے۔ بتا دینا۔ کام ہو جائے گا"...... عمران نے کہہ کر
رسیور رکھ کر وہ مڑا۔
"اسے آف کر دو جوزف اور رسیاں کھول دو"...... عمران نے

اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
جوزف بھی واپس آ گیا۔
"کیا ہوا۔ پتہ چلا"...... تنویر نے پوچھا۔
"ہاں۔ سٹار کلب کے روشو کا نام سامنے آیا ہے لیکن وہ درمیانی
پارٹی ہے اس لئے اب وہاں جانا پڑے گا۔ ویسے یہاں کوئی خفیہ
راستہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"ہاں ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے"...... تنویر نے کہا۔
"تو چلو پھر"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب راکی
کلب کی عقبی گلی میں پہنچ چکے تھے۔
"تنویر۔ تم جا کر پارکنگ سے کار لے آؤ"...... عمران نے
چابیاں نکال کر تنویر کو دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر کار میں سوار سٹار کلب کی
طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سٹار کلب دو منزلہ عمارت تھی اور وہاں
آنے جانے والے سب اعلیٰ طبقے کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔
عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ سب ہال میں داخل ہوئے
تو یہاں کا ماحول بھی انتہائی مہذب تھا۔
"روشو سے ملنا ہے۔ ہمیں ڈرگو نے بھیجا ہے۔ راکی کلب کے
ڈرگو نے"...... عمران نے کاؤنٹر پر موجود نوجوان لڑکی سے کہا۔
"جنرل مینجر صاحب، دائیں ہاتھ پر راہداری میں ان کا آفس
ہے"...... لڑکی نے بڑے مہذب انداز میں کہا تو عمران اس کا شکریہ

ادا کر کے دائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ چاروں ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی موجود تھا جس نے نیوی بلیو کلر اور جدید تراش خراش کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ چہرے مہرے سے وہ انتہائی مہذب اور کاروباری آدمی نظر آ رہا تھا۔

" میرا نام روشو ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کو ڈرگو نے بھیجا ہے۔ مگر "...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کی شدید جھلکیاں نمایاں تھیں۔

" میرا نام ڈیوڈ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ڈرگو نے اسی لئے ہمیں بھجوایا ہے کہ آپ سے معلوم کیا جا سکے کہ پاکیشیائیوں کو فنش کرنے کا مشن آپ کو کس نے دیا تھا"...... عمران نے کہا تو روشو بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... روشو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈرگو اور اس کے پورے گروپ کو ہلاک کر دیا گیا ہے مسٹر روشو اور ہم وہی پاکیشیائی ہیں جنہیں ہلاک کرنے کا مشن تم نے ڈرگو کو دیا تھا"...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو روشو کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

" یہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈرگو اور اس کا گروپ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی ڈرگو نے مجھ سے فون پر بات کی ہے"...... روشو نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ بات میں نے کی تھی۔ بہرحال تم مہذب آدمی لگتے ہو۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ہمیں اصل پارٹی کے بارے میں بتا دو ورنہ جس طرح ڈرگو کو بتانا پڑا لیکن پھر اسے لاش میں تبدیل ہونا پڑا اسی طرح تم بھی لاش میں تبدیل ہو جاؤ گے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یہ سب غلط ہے۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں نہیں جانتا۔ میں ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں"...... روشو نے یکلخت چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے کرسی کی پشت پر جا گرا۔ گولیاں اس کے چہرے کے قریب سے نکل گئی تھیں اور دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔

" یہ لاسٹ وارننگ ہے ورنہ گولیاں تمہارے دل میں بھی اتر سکتی ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ رائل ہوٹل کے مارٹن نے۔ رائل ہوٹل کے مارٹن نے"...... روشو نے بے اختیار کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اس لئے اس کی حالت واقعی بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

" اسے فون کرو اور کنفرم کراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے ابھی اس سے بات کی ہے اور اسے بتا دیا ہے کہ پاکیشیا سے ٹارگٹ کے لوگ آئے ہی نہیں"...... روشو نے کہا۔

"میرے سامنے بات کرو اور کنفرم کراؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو روشو نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... عمران نے کہا تو روشو نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"رائل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹار کلب سے روشو بول رہا ہوں۔ مارٹن سے بات کراؤ"...... روشو نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روشو بول رہا ہوں مارٹن۔ میں نے ابھی تمہیں کال کیا تھا کہ پاکیشیائی آئے ہی نہیں لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان لوگوں کے آنے کا پروگرام ہی نہیں ہے"...... روشو نے کہا۔

"کہاں سے اطلاع ملی ہے تمہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"پاکیشیا میں میرے اپنے ذرائع بھی ہیں اور تم نے خود ہی بتایا

تھا کہ آنے والوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... روشو نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے لیکن میرے ذرائع نے تو یہ اطلاع دی ہے کہ وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ ایک عورت چار پاکیشیائی مرد اور دو حبشی۔ لیکن وہ تو یہاں مانڈو میں پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ تم نے بکرم کو ٹٹولا ہے"...... مارٹن نے کہا۔

"نہیں۔ بہرحال اگر وہ آ گئے ہیں تو پھر ہلاک بھی ہو جائیں گے"...... روشو نے کہا۔

"کام ہونا چاہئے روشو۔ ڈرگو کو تفصیل بتا دینا۔ لیکن کسی صورت میں بھی میرا نام سامنے نہ آئے"...... مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... روشو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور روشو کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا دوسرے لمحے اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا ہو کر سائیڈ پر گر گیا اور عمران تیزی سے مڑا۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر کار میں سوار کلب سے باہر آ گئے تھے۔ پھر عمران نے کار ایک اندھیری گلی میں موڑ کر روک دی۔

"ماسک میک اپ باکس نکالو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر

اس نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے ایک پیکٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ کار کی اندرونی لائٹ عمران نے جلا دی تھی اس لئے اندھیرے کے باوجود وہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ عمران نے اس دوران پہلے سے موجود ماسک اتار کر باہر پھینک دیا تھا اور پھر اس نے پیکٹ میں سے ایک ماسک نکال کر اپنے چہرے پر چڑھایا اور پھر بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو تھپتھپا کر ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ ادھر تنویر نے بھی پہلا ماسک اتار کر دوسرا ماسک اپنے چہرے پر چڑھایا اور اس نے بھی اسے ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔

"جوزف اور جوانا تم بھی ماسک میک اپ کر لو ورنہ تمہاری وجہ سے ہماری شناخت ہو جائے گی"...... عمران نے پیکٹ عقبی سیٹ پر موجود جوزف اور جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بھی اب مقامی بن چکے تھے۔ اس پیکٹ میں تمام ماسک مقامی ڈیزائن کے ہی تھے۔ عمران نے یہ پیکٹ اس کوٹھی سے ہی اٹھایا تھا جس میں بکرم نے انہیں ٹھہرایا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"فی الحال تو کار بیک کر کے سڑک پر لے جانی ہے"...... عمران نے کہا اور کار کو بیک کر کے واپس سڑک پر لے آیا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے آگے بڑھا دیا۔

"اصل آدمی رائل ہوٹل کا مارٹن ہے۔ اب اسے ہوٹل سے اغوا کر کے رہائش گاہ پر لے جانا پڑے گا تاکہ اس سے تفصیل سے کراس وڈ میں موجود ان کے سیٹ اپ کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ کام آپ میرے اور جوزف کے ذمے لگا دیں۔ ہم آسانی سے یہ کام کر لیں گے"...... جوانا نے کہا۔

"کیسے کرو گے۔ سارے ہوٹل کے سامنے اسے اٹھا کر کیسے لاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہوٹل ہے ماسٹر۔ ظاہر ہے اس میں فائر ڈور بھی ہو گا اور سیڑھیاں بھی اس لئے اسے اس کے آفس سے نکال کر آسانی سے باہر لایا جا سکتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں اور تنویر باہر ٹھہریں گے۔ کار کے قریب تم اسے لے آنا"...... عمران نے کہا تو جوانا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

کراس وڈ خاصا گھنا جنگل تھا اور اس میں جھاڑیوں کی بھی کثرت تھی۔ اس جنگل کے تقریباً درمیان میں لکڑی کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ یہ کیبن بظاہر خالی تھا۔ اس میں کسی قسم کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ اچانک کیبن کا لکڑی کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت عورت اندر داخل ہوئی اس کے جسم پر چست لباس تھا اس کے سنہرے بال اس کے سر کے عقب میں سرخ رنگ کے ربن سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کے کاندھے پر ایک مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے چار لمبے تڑنگے آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان سب کی پشت پر بڑے بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے لدے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"یہ کیبن ہمارا ہیڈ کوارٹر ہوگا"...... اس عورت نے مڑ کر ان چاروں سے کہا۔

"یس مادام"...... ایک لمبے تڑنگے آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پشت پر لدا ہوا تھیلا اتار کر نیچے رکھ دیا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

"اب تم نے باہر جا کر تمام آپریٹس اس انداز میں لگانے ہیں کہ اس کیبن تک کوئی انسان کسی صورت بھی نہ پہنچ سکے کیونکہ ڈبلیو ون کی زیر زمین لیبارٹری کا راستہ اس کیبن سے جاتا ہے اور اب یہ ہمارا ہیڈ کوارٹر ہوگا"...... اس عورت نے کہا۔

"یس مادام۔ میں آپ کو سکریننگ مشین کال دے دوں"۔ اس لمبے تڑنگے آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں سے ایک مستطیل شکل کی مشین نکال کر باہر رکھ دی۔

"تم سب بیگ اٹھا کر میرے ساتھ آؤ"...... اس لمبے تڑنگے آدمی نے اپنے تینوں ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب بیگ اٹھائے کیبن سے باہر نکل گئے۔ کیبن کے فرش پر گھاس بچھی ہوئی تھی جبکہ کیبن کی ایک دیوار پر لکڑی کا ایک سٹینڈ سا لگا ہوا تھا۔ اس عورت نے وہ مستطیل شکل کی مشین اٹھا کر اس سٹینڈ پر رکھی اور پھر خود گھاس پر بیٹھ گئی۔ ابھی اسے وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کی جیکٹ کی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس عورت نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ چیف باس کالنگ ۔ اوور" ٹرانسمیٹر سے چیف باس کی آواز سنائی دی ۔

"یس چیف باس ۔ مارگی اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... اس عورت نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں موجود ہو تم ۔ اوور"...... چیف باس نے پوچھا۔

"کراس وڈ جنگل میں چیف ۔ میرے ساتھی باہر آپریٹس ایڈجسٹ کرنے گئے ہیں اور میں کنٹرولنگ کیبن میں موجود ہوں۔ اوور"...... مارگی نے جواب دیا۔

"تمہیں وہاں کون پہنچا کر گیا ہے ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"رائل ہوٹل کا مارٹن چیف ۔ اوور"...... مارگی نے کہا۔

"ڈبلیو ون سے تمہاری بات ہوئی ہے ۔ اوور"...... چیف نے پوچھا۔

"ابھی نہیں ہوئی چیف ۔ پہلے میں تمام کنٹرول مکمل کر لوں پھر بات کروں گی ۔ اوور"...... مارگی نے جواب دیا۔

"اچھا سنو ۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی مانڈو روانہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی مارٹن نے اطلاع دی ہے کہ یہ لوگ مانڈو نہیں پہنچے ۔ اس نے وہاں کے کسی گروپ کو ہائر کر کے ان لوگوں کے خاتمے کے لئے ایئرپورٹ پہنچایا ہوا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی دانستہ مانڈو نہیں آئے بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ سراندیس میں ہی ڈراپ ہو گئے ہوں اور وہاں سے جیپوں کے

ذریعے مانڈو پہنچیں اس لئے مارٹن کو الرٹ رہنے کا کہہ دیا گیا ہے اور تم نے بھی الرٹ رہنا ہے ۔ اوور"...... چیف باس نے کہا۔

"چیف ۔ عمران اور اس کے ساتھی مارٹن کے بس کا روگ نہیں ہیں بلکہ اس سے الٹا ہمیں نقصان ہو سکتا ہے ۔ مارٹن کو یہاں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں اور وہ مجھے اور میرے گروپ کو یہاں چھوڑ گیا ہے اور اگر وہ عمران کے ہاتھ لگ گیا تو پھر عمران اور اس کے ساتھی بڑی آسانی سے ہم پر بھی کنٹرول حاصل کر لیں گے۔ اوور"...... مارگی نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن پھر کیا کیا جائے ۔ تمہاری اور ڈبلیو ون کی سپلائی کا بھی تو بندوبست کرنا ہے ۔ اوور" ۔ چیف نے کہا۔

"کیا آپ کسی طرح فوری طور پر مارٹن کا خاتمہ کرا سکتے ہیں چیف ۔ اوور"...... مارگی نے کہا۔

"ہاں ۔ اسے ٹرانسمیٹر بلاسٹنگ کے ذریعے ہلاک کیا جا سکتا ہے لیکن پھر سپلائی کا کیا ہو گا ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"اس کا بندوبست ہم خود کر لیں گے اس کی آپ فکر نہ کریں لیکن مارٹن کا فوری خاتمہ ضروری ہے ۔ اوور"...... مارگی نے کہا۔

"کیا واقعی تم سب کچھ کر لوں گی ۔ یہ کراس وڈ مانڈو سے کتنے فاصلے پر ہے ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"فاصلہ تو بہت ہے چیف ۔ لیکن اس کے آغاز میں ایک چھوٹا سا

شہر ہے جس کا نام راگم ہے۔اس جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہم
وہاں کے ایک ہوٹل میں کچھ دیر رکے تھے۔ اس ہوٹل کا مالک
سروتم ہے وہ مارٹن کا آدمی ہے۔اس سروتم کا فون نمبر میں بتا دیتی
ہوں۔آپ اسے فون کر کے اسے مارٹن کی جگہ دے دیں۔ یہ بڑی
آسانی سے تمام سپلائی ہمیں پہنچا دیا کرے گا اور اس کا کوئی تعلق
چونکہ مانڈو سے نہیں ہو گا اس لئے عمران اور اس کے ساتھی کسی
صورت بھی یہاں نہ پہنچ سکیں گے۔اوور"...... مارگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں دوبارہ کال کرتا
ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مارگی نے
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ مارگی کو مارٹن پر اس لئے غصہ تھا اور وہ اسے
چیف کے ہاتھوں اس لئے ختم کرا رہی تھی کہ مارٹن کا رویہ اس کے
ساتھ مؤدبانہ ہونے کی بجائے حاکمانہ تھا۔اس نے مارٹن سے بات
بھی کی تھی کہ وہ سپیشل گروپ کی چیف ہے لیکن مارٹن نے بجائے
اس سے دبنے کے الٹا اسے کہا تھا کہ یہاں ناپال میں مارٹن ریڈ سکائی
کا نمائندہ ہے اس لئے یہاں وہ چیف باس کے علاوہ اور کسی کا ماتحت
نہیں ہے۔ مارگی خاموش ہو گئی تھی لیکن اب جیسے ہی چیف باس
نے بات کی اس نے چیف باس کو آمادہ کر لیا کہ وہ اس مارٹن کا
خاتمہ کر دے اور پھر اس نے جس انداز میں بات کی تھی اس پر چیف
بھی رضامند ہو گیا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار
پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے سامنے رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر

اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"چیف باس کالنگ۔اوور"...... چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ مارگی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... مارگی نے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مارٹن کا اس کے آفس میں خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ تمہاری بات
درست تھی۔ اگر مارٹن عمران کے ہاتھ لگ جاتا تو عمران کو سارے
سیٹ اپ کا تفصیل سے علم ہو جاتا اور وہ ایسا آدمی ہے کہ اس سیٹ
پ کی تباہی کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ سوچ لیتا۔ اب تمہارا گروپ
ور ڈبلیو ون کا سیٹ اپ سب محفوظ ہو چکے ہیں۔ اوور"...... چیف
نے کہا۔

"یس چیف۔ اسی لئے تو میں نے آپ سے درخواست کی تھی۔
وور"...... مارگی نے کہا۔

"سروتم سے فون پر بات ہو چکی ہے اس کا فون نمبر مارٹن سے
علوم ہو گیا تھا۔ سروتم کو میں نے بتا دیا ہے کہ مارٹن نے حکم کی
میل میں کوتاہی کی تھی اس لئے اسے موت کی سزا دے دی گئی ہے
ور اب اس کی جگہ اسے ناپال میں ریڈ سکائی کا نمائندہ بنا دیا گیا ہے
ین جب تک اسے باقاعدہ حکم نہ دیا جائے وہ اسی شہر میں رہے گا
بتہ جب کراس وڈ کا سیٹ اپ مکمل ہو کر کلوز کر دیا جائے گا تو پھر
ے رائل ہوٹل شفٹ کر دیا جائے گا۔ تمہاری اور ڈبلیو ون کی
راک اور دیگر ضروریات کے بارے میں بھی اسے حکم دے دیا گیا

ہے۔ اب تم اس سے براہ راست رابطہ کر سکتی ہو لیکن اسے کراس
وڈ کے سیٹ اپ کے بارے میں کچھ نہ بتایا جائے۔ اوور"...... چیف
باس نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب جیسے ہی عمران اور اس کے
ساتھیوں نے کراس وڈ کا رخ کیا وہ دوسرے لمحے لاشوں میں تبدیل
ہو جائیں گے۔ اوور"...... مارگی نے کہا۔

"پھر بھی پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگی نے
ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہی لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا جس سے مارگی پہلے بات چیت
کرتی رہی تھی۔

"کیا ہوا نمبر ون۔ کیا تمام آپریٹس ایڈجسٹ کر دیئے گئے
ہیں"...... مارگی نے کہا۔

"یس مادام۔ ہم نے دو میل کے ایریئے میں تمام آپریٹس
ایڈجسٹ کر دیئے ہیں لیکن مادام ہم چاروں رہیں گے کہاں"۔ نمبر ون
نے کہا۔

"درختوں پر اپنی مخصوص مچانیں تیار کر لو۔ لیکن یہ مخصوص
مچانیں اس انداز میں تیار کرانا کہ دشمن ایجنٹ کسی بھی طرف سے
آئیں تم ان کا خاتمہ کر سکو"...... مارگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ خوراک وغیرہ کا کیا ہو گا"...... نمبر ون نے

کہا۔

"اس کا بندوبست چیف نے کر دیا ہے۔ جنگل کے آغاز میں ایک
قصبہ ہے جس کا نام راگم ہے اس میں ایک ہوٹل راگم ہوٹل ہے
اس کا مالک سروتم چیف کا خاص آدمی ہے جبکہ پہلے مانڈو کے رائل
ہوٹل کا مالک مارٹن تھا جو ہمیں یہاں چھوڑ گیا ہے۔ اسے چیف نے
ہلاک کرا دیا ہے اب یہ سروتم یہاں ہماری اور لیبارٹری کی سپلائی
کے لئے کام کرے گا"...... مادام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام۔ کیا یہ سروتم یہاں آئے گا سپلائی دینے یا ہم میں سے
کسی کو سپلائی لانے کے لئے وہاں جانا پڑے گا"...... نمبر ون نے
کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا سسٹم ہونا چاہئے"...... مادام نے
کہا۔

"مادام۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں مجھے اچھی طرح معلوم
ہے۔ ان لوگوں نے سب سے زیادہ زور اس سپلائی پر دینا ہے اور
سپلائی کے پیچھے پیچھے وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔ اگر ہم میں سے کوئی
راگم گیا اور وہاں پکڑا گیا تو اس ذریعے سے وہ لوگ ہمارے تمام
انتظامات سے واقف ہو جائیں گے اور پھر اس کا توڑ کر لیں گے اور
اگر وہ سروتم یہاں آیا تو ظاہر ہے اس کے ساتھ اور آدمی بھی آئیں گے
اور ان آدمیوں میں پاکیشیائی ایجنٹ بھی شامل ہو کر یہاں آ سکتے ہیں
اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ سروتم کو حکم دے دیں کہ وہ ہر ہفتے

سپلائی کا چھکڑا جنگل کے کھلے حصے میں چھوڑ کر ٹرانسمیٹر پر آپ کو اطلاع دے اور واپس چلا جائے۔ پھر ہم جا کر پہلے پوری چیکنگ کر کے پھر وہ سپلائی لے آئیں گے“...... نمبر ون نے کہا۔

”گڈ۔ تمہاری تجویز بہت اچھی ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ بے فکر رہو اور سنو۔ اس بار پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی صورت بھی زندہ واپس نہیں جانا چاہئے“...... مارگی نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا مادام۔ بس وہ آ جائیں“...... نمبر ون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب تم جا کر اپنی مچانیں تیار کرو۔ میں ڈبلیو ون سے بات کر کے یہاں کیبن میں رہنے کے لئے کسی سے بیڈ وغیرہ منگواتی ہوں“...... مارگی نے کہا اور نمبر ون سر ہلاتا ہوا مڑا اور کیبن سے باہر نکل گیا۔

عمران کار کو رائل ہوٹل کے اس طرف لے گیا جہاں فائر ڈور اور سیڑھیاں ہو سکتی تھیں چونکہ اسے معلوم تھا کہ ہنگامی حالات کی وجہ سے فائر ڈور اور سیڑھیاں ہوٹل میں کس انداز میں اور کس سمت میں رکھی جاتی ہیں اس لئے وہ کار کو اس طرف لے گیا۔ تنویر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں جو مقامی میک اپ میں تھے پہلے ہی کار سے اتر کر ہوٹل کے اندر جا چکے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ ان دونوں کو مین گیٹ کی طرف سے خالی ہاتھ واپس آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

”کیا ہوا“...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے پوچھا۔ تنویر بھی نیچے اتر آیا تھا اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

”مارٹن تھوڑی دیر پہلے اپنے آفس میں ہلاک ہو چکا ہے۔ ٹرانسمیٹر بلاسٹ ہوا ہے اور اس کا سینہ چھلنی ہو گیا ہے۔ اس وقت اس کے

"آفس میں اور کوئی نہیں تھا"...... جوانا نے قریب آکر جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر بلاسٹ ہونے سے ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کی ہائی کمان تک ہماری کارروائی کی رپورٹ پہنچ چکی ہے اور انہیں اندازہ ہو گیا ہے کہ اب ہم مارٹن تک پہنچیں گے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی سائیڈ سیٹ پر تنویر بھی بیٹھ گیا جبکہ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا بیٹھ گئے اور پھر رہائش گاہ پر پہنچنے سے پہلے انہوں نے اپنے ماسک میک اپ ختم کر دیئے تاکہ کوٹھی میں موجود بکرم کا آدمی الجھ نہ جائے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے ان کے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"وقتی طور پر تو ہمارے خلاف کام کرنے والوں کا خاتمہ کر دیا ہے البتہ اب کراس وڈ جنگل کا رخ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر تنویر نے صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کو تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"عمران صاحب ۔ مارٹن کی ہلاکت سے یہ بات واضح ہے کہ وہاں کراس وڈ میں ہمارے استقبال کی باقاعدہ تیاریاں ہو چکی ہوں گی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ بکرم آجائے ۔ وہ اپنے ساتھ وہاں کے کسی قبیلے کے سردار کو لے آئے گا اس سے شاید کچھ حالات معلوم ہو جائیں"...... عمران

نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ جولیا نے ملازم کو بلا کر سب کے لئے کافی لانے کا کہہ دیا اور پھر ابھی وہ سب کافی پینے میں مصروف تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"بکرم بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ کیا ڈرگو کے خلاف کارروائی آپ نے کی ہے"...... دوسری طرف سے بکرم کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ کیوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے یقین تھا کہ ایسا صرف آپ ہی کر سکتے ہیں ورنہ اور کوئی ہمت نہیں کر سکتا۔ لیکن اصل پارٹی کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"...... بکرم نے کہا۔

"بکنگ تھرڈ پارٹی کو درمیان میں ڈال کر لی گئی تھی اور تھرڈ پارٹی سٹار کلب کا روشو تھا۔ اس روشو سے مجھے معلوم ہوا کہ اصل پارٹی رائل ہوٹل کا مارٹن تھا۔ ہم نے مارٹن کو اغوا کر کے یہاں لانے کا پروگرام بنایا تاکہ اس سے اس کی ہائی کمان کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں ۔ لیکن ہمارے پہنچنے سے تھوڑی دیر پہلے ٹرانسمیٹر بلاسٹ کر کے اسے اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا۔ بہرحال اب یہ قاتلوں والا سلسلہ تو جلد بحال نہ ہو سکے گا اور ہم نے بھی بہرحال مانڈو میں نہیں رہنا۔ ہم اب تمہارے انتظار میں ہیں کہ

کب تم کراس وڈ کے قبائلی سردار کو لے کر آؤ تاکہ اس سے
معلومات حاصل کر کے ہم اپنے اصل مشن پر کام شروع کریں۔
عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس سردار نے آنے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ ان کے دشمن
قبیلے کا کوئی آدمی اس وقت مانڈو میں موجود ہے اور سردار کے لئے
جنگل سے نکل کر کسی شہر میں جانا مذہبی طور پر منع ہے ورنہ اسے
سرداری سے ہٹا دیا جاتا ہے لیکن میں نے بہرحال اپنے طور پر پتہ
معلومات حاصل کی ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس وقت آکر یہ
وہ معلومات آپ کو بتا دوں"...... بکرم نے کہا۔

" تم فون پر ہی بتا دو کیونکہ تمہارے آنے اور پھر بتانے میں کافی
وقت لگے گا اور میرے ساتھی فارغ رہ رہ کر اب بوریت کی اس حد
تک پہنچ چکے ہیں جہاں جا کر قتل وغارت کی سرحد شروع ہو جاتی ہے
اور ان سب کا ٹارگٹ مجھ غریب کی ذات ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ
تمہارے آنے اور بتانے کے طویل وقفے کے دوران یہ اس سرحد کو
عبور کر لیں اور مجھ جیسا غریب یہاں پردیس میں قبر کی جگہ تلاش کرتا
پھرے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو دوسری طرف سے بکرم
بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے۔ میں فون پر بتا دیتا ہوں۔ مجھے جو معلومات ملی ہیں
اس کے مطابق ایک نوجوان روسیاہی لڑکی اور چار روسیاہی لمبے تڑنگے
مرد مارٹن کے پاس رائل ہوٹل پہنچے اور پھر مارٹن ان سب کو لے کر

اپنی سپیشل جیپ میں کراس وڈ چلا گیا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو یہ
لوگ اس کے ساتھ نہ تھے میں نے کراس وڈ سے کچھ پہلے ایک قصبے
راگم میں ایک کلب والے سے بات کی۔ وہ میرا آدمی ہے اس نے مجھے
بتایا کہ مارٹن ان روسیاہی لوگوں سمیت راگم ہوٹل میں ٹھہرا تھا۔
پھر مارٹن جب دوبارہ ہوٹل سے باہر آیا تو اس ہوٹل کا مالک سردتم
بھی ان کے ساتھ تھا اور اس کے ساتھ روسیاہی لڑکی اور مردوں کی
بجائے مقامی لڑکی اور مقامی مرد تھے اور پھر وہ سب مارٹن کی جیپ
میں کراس وڈ چلے گئے۔ واپسی پر مارٹن کچھ دیر سردتم کے پاس اس کے
ہوٹل میں ٹھہرا اور پھر خالی جیپ لے کر واپس مانڈو آ گیا"...... بکرم
نے فون پر ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ روسیاہ سے کوئی ٹیم آئی ہے جس میں ایک
لڑکی اور چار مرد شامل ہیں اور اب وہ مقامی میک اپ میں کراس وڈ
میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ میں آپ سے اجازت لے کر
راگم قصبے جاؤں اور اس سردتم سے معلوم کروں کہ وہ انہیں کہاں
چھوڑ کر آیا ہے تاکہ لیبارٹری کے بارے میں حتمی طور پر معلوم ہو
سکے"...... بکرم نے کہا۔

" تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی کام کرنے
تو ہم پاکیشیا سے یہاں آئے ہیں۔ تم نے بس اتنا کرنا ہے کہ ایک
ایسی بڑی جیپ یہاں کوٹھی پر بھجوا دو جس میں ہم سب اکٹھے راگم جا

سکیں البتہ اس جیپ کے ساتھ ایک ایسا ڈرائیور ہونا چاہئے جو راگر تک ہمیں لے جائے اس کے بعد وہ جیپ واپس لے آئے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کراس وڈ جنگل تو بے حد وسیع ہے اور پھر آپ پیدل وہاں کہاں پھرتے رہیں گے"...... بکرم نے کہا۔

"باقی ضروری سامان ہم اس سروتم سے خود ہی حاصل کر لیں گے۔ اس لئے تمہیں جو کہا گیا ہے وہ کرو"...... عمران کا لہجہ اس بار سرد ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جیپ اور ڈرائیور کو لے کر خود آ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اسے جھاڑ پلا دی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے چیف سے بات کرنا پڑے گی۔ یہ ضرورت سے زیادہ عقل مند بننے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ زیادہ عقل مندی اور حماقت کی سرحدیں ملتی ہیں اس لئے دشمنوں کو اگر اس کے عقل مند ہونے کا علم ہو گیا تو ہم سب مفت میں مارے جائیں گے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں عمران صاحب۔ اب بھی ایسا نہ ہو کہ ہم کراس وڈ جائیں اور یہ پیچھے کوئی اور کام دکھا دے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ میں اسے اچھی طرح سمجھا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کراس وڈ کس قسم کا جنگل ہے۔ تم نے اس کے بارے میں تفصیل نہیں بتائی"...... جولیا نے کہا۔

"عام سا جنگل ہے جیسے جنگل ہوتے ہیں۔ سنا ہے اس میں آدم خور بھی رہتے ہیں جو صرف سفید فام اور زرد فام میرا مطلب ہے بلیو فام لوگوں کو کھا جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سفید فام سے شاید آپ کا مطلب جولیا ہے لیکن یہ زرد فام یا بلیو فام کون ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا دماغ خراب ہے صفدر۔ اس لئے اس کی بات سنا ہی نہ کرو"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھا۔ یہ ہوتی ہے نشانی بلیو فام کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے تو لگتا ہے کہ تم سے بڑا آدم خور اس دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا"...... جولیا نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں تو لفظ آدم کا اتنا احترام کرتا ہوں کہ بس کچھ نہ پوچھو۔ کیونکہ جب تک دم میرا مطلب ہے سانس رہتا ہے انسان زندہ بھی رہتا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ میں سانس خور ہوں۔ مطلب ہے سانس کھا جاتا ہوں۔ ویسے اگر یہ تعریف ہے اس لفظ کی تب پھر تنویر دم خور ہے۔ یہ ہر تین سانس کے بعد ایک سانس کھا جاتا ہے۔ بے شک اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لو"...... عمران

کی زبان چل پڑی۔

"ہمیں معلوم ہے عمران صاحب کہ ہر آدمی سانس خور ہوتا ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے کہ ہر تین دھڑکنوں کے بعد ایک دھڑکن نہیں ہوتی اس لئے آپ ہمیں خوفزدہ نہ کریں۔ آپ کراس وڈ کے بارے میں بتا رہے تھے"....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یا اللہ۔ اتنے عقل مند اور باخبر لوگ تو نے میرے ہی کھاتے میں ڈالنے تھے۔ بہرحال کراس وڈ جنگل میں خاص بات یہ ہے کہ جگہ جگہ درمیانی اونچائی کی ٹیلے نما پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں اور ان پہاڑیوں پر بھی درخت موجود ہیں اس لئے وہاں اچانک کوئی چڑھائی جاتی ہے اور پھر اچانک گہرائی۔ البتہ پورے جنگل میں ایک خوفناک دلدل ہے جسے کراس وڈ دلدل بھی کہا جاتا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ دلدل انتہائی زہریلی ہے کیونکہ اس دلدل کے گرد زمین میں ایسے پتھروں کی کثرت ہے جو زہریلے مادے سے بنے ہوئے ہیں"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ لیبارٹری کس قسم کی ہو گی۔ کیا زیر زمین ہو گی یا زمین کے اوپر"....... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا ذاتی طور پر خیال ہے کہ زمین کے اوپر کوئی ٹینٹ وغیرہ لگا کر بنائی گئی ہو گی کیونکہ چند روز پہلے یہ لیبارٹری سروپ جزیرے پر تھی لیکن جب تمہارے چیف نے اپنے نمائندے ناٹران کو چیکنگ کے لئے کہا تھا تو ناٹران نے جو رپورٹ دی اس کے مطابق اس

پورے جزیرے پر کہیں بھی کوئی لیبارٹری کے آثار تک نظر نہیں آئے اور نہ ہی ایسے آثار ملے ہیں کہ وہاں کوئی بھاری مشینری نصب کی گئی ہو اور نہ ہی وہاں کوئی زیر زمین کمرہ یا تہہ خانہ نظر آیا تھا اور پھر جس سپیڈ سے انہوں نے یہاں کراس وڈ میں اپنی لیبارٹری قائم کی ہے اس سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ اس ٹائپ کی لیبارٹری نہیں ہے جس ٹائپ کی ہمارے ذہنوں میں ہے۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ شاید ٹینٹ لگا کر انہوں نے کوئی لیبارٹری بنائی ہو"....... عمران نے کہا۔

"لیکن یہی کام وہ روسیاہ میں بھی تو کر سکتے تھے"....... صفدر نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کی مجبوری کوئی خاص قسم کی گھاس بنی ہوئی ہے۔ یہ گھاس یا سروپ جزیرے پر تھی یا اب کراس وڈ جنگل میں ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا آپ کو اس گھاس کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ویسے تو جنگل میں ایک ہی ٹائپ کی جنگلی گھاس ہوتی ہے اب معلوم نہیں کہ انہیں کون سی گھاس چاہئے ہوتی ہے۔ ویسے یہ گھاس کوئی خاص ہی ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"اگر اس گھاس کی نوعیت کا علم ہو جائے تو اس بڑے جنگل میں آسانی سے انہیں ٹریس کیا جا سکتا ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن معلوم ہو تو۔ بہرحال اب بکرم نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق شاید جلد ہی اس علاقے کا علم ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کون سی رپورٹ"...... سب نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ ایک روسیاہی عورت اور چار مردوں والی رپورٹ۔ جنہوں نے راگم میں مقامی میک اپ کئے تھے۔ اگر مارٹن زندہ مل جاتا تو ان کے بارے میں پوری تفصیل پوچھ لی جاتی کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سروتم پر انہوں نے پوری طرح اعتماد نہ کیا ہو۔ بہرحال اب بھی کچھ نہ کچھ اس سروتم سے معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور باقی سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں صرف ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے شراب کی بوتل کے ساتھ ساتھ ایک وائرلیس فون پیس بھی پڑا ہوا تھا۔ یہ سروتم تھا۔ راگم ہوٹل کا مالک۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ شاطر ذہن کا مالک ہے وہ وقفے وقفے سے شراب کی بوتل اٹھاتا اسے منہ سے لگاتا اور پھر واپس میز پر رکھ دیتا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس طرح وائرلیس فون کی طرف بھی دیکھتا جیسے اسے کسی کال کا شدت سے انتظار ہو اور پھر اچانک وائرلیس فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سروتم بول رہا ہوں"...... سروتم نے تیز لہجے میں کہا۔

"کروسو بول رہا ہوں باس۔ مانڈو سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رہا۔ کچھ پتہ چلا ان پاکیشیائیوں کے بارے میں"۔

سروتم نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ ٹراگی کی ٹیم نے نہ صرف ان کا کھوج لگا لیا ہے بلکہ ان کے لئے کام کرنے والے آدمی کا بھی کھوج لگا لیا ہے اور باس۔ ٹراگی گروپ نے ایک فون کال بھی ٹیپ کی ہے جس میں اس آدمی جس کا نام بکرم ہے۔ یہ ان ایجنٹوں کے سرغنہ علی عمران سے ہوئی ہے اس میں آپ کا نام بھی لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ کروسو۔ پوری تفصیل"...... سروتم نے چونک کر اور بے چین سے لہجے میں کہا۔

" باس۔ جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان کے مطابق رائل ہوٹل کے مارٹن نے ایک تھرڈ پارٹی کو درمیان میں ڈال کر یہاں کے سب سے خطرناک پیشہ ور قاتلوں کے گروپ جسے ڈرگو گروپ کہا جاتا ہے کو ان پاکیشیائیوں کی ہلاکت پر مامور کیا لیکن ان پاکیشیائیوں نے الٹا اس گروپ کو اس کے سرغنہ سمیت ہلاک کر دیا اور پھر وہ تھرڈ پارٹی کے پاس پہنچ گیا اور پھر انہیں مارٹن کا بھی علم ہو گیا۔ انہوں نے مارٹن کو اغوا کرنے کی پلاننگ بنائی تاکہ اس سے کراس وڈ میں ہونے والی تمام کارروائی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔ لیکن مارٹن کو ٹرانسمیٹر بلاسٹر سے پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا۔ اب ان کا پروگرام آپ کے پاس پہنچنے کا ہے اور باس۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مارٹن ایک روسیاہی عورت اور چار روسیاہی مردوں

سمیت آپ کے پاس پہنچا اور پھر وہاں سے روسیاہی مقامی میک اپ میں باہر آ کر کراس وڈ جنگل میں چلے گئے"...... کروسو نے جواب دیا۔

" اس ساری تفصیل کا علم تمہیں کیسے ہو گیا"...... سروتم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی فون کال سے باس۔ میں نے اس کی ٹیپ حاصل کر لی ہے۔ میں آپ کو سنواتا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سروتم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... اچانک ایک انتہائی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

" بکرم بول رہا ہوں عمران صاحب۔ کیا ڈرگو کے خلاف کارروائی آپ نے کی ہے"...... ایک دوسری آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو جیسے جیسے آگے بڑھتی رہی سروتم کے ہونٹ بھی ساتھ ساتھ بھینچتے چلے گئے۔

" آپ نے سن لی ٹیپ"...... گفتگو ختم ہونے پر کروسو کی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ تم نے واقعی کام کیا ہے کروسو۔ اس لئے تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ انعام ملے گا۔ اب تم ایک کام اور کرو کہ جب یہ لوگ وہاں سے راگم کے لئے روانہ ہوں تم نے مجھے ان کی جیپ اور ان کے بارے میں تفصیل بتانی ہے مطلب ہے ان کے حلیئے اور

تعداد وغیرہ۔ پھر میں راگم سے پہلے ہی ان سے نمٹ لوں گا اور تمہیں
اس کا مزید بھاری انعام ملے گا۔

"ہو جائے گا کام۔ میں آپ کو فون کر کے اطلاعات دے دوں گا۔
آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اپنا خاص طور پر خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک گروپ
ہے"...... سروتم نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ جو لوگ ڈرگو اور اس کے گروپ کو ہلاک کر
سکتے ہیں وہ صرف خطرناک ہی نہیں بلکہ انتہائی خطرناک ہوں گے۔
بہرحال آپ کو بروقت اطلاعات مل جائیں گی"...... کرومبو نے
جواب دیا اور سروتم نے اوکے کہہ کر کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر
اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ راگم قصبے میں
تمام فون وائرلیس سسٹم کے تحت چلتے تھے لیکن چونکہ اس سسٹم
کے تحت فون بے حد مہنگا پڑتا تھا اس لئے یہاں خاص خاص گروپ
اور لوگوں کے پاس ہی فون تھے۔

"یس۔ کرومبو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
خشک اور کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"سروتم بول رہا ہوں کرومبو۔ کیا تم میرے پاس آ سکتے ہو"......
سروتم نے کہا۔

"تمہارے پاس۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"......
دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ تمہیں بھی بھاری معاوضہ دلوانے کا ایک موقع آیا ہے۔
اس کے لئے تفصیلی بات ہونا ضروری ہے"...... سروتم نے کہا۔

"ارے واہ۔ کیا کوئی خاص کام نکل آیا ہے میرے مطلب کا"۔
دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو بلا رہا ہوں"...... سروتم نے کہا۔

"ابھی پہنچا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو سروتم نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر
تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا
ناپالی اندر داخل ہوا۔ اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے
چہرے پر سخت گیری نمایاں تھی۔

"وہ سامنے ریک میں تمہاری پسندیدہ شراب موجود ہے۔ بوتل
اٹھا لو"...... سروتم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج کا دن تو انتہائی خوش قسمت ثابت ہو رہا ہے"۔ آنے والے
نے جو کرومبو تھا خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
آگے بڑھ کر ریک میں سے شراب کی بوتل اٹھا لی اور اس کا ڈھکن
کھول کر اس نے بوتل منہ سے لگا لی اور پھر ایک بڑا گھونٹ لے کر
اس نے بوتل منہ سے ہٹائی اور سامنے میز پر رکھ دی۔

"ہاں اب بتاؤ۔ کیا کام ہے"...... کرومبو نے کہا۔

"پاکیشیا کے چند افراد ہیں۔ وہ کراس وڈ جانے کے لئے یہاں راگم
قصبے میں پہنچ رہے ہیں۔ انہیں فنش کرانا ہے"...... سروتم نے کہا۔

"کون لوگ ہیں وہ۔ کیا غنڈے اور بدمعاش ہیں یا کوئی شکاری ہیں"...... کرومبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایجنٹ ہیں اور انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ مانڈو میں ڈرگو اور اس کے گروپ کو جانتے ہو"...... سروتم نے کہا تو کرومبو بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں۔ کون نہیں جانتا انہیں۔ کیوں کیا ہوا۔ وہ تو یہاں کا سب سے خطرناک گروپ ہے"...... کرومبو نے کہا۔

"انہیں اس پاکیشیائی گروپ کے خلاف مانڈو میں بک کیا گیا تھا لیکن بجائے اس کے کہ وہ گروپ انہیں ہلاک کرتا اس گروپ نے راکی کلب میں گھس کر وہاں ڈرگو اور اس کے تمام گروپ کا خاتمہ کر دیا"...... سروتم نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ڈرگو اور اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کرومبو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سروتم کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں۔ ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا یہاں خاتمہ کرنا ہے۔ بولو۔ کیا تم تیار ہو"...... سروتم نے کہا۔

"وہ یہاں کہاں ٹھہریں گے اور ان کے بارے میں تفصیل کیا ہے"...... کرومبو نے کہا۔

"سنو کرومبو۔ خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ یہاں ان کے بارے میں تفصیلی اطلاعات

چکی ہیں اور نہ ہی وہ تمہارے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ اس لئے اچانک ان کی جیپ پر میزائل مار کر اور پھر گولیاں چلا کر آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ لوگ خطرناک اس صورت میں ہو سکتے ہیں جب انہیں پہلے سے تمہارے بارے میں معلوم ہو اور وہ بھی تمہارے خلاف تیاری کی حالت میں ہوں۔ ڈرگو اور اس کے گروپ کے بارے میں انہیں پہلے سے پوری اطلاع مل چکی تھی اس لئے وہ ان کے خلاف خطرناک ثابت ہوئے۔ وہ یہاں میرے ہوٹل میں آ رہے ہیں مجھے پکڑنے اور مجھ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے۔ لیکن وہ جیسے ہی مانڈو سے روانہ ہوں گے ان کے بارے میں تفصیلات ان کے حلیئے، تعداد، لباس اور اس جیپ کے بارے میں سب اطلاعات یہاں پہنچ جائیں گی اور تمہیں معلوم ہے کہ مانڈو سے یہاں پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ تم راگم قصبے میں داخل ہونے سے پہلے ہی کسی بھی سپاٹ پر ان پر ریڈ کر سکتے ہو۔ میں یہ کام خود کر لیتا لیکن میری پارٹی نے مجھے کہہ دیا ہے کہ میں سامنے نہ آؤں اس لئے میں یہاں موجود نہیں ہوں گا"...... سروتم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ بے خبر لوگوں کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ کام لازماً ہو جائے گا لیکن اس کے لئے مجھے اپنا پورا گروپ لے جا کر پہلے سے ان کے خلاف پکٹنگ کرنا پڑے گی اور پھر رقم بھی تم نے پیشگی دینی ہے اور وہ بھی ایک لاکھ ناپالی"...... کرومبو نے کہا۔

"نہیں۔ اصول کے مطابق نصف رقم پہلے اور نصف کام ہونے کے بعد"...... سروتم نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرومبو نے جواب دیا تو سروتم اٹھا اور اس نے ایک الماری کھول کر اس میں سے مقامی کرنسی نوٹوں کی دو بڑی گڈیاں نکال کر کرومبو کی طرف اچھال دیں۔

"باقی آدھے ان لوگوں کی لاشیں یہاں پہنچنے کے بعد ملیں گے"...... سروتم نے الماری بند کر کے واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کب پہنچ رہے ہیں وہ یہاں"...... کرومبو نے کہا۔

"مانڈو سے یہاں کا راستہ جیپ پر چار گھنٹوں کا ہے۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوں گے تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں فون کر کے اطلاع دے دوں گا۔ فی الحال تم شراب کی بوتل خالی کرو"...... سروتم نے کہا تو کرومبو نے مسکراتے ہوئے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ ابھی کرومبو کی بوتل خالی نہ ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سروتم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سروتم بول رہا ہوں"...... سروتم نے کہا۔

"کروسو بول رہا ہوں مانڈو سے"...... دوسری طرف سے کروسو کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا وہ روانہ ہو گئے ہیں مانڈو سے"...... سروتم نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی روانہ ہوئے ہیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ بکرم ان کے ساتھ جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بکرم واپس چلا گیا ہے ان کی تعداد سات ہے۔ ایک عورت چار ایشیائی مرد اور دو دیو ہیکل حبشی ہیں۔ البتہ ایک مقامی ڈرائیور بھی ان کے ساتھ ہے"۔ کروسو نے کہا۔

"کس پر آ رہے ہیں یہ لوگ"...... سروتم نے پوچھا۔

"ٹرم پار سپیشل جیپ پر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کا نمبر بتاؤ۔ ماڈل اور کلر بھی"...... سروتم نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ اب ان کے حلیے اور لباس کی تفصیل بتاؤ"...... سروتم نے کہا۔

"انہوں نے مقامی میک اپ کئے ہوئے ہیں۔ عام سے مقامی لوگوں جیسے۔ البتہ وہ دونوں حبشی اصل چہروں میں ہیں۔ ایک افریقی نژاد حبشی اور دوسرا ایکریمین نژاد اور یہ بتا دوں کہ یہ دونوں دیوؤں جیسے جسم کے مالک ہیں"...... کروسو نے جواب دیا۔

"تم سامنے تو نہیں آئے"...... سروتم نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ میں نے ٹی ایس سے نگرانی کی ہے ان سے کافی فاصلے پر رہ کر۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا"...... سروتم نے کہا

اور رسیور رکھ دیا۔
"ان کے بارے میں تفصیلات آ گئی ہیں"...... سروتم نے رسیو
رکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے کرومبو سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے
کروسو کی بتائی ہوئی تمام تفصیلات کرومبو کو بتا دیں۔
"اب تم بے فکر رہو"...... کرومبو نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"پھر بھی ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور سنو۔ ان کی لاشیں براہ راست
یہاں مت لے آنا۔ پہلے انہیں اپنے اڈے پر رکھنا پھر یہاں مے
ہوٹل میں میرے نائب کرگو کو اطلاع دے دینا مجھ تک اطلاع
جائے گی۔ میں تمہارے اڈے پر پہنچ کر ان لاشوں کو اپنے ساتھ
ہوٹل میں لے آؤں گا۔ تمہیں تمہارا باقی معاوضہ بھی وہیں دے
گا"...... سروتم نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اب میں چلتا ہوں"...... کرومبو نے اٹھتے ہو
کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تو
اٹھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال
دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ
اور پھر اسے آن کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ سروتم کالنگ مادام۔ اوور"...... سروتم نے
کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس مادام اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد مادام مار
تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

"مادام۔ پاکیشیائی ایجنٹ مانڈو سے کراس وڈ آنے کے لئے روانہ
ہو چکے ہیں۔ اوور"...... سروتم نے کہا۔
"تمہیں کیسے اطلاع مل گئی۔ اوور"...... مادام نے چونک کر
پوچھا تو سروتم نے اسے وہاں موجود کروسو کے بارے میں پوری
تفصیل بتا دی۔
"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کراس وڈ میں داخل ہونے
سے پہلے ہی ختم کرنا ہو گا ورنہ جنگل میں آ کر وہ پھیل جائیں گے۔
اوور"...... مارگی نے اس انداز میں کہا جیسے وہ سروتم سے بات
کرنے کی بجائے خود کلامی کر رہی ہو۔
"اس کا انتظام میں نے کر لیا ہے مادام۔ میں ان کی لاشیں لے کر
آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اوور"...... سروتم نے کہا۔
"وہ کیسے۔ کیا کیا ہے تم نے۔ اوور"...... مادام نے چونک کر
پوچھا تو سروتم نے اسے کرومبو کے بارے میں بتا دیا۔
"کرومبو یہاں کا انتہائی معروف غنڈہ ہے مادام۔ اس کے پاس
افراد کا گروپ ہے جن کے پاس جدید ترین میزائل گنیں بھی
موجود ہیں اور وہ اس سارے علاقے کا کیڑا بھی ہے اور پاکیشیائی
ایجنٹوں کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو گا کہ ان پر راستے میں کہیں
حملہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ سب ایک ہی جیپ میں آ رہے ہیں۔ اس
جیپ پر اچانک برسنے والے میزائل ان کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔
اوور"...... سروتم نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ اگر تم ایسا
لینے میں کامیاب ہو جاؤ تو میں چیف سے تمہاری خاص سفارش کر
گی اور تمہیں ناپال میں بہت بڑا عہدہ مل جائے گا۔ اوور"......
نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہو گی مادام۔ بہرحال ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے
رہیں۔ اوور"...... سروتم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال جو بھی رزلٹ ہو تم نے مجھے فوراً کال کر کے بتانا
اوور"...... مادام نے کہا۔

"صرف چار پانچ گھنٹے اور انتظار کر لیں مادام۔ پھر رزلٹ آپ
سامنے ہو گا۔ اوور"...... سروتم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
نے بھی اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہ
پر مسرت کے ساتھ ساتھ اطمینان کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے
سو فیصد کیا ہزار فیصد یقین تھا کہ کرومبو کامیاب ہو جائے گا۔
لئے اسے رائل ہوٹل کی ملکیت کے ساتھ ساتھ ناپال میں رہ
کی طرف سے بڑا عہدہ بھی صاف نظر آ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا
کے بعد وہ شہزادوں جیسی زندگی گزارے گا۔ بالکل شہزادوں
زندگی۔

رم پار جیپ خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے
ی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور مقامی آدمی تھا جس کا نام لالو تھا جبکہ
یڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر عمران اپنے
یوں سمیت موجود تھا۔ سب سے آخر میں سیاہ رنگ کے دو بڑے
ے تھیلے موجود تھے جن میں مخصوص اسلحہ موجود تھا۔

"عمران صاحب۔ اگر اس سروتم تک ہمارے آنے کی اطلاع پہنچ
تو ہو سکتا ہے کہ وہ غائب ہو جائے"...... عمران کے ساتھ بیٹھے
ئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کس طرح پہنچ گی اطلاع"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"میں نے لفظ اگر استعمال کیا ہے عمران صاحب"...... کیپٹن
ل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس اگر مگر میں تو ہماری پوری زندگی کا انحصار ہوتا ہے کیپٹن شکیل اس لئے جب ہم اس قصبے کے قریب پہنچیں گے تو ہوشیار ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کریں گے آپ۔ کیا کوئی منصوبہ آپ کے ذہن میں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر کوئی منصوبہ میرے ذہن میں ہوتا تو تمہارے ذہن کو معلوم ہو چکا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ ہمیں عام راستے کی بجائے دوسرے راستے سے وہاں پہنچنا چاہئے کیونکہ کراس وڈ میں وہ روسیاہی لوگ موجود ہیں اور لامحالہ انہوں نے اس قصبے میں اپنے آدمی چھوڑے ہوئے ہوں گے جو انہیں ہمارے وہاں پہنچنے کی پیشگی اطلاع بھی کر سکتے ہیں اس طرح ہمارے لئے مشکلات بھی پیدا ہو سکتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"قصبے میں تو جانا ہی ہے چاہے کسی بھی راستے سے جائیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم قصبے میں جیپ کے ذریعے داخل ہونے کی بجائے پیدل چلتے ہوئے داخل ہوں۔ اب جو لوگ بھی وہاں موجود ہوں گے وہ یہ تو سوچ ہی نہیں سکتے ہیں کہ اتنے بڑے اور معروف سیکرٹ ایجنٹ پیدل دھکے کھاتے ہوئے آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی چھٹی حس کیا سو گئی ہے"...... اچانک

عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ وہ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر اور ہنستے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی چھٹی حس تو کام کر رہی ہے اس لئے وہ آپ سے بات کر رہا ہے جبکہ آپ کی چھٹی حس سرے سے بیدار ہی نہیں ہو رہی جبکہ مجھے خود احساس ہو رہا ہے کہ جس پوزیشن میں ہم لوگ ہیں ایک ہی میزائل ہم سب کے لئے کافی ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہو گا۔ جشن ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جشن۔ کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"فارسی زبان میں ایک محاورہ ہے کہ مرگ انبوہ جشنے دارد۔ یعنی بہت سی اموات اکٹھی ہو جائیں تو وہاں جشن کا سا سماں پیدا ہو جاتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ کو اس سلسلے میں کوئی فکر نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم بھی مطمئن ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس ہم میں تم نے کس کس کو ازخود شامل کر لیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہم سے مراد میں اور کیپٹن شکیل ہیں"...... صفدر نے جواب

دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ میری بات پر یقین کریں تو میں ایک بات کروں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ایک تم ہی تو میرے ہم دماغ ہو۔ تمہاری بات پر یقین نہ کرنا تو اپنی بات پر یقین نہ کرنے کے مترادف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب ہم مانڈو سے روانہ ہوئے تھے تو ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"نگرانی۔ کیسے"...... عمران نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ ہماری نگرانی ٹی ایس کے ذریعے ہو رہی تھی۔ میں چونکہ کنفرم نہ تھا اس لئے میں خاموش رہا۔ لیکن اب سوچ سوچ کر ایک خیال مجھے آیا ہے تو میں کنفرم ہو گیا ہوں اس لئے میں نے یہ بات کی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ کیپٹن شکیل۔ یہ واقعی انتہائی اہم بات ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہماری نگرانی ٹی ایس کے ذریعے سے ہی ہو رہی تھی۔ جب میں

جیپ میں بیٹھنے کے لئے اس کے قریب آیا تو اس کے سائیڈ مرر پر میں نے نیلے رنگ کی لکیریں سی جھلملاتے ہوئے دیکھیں۔ میں ایک لمحے کے لئے چونک پڑا لیکن جب میں اندر بیٹھ گیا تو پھر وہ لکیریں مجھے نظر نہ آئیں۔ میں اس لئے خاموش رہا کہ شاید یہ میرا وہم بھی ہو سکتا ہے۔ میں مسلسل سوچتا رہا اور پھر اچانک مجھے اب خیال آیا ہے کہ جب ہماری جیپ موڑ مڑ رہی تھی تو ونڈ سکرین پر بھی ایک لمحے کے لئے نیلی لکیریں جھلملاتی ہوئی نظر آئی تھیں لیکن پھر غائب ہو گئی تھیں۔ میرا خیال تھا کہ یہ درختوں کا عکس بھی ہو سکتا ہے کیونکہ بعض اوقات درختوں کی شاخوں کے درمیان اگر روشنی نظر آئے تو بالکل ایسی ہی لکیریں سکرین پر نظر آتی ہیں لیکن اب سوچتے ہوئے جب مجھے خیال آیا کہ وہاں ایسے کوئی درخت نہ تھے جن کی شاخیں اس انداز میں پھیلی ہوئی ہوں تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ٹی ایس کی مخصوص لکیریں تھیں اور ہماری نگرانی ہو رہی تھی اور اگر اس قدر جدید انداز میں نگرانی کی جا رہی تھی تو پھر یقیناً ہمارے بارے میں بھی تفصیلات آگے بھی بتا دی گئی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ ب جنگل میں ہم سے نمٹنے کی بجائے یہ زیادہ بہتر سمجھیں کہ جنگل سے پہلے ہی ہم سے نمٹ لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے وہاں بتانا تھا۔ ہم اس آدمی کو ٹریس کر لیتے اور پھر اصل ت حال سامنے آجاتی کہ وہ کس کا آدمی تھا۔ بہرحال اب واقعی ک نہیں لیا جا سکتا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ایک تو ہمیں قصبے میں کسی اور راستے سے داخل ہونا ہو گا۔ دوسرا اس ہوٹل میں بھی سب نہیں جائیں گے صرف میں اور تنویر جائیں گے کیونکہ یہ سروتم ان کا خاص آدمی ہے۔ میں تو اس لئے مطمئن تھا کہ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں اور پھر مقامی میک اپ میں ہیں لیکن اب تمہاری بات سننے کے بعد تو معاملات واقعی مشکوک ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ہمیں بہرحال ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"لالو"...... عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... اس نے گردن موڑے بغیر جواب دیا۔

"اس قصبے راگم میں جانے کا کوئی اور راستہ بھی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"راستہ ۔ نہیں جناب۔ سڑک تو یہی وہاں جاتی ہے۔ ویسے سائیڈوں پر جنگل ہے اس کے اندر سے ہو کر تو وہاں داخل ہوا جا سکتا ہے لیکن اس طرح ہماری رفتار بے حد کم ہو جائے گی"...... لالو نے جواب دیا۔

"یہ جنگل کہاں سے شروع ہوتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ راگم قصبے سے پہلے کتنے فاصلے سے یہ جنگل شروع ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ تقریباً چالیس میل سے دونوں طرف جنگلات شروع ہو جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں پچاس میل تک سڑک جنگل کے درمیان سے گزرتی ہے"...... لالو نے جواب دیا۔

"کوئی ایسا راستہ نہیں ہے کہ ہم ان جنگلات سے گزرے بغیر قصبے میں داخل ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہے تو سہی ۔ لیکن وہ بہت طویل ہے۔ ہمیں کم از کم دو گھنٹوں کا مزید سفر کرنا پڑے گا"...... لالو نے جواب دیا۔

"کیا اتنا پٹرول ہو گا جیپ میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"جی ہاں ۔ ٹینک تو فل ہیں جناب"...... لالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ پھر اس دوسرے راستے سے چلو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... لالو نے جواب دیا۔

"یہ تم کیوں راستہ بدل رہے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ بس ویسے ہی یہ جیپ بے حد شاندار اور آرام دہ ہے۔ سفر کا لطف آ رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ اس کا لطف اٹھایا جائے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا کر خاموش ہو گئی کیونکہ اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران ڈرائیور کی وجہ سے کھل کر بات نہیں کر رہا۔

"جناب ۔ اتنے طویل سفر کی بجائے ایک اور شارٹ کٹ بھی

ہے لیکن اس میں رسک کافی ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کس قسم کا رسک"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ یہ راستہ ایک قبیلے جاگوریوں کی بستی کے درمیان سے گزرتا ہے اور یہ قبیلہ کبھی کبھار سیاحوں پر حملے کر دیتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے ان سے سامان وغیرہ چھین لیتا ہے"...... لالو نے کہا۔

"یہ راستہ کہاں سے جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جنگلات شروع ہونے سے کافی پہلے ہم دائیں ہاتھ پر مڑ جائیں گے۔ یہ کچا راستہ ہے اور تقریباً آٹھ میل کا سفر کر کے پھر یہ راستہ جنگلات میں سے ہوتا ہوا قصبے کے دوسرے سرے پر جا نکلتا ہے۔ راستے میں اس قبیلے کی بستی آتی ہے"...... لالو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس راستے پر ہی چلو۔ پھر ان جاگوریوں سے بھی ملاقات ہو جائے گی اور میں جب واپس پاکیشیا جاؤں گا تو اس پر کتاب لکھ کر دولت کما لوں گا۔ ایسے ایسے واقعات اس قبیلے کے بارے میں لکھوں گا کہ لوگ کتاب خریدنے پر مجبور ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کتاب کا عنوان کیا رکھیں گے آپ"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جاگوری قبیلہ اور جولیانا فٹزواٹر"...... عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں تمہارا نام عنوان میں دے کر تمہیں ہمیشہ

کے لئے زندہ جاوید کرنا چاہتا ہوں۔ تم اسے بکواس کہہ رہی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ فائنل فیصلہ بتا دیں کیونکہ جلد ہی ہم اس پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے"...... لالو نے کہا۔

"تم اس جاگوری قبیلے والے راستے سے ہی چلو اور جب ان کی بستی آجائے تو جیپ وہاں روک دینا۔ میں ان کے سردار سے ملاقات کر کے آگے جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... لالو نے جواب دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے کہہ رہا ہوں کہ پھر خود ہی بھگتو گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے بعد اس نے جیپ کا رخ موڑا اور پختہ سڑک سے اتار کر کچے میں ڈال دیا۔ جیپ کے پہیئے دھول اڑانے لگے اور پھر واقعی آٹھ میل کے بعد ایک بار پھر اس نے جیپ کا رخ موڑا اور اس بار جیپ خاصے گھنے جنگل کے درمیان بنے ہوئے کچے راستے پر آگے بڑھنے لگی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد اس نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔

"بستی قریب آ رہی ہے جناب۔ دور سے دھول اڑتی دیکھ کر وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کا شکار آ رہا ہے"...... لالو نے کہا اور پھر کچھ آگے جا کر اس نے جیپ روک دی۔

"باس۔ آپ بے فکر ہو کر چلیں۔ ان سے میں نمٹ لوں گا"۔ عقب میں بیٹھے ہوئے جوزف نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"تم تو پیچھے بیٹھے ہو۔ جب تک جاگوری تم تک پہنچیں گے وہ ہم سے نمٹ چکے ہوں گے۔ بہرحال لالو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جیپ آگے لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو لالو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔

"جناب۔ میں اپنے لئے نہیں ڈر رہا۔ کیونکہ میں ان کی زبان جانتا ہوں اور جو ان کی زبان جانتا ہو اسے یہ جاگوری کچھ نہیں کہتے۔ میں تو آپ کی وجہ سے کہہ رہا تھا"...... لالو نے کہا۔

"کون سی زبان ہے۔ کوئی فقرہ بولو"...... عمران نے کہا تو لالو نے ایک فقرہ بولا تو عمران نے اسی زبان میں اس کا جواب دیا تو لالو بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو بھی یہ زبان آتی ہے۔ حیرت ہے"...... لالو نے کہا۔

"یہ قدیم ناپالی زبان ہے"...... عمران نے کہا اور ابھی جیپ تھوڑی ہی آگے بڑھی تھی کہ اچانک لمبے تڑنگے قبائلیوں نے چیختے ہوئے ہر طرف سے جیپ کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے نیزے تھے۔ لالو نے ایک جھٹکے سے جیپ روک دی۔

"سنو۔ کون ہے تمہارا سردار"...... عمران نے جیپ سے باہر نکل کر دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے چیخ کر ان کی زبان میں کہا تو دوڑ کر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے سب قبائلی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ اس دوران لالو اور عمران کے ساتھی بھی جیپ سے نیچے

اتر آئے تھے۔

"کون ہو تم۔ اور تم ہماری زبان کیسے جانتے ہو"...... ایک ادھیڑ عمر قبائلی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جاگوری قبیلے کے سردار ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سردار ہوں۔ میرا نام جاشوکا ہے"...... اس ادھیڑ عمر قبائلی نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ ہم سب تمہارے دیوتا جاگورا کا مندر دیکھنے آئے ہیں اور ہمارے پاس جاگورا دیوتا کی آنکھ بھی موجود ہے جو ہم اس مندر کے بڑے پجاری کے حوالے کرنے آئے ہیں اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو پھر بڑے پجاری کو بلا لاؤ۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ جب جاگورا دیوتا کی آنکھ مندر میں پہنچ جائے گی تو تمہارا جاگورا دیوتا خوش ہو جائے گا اور پھر تمہاری عورتیں نر بچے کثیر تعداد میں پیدا کریں گی اور تمہارے علاقوں کے درختوں کے پھل بھی میٹھے ہو جائیں گے اور تمہارا قبیلہ اس سارے علاقے کا سب سے بڑا اور طاقتور قبیلہ بن جائے گا"...... عمران نے ان کی زبان میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں بڑے پجاری کو بلواتا ہوں"...... اس ادھیڑ عمر قبائلی نے کہا اور پھر اس نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں جا کر بڑے پجاری کو یہاں لے آئیں اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے جنگل میں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان

کے ساتھ ایک بوڑھا قبائلی بھی تھا جس کے سر پر سفید رنگ کا پروں کا تاج تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جس کے دو پھل تھے۔

"یہ کون لوگ ہیں سردار"...... اس بوڑھے نے قریب آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم جاگورا دیوتا کے بڑے پجاری ہو"...... عمران نے اس کی زبان میں کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ لیکن تم کون ہو اور کیسے ہماری زبان بول لیتے ہو۔ کیسے ہمارے دیوتا کے بارے میں جانتے ہو"...... اس بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کا میگزین نکالا اور اس میں سے ایک گولی نکال کر اس نے میگزین واپس مشین پسٹل میں ڈال کر مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔

"یہ دیکھو تمہارے دیوتا کی آنکھ"...... عمران نے ہاتھ اونچا کر کے گولی دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی جاگورا دیوتا کی آنکھ ہے۔ آدھی سرخ اور آدھی زرد۔ اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ یہ تمہیں کہاں سے ملی ہے"۔ بوڑھے پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اصل پجاری ہو تو اپنے قبیلے کو بتاؤ کہ جب یہ آنکھ جاگورا دیوتا کے مندر میں پہنچے گی تو تمہارا دیوتا خوش ہو جائے گا اور پھر تمہاری عورتیں کثیر تعداد میں نر بچے پیدا کریں گی اور تمہارے

علاقے کے درختوں کے پھل میٹھے ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ یہ پراسرار اجنبی درست بتا رہا ہے سردار۔ واقعی ایسا ہی ہو گا اور سنو جس کے پاس دیوتا کی آنکھ ہو وہ ہمارا انتہائی مقدس مہمان ہو گا اور اس کے ساتھی بھی۔ اس لئے سب اس کے سامنے جھک جاؤ"...... پجاری نے عمران کی بات سے بھی دو قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا تو سردار نے گردن جھکا دی اور اس کے گردن جھکاتے ہی سارے قبیلے نے گردنیں جھکا دیں۔

"آؤ ہمارے ساتھ مقدس مہمان۔ تاکہ تم دیوتا کی یہ آنکھ خود دیوتا کے مندر کی بھینٹ چڑھا سکو"...... بوڑھے پجاری نے کہا۔

"لالو تم جیپ لے آؤ۔ ہم سب پیدل ان کے ساتھ ان کی بستی میں جائیں گے"...... عمران نے لالو سے کہا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب کھیل ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"بہتر جناب"...... لالو نے جواب دیا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل جاگورا قبیلے کے بوڑھے پجاری اور سردار کے ہمراہ آگے بڑھنے لگے جبکہ لالو جیپ لے کر ان کے پیچھے آ رہا تھا۔ عمران کے ساتھیوں کے عقب اور سائیڈوں میں بھی جاگورا قبیلے کے لوگ چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بستی میں پہنچ گئے۔ یہاں لکڑی کا ایک بڑا سا مندر بنا ہوا تھا جس پر سفید رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ بستی کے لوگوں کے مکانات جھونپڑی نما تھے اور وہاں موجود عورتیں،

مرد اور بچے سب انتہائی حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے ۔ پھر وہ اس معبد کے سامنے پہنچ کر رک گئے ۔

" یہ لو اور جا کر معبد میں رکھ دو "...... عمران نے مشین پسٹل کی گولی بڑے پجاری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بوڑھے پجاری نے اس طرح گولی عمران سے لی کہ جیسے وہ دنیا کی متبرک ترین چیز ہو اور پھر وہ عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہوا سردار کے ساتھ معبد کے اندر چلا گیا جبکہ باقی قبائلی باہر ہی رک گئے تھے ۔

" تم ساتھ نہیں گئے "...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" میں اس واہیات کام میں کیسے شریک ہو سکتا ہوں "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ بھی اس معاملے میں عمران سے متفق ہو ۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پجاری اور سردار واپس باہر آ گئے اور انہوں نے تمام قبیلے کو بتا دیا کہ ان اجنبیوں کی وجہ سے دیوتا خوش ہو گیا ہے اور اب دیوتا ان سے راضی ہے جس پر تمام قبائلی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے جھک گئے ۔

" آؤ اجنبی "...... سردار نے عمران سے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک بڑی جھونپڑی میں آ گیا ۔

" ہم تمہاری کیا خدمت کر سکتے ہیں "...... سردار نے وہاں پہنچ کر

عمران سے کہا ۔

" کراس وڈ جنگل میں ہمارے دشمن پہنچے ہوئے ہیں جو وہاں اجنبی ہیں انہوں نے وہاں ایک فرضی معبد تیار کیا ہوا ہے ۔ ہم انہیں روکنے جا رہے ہیں لیکن ہمیں خطرہ ہے کہ وہاں انہوں نے اپنے آدمی چھپا رکھے ہوں گے جن کی وجہ سے وہ ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں ۔ کیا تم کوئی ایسا آدمی وہاں بھیج کر معلومات حاصل کر سکتے ہو جس سے اصل بات کا علم ہو جائے "...... عمران نے کہا ۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ لیکن تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو "۔ سردار نے کہا ۔

" تمہارے آدمی کے ساتھ میرا آدمی جائے گا اور وہ وہاں خود ساری صورت حال دیکھ لے گا ۔ صرف تمہارا آدمی اسے وہاں لے جائے گا اور واپس لے آئے گا "...... عمران نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بھیجتا ہوں "...... سردار نے کہا اور ایک طرف کھڑے ہوئے ایک قبائلی سے اس نے کہا کہ وہ جا کر جاشو کو بلا لائے ۔ وہ قبائلی سر ہلاتا ہوا جھونپڑی سے باہر چلا گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک قبائلی تھا اور سردار نے اسے سمجھانا شروع کر دیا ۔

" میں ابھی تھوڑی دیر پہلے وہاں سے واپس آیا ہوں سردار ۔ مجھے معلوم ہے کہ کراس وڈ میں کیا ہو رہا ہے "...... جاشو نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا ۔

"تم وہاں کتنے روز رہے ہو"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو
کر کہا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ شاید اس کے ذہن میں یہ بات
تھی کہ عمران ان کی زبان اس روانی سے بول لے گا۔

"میں دو روز سے وہاں تھا۔ وہاں میری بیوی کے رشتے دار رہتے
ہیں"...... جاشو نے جواب دیا۔

"کیا تم تفصیل بتا سکتے ہو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے"...... عمر
نے کہا۔

"ہاں۔ کراس وڈ میں ایک قدیم معبد ہے جو صدیوں سے وی
پڑا ہوا تھا لیکن اب وہاں اجنبی دنیا کے لوگ موجود ہیں ان کا کہنا
کہ وہ اس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جن کا یہ معبد تھا لیکن صدیوں
ان کا قبیلہ یہاں سے چلا گیا تھا اور کسی دور دراز علاقے میں جا بس
اور اب وہ اپنے قدیم معبد کو تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں
انہوں نے کراس وڈ کے تمام قبائلی مردوں کو خوراک عجیب و غر
لباس اور آگ اگلنے والے ہتھیار تحفے میں دیئے ہیں جن کی وجہ
تمام قبائلی سرداروں نے انہیں اس قدیم معبد میں رہنے اور عب
کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ وہ لوگ اس معبد میں رہتے ہیں
مجھے نہیں معلوم کہ ان کی تعداد کتنی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ جب
تک وہ اس معبد میں رہیں گے کسی کو نظر نہ آئیں گے۔ میں یہ
کر بڑا حیران ہوا۔ چنانچہ میں نے خود جا کر دیکھنے کی کوشش کی
واقعی وہ نظر نہ آ رہے تھے۔ میں سارا معبد گھوم کر دیکھ چکا ہوں

کل ایک عورت اور چار اجنبی مرد جو مانڈو شہر سے آئے ہیں ان کی
حفاظت کے لئے وہاں پہنچے اور انہوں نے کراس وڈ میں ایک آدمی کے
گھر میں ڈیرہ جمایا ہوا ہے لیکن اس آدمی کے گھر میں صرف اجنبی
عورت رہتی ہے جبکہ چار مردوں نے اس جنگل میں علیحدہ علیحدہ
درختوں پر بڑے بڑے گھونسلے بنا لئے ہیں اور وہ ان گھونسلوں میں
رہتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ آسمان سے اترنے والی بلاؤں کو روکنے
کے لئے وہ ایسا کر رہے ہیں"...... جاشو نے کہا تو عمران نے اس سے
مزید سوالات کر کے پوری تفصیلات معلوم کر لیں۔

"ان کے علاوہ اور کوئی اجنبی وہاں موجود نہیں ہے"...... عمران
نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ البتہ میں پیدل آنے کی بجائے وہاں اپنے
ایک رشتہ دار کے ساتھ خچر پر سوار ہو کر بڑے راستے سے ہو کر یہاں
پہنچا ہوں۔ میرا رشتہ دار مجھے چھوڑ کر آگے ایک اور بستی میں چلا گیا
ہے میں نے راستے میں بھی چند شہری لوگوں کو بڑے راستے کے
دوسرے موڑ پر درختوں پر موجود دیکھ لیا تھا کیونکہ ہمیں وہاں کے
ایک ایک درخت کا علم ہوتا ہے۔ یہ دس کے قریب افراد تھے اور لگتا
تھا کہ یہ شہر کے لوگ ہیں ان کے پاس آگ اگلنے والے ہتھیار تھے۔
انہوں نے ہمیں کچھ نہیں کہا البتہ ہم نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ ان کا
انداز بتا رہا تھا کہ وہ مانڈو شہر سے آنے والے کچھ لوگوں کے انتظار
میں وہاں موجود ہیں"...... جاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہمارے ساتھ چل کر اس جگہ کی نشاندہی کر سکتے ہو
جہاں وہ لوگ موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن میں واپس کیسے آؤں گا"...... جاشو نے کہا۔

"جیسے یہ سردار کہہ رہا ہے ویسے کرو۔ تم پیدل بھی آ سکتے
ہو"...... سردار نے غصیلے لہجے میں کہا اور جاشو نے سر جھکا لیا۔

"لالو کو بلاؤ"...... عمران نے ساتھ موجود صفدر سے کہا تو صفدر
اٹھا اور جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ باہر جیپ موجود تھی جس کے سامنے
لالو کھڑا تھا۔ صفدر اسے ساتھ لے کر جھونپڑی میں آ گیا۔

"لالو ۔ یہ جاشو کوئی موڑ بتا رہا ہے جہاں کچھ لوگ ہمارے انتظار
میں موجود ہیں۔ تم اس سے وہ موڑ پوچھ لو"...... عمران نے کہا تو
لالو نے جاشو سے پوچھنا شروع کر دیا۔ وہ چونکہ ان کی زبان اچھی
طرح جانتا تھا اس لئے وہ ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں نے وہ جگہ سمجھ لی ہے اور میرا خیال ہے
کہ یہ لوگ شہر کے بدمعاشوں میں سے ہیں کیونکہ جاشو جو لباس بتا
رہا ہے وہ لباس غنڈے اور بدمعاش پہنتے ہیں"...... لالو نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
سردار اور بڑے پجاری کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے جانے کی اجازت
مانگی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار واپس جا رہے تھے۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ ان سے نمٹ کر ہی آگے بڑھا جائے۔ ہم
جنگل سے براہ راست وہاں پہنچ سکتے تھے۔ کچا راستہ تو بہرحال ہے

تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ان سے ان لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی
ہیں جنہوں نے انہیں ہائر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے
اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد لالو نے ایک جگہ
جیپ روک دی۔

"جناب۔ یہاں سے تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلے پر وہ موڑ ہے
جہاں یہ لوگ موجود ہیں۔ اس لئے اب کیا حکم ہے"...... لالو نے
کہا۔

"اس موڑ سے سرو تم کا ہوٹل کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"جناب۔ آٹھ کلومیٹر کا فاصلہ رہ گیا ہے"...... لالو نے جواب
دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جیپ لے کر واپس جاؤ۔ ہم اب پیدل آگے
جائیں گے"...... عمران نے کہا اور وہ سب جیپ سے نیچے اتر آئے۔
سیاہ رنگ کے بڑے بیگ بھی انہوں نے اٹھا لئے اور پھر لالو جیپ
لے کر واپس چلا گیا۔

"جوزف۔ تم جوانا کے ساتھ جاؤ اور چکر کاٹ کر ان لوگوں کی
پوزیشن دیکھ آؤ۔ یہ دس افراد ہیں اور درختوں میں چھپے ہوئے
ہیں"۔ عمران نے جوزف سے کہا۔

"کیا صرف سچویشن دیکھنی ہے باس"...... جوزف نے بڑے

اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ان کا سرغنہ زندہ چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آؤ جوانا۔ اسلحہ لے لو"...... جوزف نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اسلحہ لے کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے جنگل میں غائب ہو گئے۔

"ان کی وجہ سے ہماری آمد کا انہیں علم ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"یہ جوزف جنگل کا آدمی ہے جولیا۔ اس لئے دیکھنا کہ یہ کیا کر آتا ہے۔ آؤ ہم راستے سے ہٹ کر جھنڈ میں چھپ جائیں ورنہ یہاں سے گزرنے والے بھی ہمارے بارے میں وہاں اطلاع دے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر سب بیگ اٹھائے سڑک سے کافی ہٹ کر درختوں کے ایک جھنڈ میں چلے گئے البتہ عمران کے کہنے پر تنویر ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا تھا تاکہ جوزف اور جوانا واپس آئیں تو انہیں چیک کیا جا سکے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ایک سرخ رنگ کی جیپ آ رہی ہے راگم کی طرف سے"...... تنویر نے کہا۔

"چیک کرتے رہو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ جیپ تو جوزف چلا رہا ہے اور جوانا بھی ساتھ ہے کیا ہوا ہے"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ

تیزی سے نیچے اترنے لگا۔

"جاؤ صفدر تنویر کے ساتھ اور ان دونوں کو جیپ سمیت یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر تنویر کے نیچے اترنے پر اس کے ساتھ چل پڑا اور وہ دونوں جھنڈ سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اس جھنڈ میں داخل ہوئی اور اندر آ کر رک گئی۔ جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ تنویر اور صفدر بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"ان کے سرغنہ کو لے آیا ہوں باس"...... جوزف نے عقبی سیٹوں کی طرف موجود ایک بے ہوش مقامی آدمی کو گھسیٹ کر جیپ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"جیپ میں چار میزائل گنیں موجود ہیں"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اور تنویر نے جیپ کے عقبی حصے میں موجود چار میزائل گنیں نکال کر باہر رکھ دیں۔ گنیں خاصی جدید اور لانگ رینج میں فائر کرنے والی تھیں۔

"کیا ہوا جوزف۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ جوزف اور میں نے ان کا باقاعدہ شکار کھیلا ہے۔ یہ دس افراد تھے جو مختلف درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان میں سے چار کے ہاتھوں میں یہ میزائل گنیں تھیں جبکہ باقیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ جوزف نے باقاعدہ پہلے راؤنڈ لگایا اور تمام صورت حال کو چیک کیا۔ ایک سائیڈ پر درختوں کے ایک جھنڈ میں یہ جیپ موجود تھی اور جیپ کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر تھا

اور وہ ٹرانسمیٹر پر بات چیت کر رہا تھا اور اپنا نام کرومبو لے رہا تھا۔
جوزف نے اسے پہلے بے ہوش کیا اور پھر ہم نے باقاعدہ دس افراد کا
شکار کھیلا اور انہیں ہلاک کر دیا اور میزائل گنیں ساتھ لے آئے
ہیں"...... جوزف سے پہلے جوانا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران
بے اختیار مسکرا دیا۔

"اسے درخت کے تنے کے ساتھ باندھ کر ہوش میں لے آؤ"۔
عمران نے کہا تو جلد ہی اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... کرومبو
نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کے
چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے اس نے دنیا کا نواں عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

"تمہارا نام کرومبو ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں۔ وہ میرے ساتھی۔
کیا مطلب۔ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"...... کرومبو نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے تمام ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی میزائل
گنیں یہاں موجود ہیں اور ہم وہ ہیں جنہیں ہلاک کرنے کے لئے
تمہاری خدمات ہائر کی گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو کرومبو
کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ تم لوگ تو وہاں پہنچے
ہی نہیں اور تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم وہاں موجود ہیں"۔

کرومبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے ہائر کیا تھا"۔
عمران نے کہا۔

"مجھے مانڈو کے ڈرگو نے ہائر کیا تھا۔ وہ مانڈو کا بہت بڑا آدمی
ہے"...... کرومبو نے جواب دیا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا کی طرف گردن موڑتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں
کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا بڑے جارحانہ انداز میں درخت کے ساتھ
بندھے ہوئے کرومبو کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... کرومبو
نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے درختوں کا یہ جھنڈ اس کے حلق
سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے نیزے کی
طرح اکڑی ہوئی انگلی اس کی آنکھ میں مار دی تھی۔ دوسرے لمحے اس
نے انگلی باہر کھینچی اور پھر اسے کرومبو کے لباس سے صاف کرنا
شروع کر دیا جبکہ کرومبو کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں
اور وہ کسی پنڈولم کی طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ صفدر، کیپٹن
شکیل اور تنویر تینوں خود ہی اس جھنڈ سے باہر چلے گئے تھے۔ ظاہر
ہے یہ جھنڈ سڑک کے قریب تھا اور کرومبو کی چیخیں وہاں تک پہنچ
رہی تھیں۔

"تم ۔ تم ظالم ہو ۔ تم ظالم ہو"...... کرومبو نے کراہتے ہوئے کہا۔

"اب اگر جھوٹ بولا تو دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا۔ سمجھے ۔ تم چھوٹی مچھلی ہو ۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں ہلاک کریں ۔ اس لئے جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو اور اپنی جان بچا لو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... کرومبو واقعی خاصا سخت جان آدمی ثابت ہوا تھا۔

"جوانا"...... عمران نے گردن موڑ کر جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور ایک بار پھر وہ جارحانہ انداز میں کرومبو کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ"...... اس بار کرومبو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"وہیں رک جاؤ ۔ اب جیسے ہی جھوٹ بولے ۔ میں تمہیں اشارہ دوں گا اور تم نے اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دینی ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے درخت کے قریب رکتے ہوئے ک

جس کے ساتھ کرومبو بندھا ہوا تھا۔

"وہ ۔ وہ ۔ مجھے راگم کے سروتم نے بک کیا تھا۔ راگم ہوٹل کے مالک سروتم نے ۔ وہ ان لوگوں کا ایجنٹ ہے جنہیں تم ہلاک کرنا چاہتے ہو"...... کرومبو نے کہا۔

"کیا بتایا تھا اس نے ہمارے بارے میں تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا ایک آدمی مانڈو میں کسی مشین کے ذریعے تمہاری نگرانی کرتا رہا ہے ۔ میں سروتم کے آفس میں ہی موجود تھا جب اس آدمی کی کال آئی اور اس نے ٹرم پار جیپ کے بارے میں تمام تفصیلات بھی بتائیں اور تمہارے حلیئے ۔ باس اور تمہاری تعداد کے بارے میں بھی تمام تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتایا کہ تم وہاں سے راگم کے لئے روانہ ہو چکے ہو"...... کرومبو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے ۔

"کیا تم کراس وڈ جنگل گئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ میں وہاں نہیں گیا۔ میں تو سروتم کے ہوٹل میں گیا تھا اس نے فون کر کے مجھے بلوایا تھا"...... کرومبو نے جواب دیا۔

"کیا راگم قصبے میں فون موجود ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وائرلیس فون ہے"...... کرومبو نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے سروتم کا"...... عمران نے پوچھا تو کرومبو نے نمبر

بتا دیا۔

" سروتم کا حلیہ تفصیل سے بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ وہ ہوٹل میں کہاں بیٹھتا ہے۔ اس کی رہائش کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس کی رہائش گاہ ہوٹل کے عقب میں ملحقہ ہے اور اس کا آفس ہوٹل کے اندر ہے لیکن صرف وہ لوگ وہاں جا سکتے ہیں جن کے بارے میں اس نے کاؤنٹر پر بتا دیا ہو یا کاؤنٹر والے اسے جانتے ہوں۔ اجنبی افراد کو اس کے آفس میں نہیں جانے دیا جاتا بلکہ اس کے ہوٹل کے لوگ ہی انہیں کسی نہ کسی بہانے گولی مار دیتے ہیں"...... کرومبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے آف کر دو جوانا"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ کرومبو کچھ سمجھتا یا احتجاج کرتا اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

" رسی کھول دو اور اس کی لاش کسی گڑھے میں پھینک دو"۔ عمران نے کہا اور پھر جھنڈ میں کھڑی ہوئی اس جیپ کی طرف بڑھ گیا جس میں کرومبو کو بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا تھا۔

" چلو اب پیدل چلنے کی بجائے اس جیپ میں چلیں۔ اب ہمیں پہلے اس سروتم کا گھیراؤ کرنا ہے اس سے اس لیبارٹری اور ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی جس کے خلاف ہم نے کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سروتم اپنے آفس میں موجود تھا۔ سامنے ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرومبو اور اس کے آدمیوں نے مانڈو سے آنے والی سڑک کے دوسرے موڑ کے پاس گھیراؤ کر رکھا ہے اور جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹوں کی جیپ وہاں پہنچے گی ایک ہی میزائل سے اس کے پرخچے اڑا دیئے جائیں گے اس لئے اسے اس اطلاع کا انتظار تھا۔ کرومبو کے ایک آدمی کے پاس ٹرانسمیٹر تھا اور سروتم نے کرومبو سے طے کر رکھا تھا کہ ان لوگوں کے ہلاک ہوتے ہی اسے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دے گا اور پھر ان کی لاشیں اٹھا کر وہ اپنے اڈے پر لے جائے گا۔ اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا تھا تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔ اس کے خیال کے مطابق تو پاکیشیائی ایجنٹوں کو اب سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے اس موڑ تک پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن پون گھنٹہ قبل جب اس نے خود انہیں کال کیا تو اسے بتایا گیا کہ

ابھی تک جیپ نہیں پہنچی اور جیسے ہی پہنچے گی اسے اڑا کر وہ خود رپورٹ دے دیں گے لیکن اب پون گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی تھی اور سروتم کے دل میں عجیب سی بے چینی نے ڈیرہ ڈال لیا تھا۔ پھر جب معاملات اس کی برداشت سے باہر ہوگئے تو اس نے خود ہی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سروتم کالنگ۔ اوور"...... سروتم نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

"یہ کیا ہوگیا۔ کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی"...... سروتم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جب مسلسل کال دینے کے باوجود کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو سروتم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"گوتم۔ جیپ لے کر فوراً مانڈو سے آنے والی سڑک کے دوسرے موڑ کے قریب پہنچو لیکن جیپ لے کر موڑ پر نہ چلے جانا۔ وہاں کرومبو اور اس کے آدمی مانڈو سے آنے والے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف پکٹنگ کئے ہوئے ہیں لیکن وہاں سے ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ تم وہاں پہنچ کر چیکنگ کرو اور ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤ اور مجھے رپورٹ دو لیکن جلدی۔ اور سنو۔ کسی معاملے میں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھ گئے"...... سروتم نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سروتم نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو سروتم نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ گوتم کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے گوتم کی آواز سنائی دی تو سروتم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا خیال تھا کہ کرومبو کی کال ہوگی۔

"اوہ تم۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... سروتم نے کہا۔

"باس۔ یہاں کرومبو کے دس افراد کی لاشیں جگہ جگہ پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے البتہ کرومبو اور اس کی جیپ یہاں موجود نہیں ہے۔ ہلاک ہونے والے افراد کے پاس ان کی مشین گنیں پڑی ہوئی ہیں اور یوں لگتا ہے کہ ان میں سے چار افراد درختوں پر موجود تھے اور انہیں نیچے سے فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور"...... گوتم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرومبو اور اس کی جیپ تو وہاں ہونی چاہئے یا دوسری صورت میں کرومبو کی لاش ہونی چاہئے۔ اوور"...... سروتم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں نہ کرومبو ہے اور نہ ہی اس کی جیپ۔ آپ کہیں تو میں اردگرد تلاش کروں۔ اوور"...... گوتم نے کہا۔

"نہیں۔ تم واپس آجاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... سروتم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر میز

کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا او
ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام
کیا۔

"وکرم کو بھیجو میرے پاس فوراً"...... سروتم نے کہا اور نوجوان
سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ سروتم نے ہونٹ
بھینچ لئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک
درمیانے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... آنے والے نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"...... سروتم نے کہا تو آنے والا میز کی دوسری طرف کرسی
پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ کرومبو اور اس کے گروپ کو میں نے
پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا ٹاسک دیا تھا"...... سروتم نے کہا۔

"یس باس"...... وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لہجہ مؤدبانہ
تھا۔

"گوتم کو میں نے وہاں چیکنگ کے لئے بھیجا تھا اس نے رپورٹ
دی ہے کہ وہاں کرومبو کے دس افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ
کرومبو اور اس کی جیپ غائب ہے۔ اس کا مطلب سمجھتے ہو"...... سروتم
نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس کا مطلب ہے کہ کرومبو اور اس کا گروپ
پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کی بجائے خود ان کے ہاتھوں ہلاک

ہو چکے ہیں"...... وکرم نے جواب دیا۔

"ہاں اور کرومبو اور اس کی جیپ کی گمشدگی کا مطلب ہے کہ
کرومبو زندہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہے اور یقیناً انہوں نے کرومبو سے
میرے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور اب وہ مجھ پر ریڈ
کریں گے"...... سروتم نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ پھر کیا حکم ہے"...... وکرم نے چونک کر کہا۔

"یہ لوگ لازماً میرے پیچھے ہوں گے اور یہاں ہوٹل میں آئیں
گے اور اب ان کا خاتمہ ہونا چاہئے لیکن میں نہیں چاہتا کہ ہوٹل میں
کوئی گڑبڑ ہو کیونکہ اس طرح ہوٹل بدنام ہو جائے گا۔ تم ایسا کرو
کہ جب یہ لوگ میرا پوچھنے یہاں آئیں تو تم انہیں ریڈ ہاؤس کا پتہ بتا
دینا میں وہیں جا رہا ہوں۔ اگر وہ کنفرم کرنا چاہیں تو بے شک وہاں
فون کر کے مجھ سے بات کر لینا۔ ریڈ ہاؤس میں ایسے انتظامات ہیں
کہ میں انہیں آسانی سے کور بھی کر لوں گا اور ان کا خاتمہ بھی کر دوں
گا"...... سروتم نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... وکرم نے جواب دیا۔

"اور سنو۔ کسی جھگڑے میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ
یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ یہ آسانی سے قابو میں نہیں آنے
والے۔ ایسا نہ ہو کہ تم ہوٹل ہی ان کے ہاتھوں تباہ کرا بیٹھو"......
سروتم نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل ہو

گی۔ وکرم نے کہا تو سروتم نے اسے جانے کا اشارہ کر دیا اور پھر
اس کے باہر جانے کے بعد وہ خود بھی اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریڈ ہاؤس اس بستی کے شمال مغرب میں
ایک کافی بڑی عمارت تھی۔ اس عمارت کا مالک سروتم تھا اور اس
نے یہاں ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی
اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا اور وہاں اس نے اپنے دشمنوں سے نمٹنے
کے لئے باقاعدہ بلیک روم بھی بنا رکھا تھا اور ریڈ ہاؤس میں ایسے
سائنسی انتظامات موجود تھے کہ جبراً اندر آنے والا خود بخود بے ہوش
ہو سکتا تھا اس لئے سروتم نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے نمٹنے کے لئے
ریڈ ہاؤس کا انتخاب کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ ان کا خاتمہ کر دینے
میں کامیاب ہو جائے گا۔

عمران نے کرومبو کی جیپ راگم بستی سے کچھ پہلے ہی روک دی
تھی اور پھر اس کی ہدایت پر تنویر اس جیپ کو درختوں کے ایک
جھنڈ میں چھوڑ آیا تھا کیونکہ عمران جانتا تھا کہ اس چھوٹی سی بستی کے
رہنے والے لامحالہ کرومبو اور اس کی اس جیپ کو اچھی طرح پہچانتے
ہوں گے اس لئے کرومبو کی بجائے انہیں اس میں سوار دیکھ کر یہ
اطلاع سروتم تک بھی پہنچ سکتی تھی اور وہ غائب ہو سکتا تھا جبکہ
عمران اچانک اس کے سر پر پہنچ جانا چاہتا تھا اس لئے جیپ اس نے
درختوں کے جھنڈ میں پہنچائی اور خود وہ پیدل چلتے ہوئے بستی میں
داخل ہو گئے۔ چونکہ ان سب کے چہروں پر مقامی میک اپ تھے اس
لئے وہ مقامی افراد نظر آ رہے تھے۔ ایک آدمی سے پوچھنے پر وہ جلد ہی
راگم ہوٹل پہنچ گئے۔ ایک منزلہ ہوٹل تمام تر لکڑی کا بنا ہوا تھا اور
اس میں آنے جانے والوں کو دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ یہاں زیر

زمین دنیا کے افراد کی تعداد زیادہ آتی جاتی رہتی ہے۔

"تم سب ہوٹل کے ہال میں بیٹھ کر کافی وغیرہ پیو گے جبکہ میں اور تنویر اس سروتم سے ملیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں خاصا رش تھا لیکن اس کے باوجود کافی میزیں خالی تھیں۔ عمران کے ساتھی جولیا اور صفدر کی سرکردگی میں ایک خالی میز کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران اور تنویر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے تھے۔ کاؤنٹر پر دو مقامی آدمی موجود تھے۔

"یس سر۔ فرمایئے"۔۔۔۔ ایک آدمی نے غور سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم مانڈو سے آئے ہیں اور ہم نے سروتم سے ملنا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"چیف تو کہیں چلے گئے ہیں۔ آپ مینجر وکرم صاحب سے مل لیں۔ وہ بتا سکیں گے کہ چیف اس وقت کہاں ہیں"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے بڑے مہذب لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وکرم کا آفس"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کاؤنٹر مین نے سائیڈ پر کھڑے ایک آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"ان صاحبان کو مینجر صاحب کے آفس تک پہنچا دو"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا۔

"آیئے جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بائیں طرف کو مڑ کر آگے بڑھنے لگا تو عمران اور تنویر اس

کے پیچھے چل پڑے۔

"مجھے تو ان کا رویہ مصنوعی لگتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اپنی فطرت کے خلاف مہذب بن رہے ہیں"۔ عمران نے آہستہ سے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس کی بات کا مطلب بھی یہی تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس میں داخل ہوئے۔ آفس کو کافی قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا اور میز کے پیچھے ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

"آیئے تشریف لایئے۔ میرا نام وکرم ہے اور میں ہوٹل مینجر ہوں"۔۔۔۔ نوجوان نے اٹھتے ہوئے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مارشل۔ ہم مانڈو سے آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے کاؤنٹر سے اطلاع مل چکی ہے۔ فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ وکرم نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہم نے سروتم سے ملنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چیف سے۔ وہ تو اس وقت یہاں نہیں ہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب واپس آئیں گے"۔۔۔۔ وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"وہ جہاں بھی ہوں وہاں کا پتہ بتا دیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے ان سے بات کرنا ہو گی۔ اگر انہوں نے اجازت دی تو

بتا سکتاہوں ورنہ نہیں"۔۔۔ وکرم نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے وائرلیس فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیں تاکہ ہم بھی ان کا جواب سن سکیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو وکرم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہوٹل راگم سے مینجر وکرم بول رہا ہوں۔ چیف سروتم یہاں موجود ہوں گے۔ ان سے بات کرائیں"۔۔۔ وکرم نے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سروتم بول رہا ہوں وکرم۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ دو صاحبان مانڈو سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے نام مائیکل اور مارشل ہیں۔ وہ آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو انہیں آپ کے پاس بھجوا دیا جائے یا جیسے آپ کا حکم ہو"۔۔۔ وکرم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں تو فوری واپس نہیں آ سکتا۔ ان سے پوچھ لو۔ اگر انہیں جلدی ہو تو میرے پاس بھیج دینا اور اگر جلدی نہ ہو تو میں کل واپس آ جاؤں گا"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو وکرم نے رسیور رکھ دیا۔

"جناب اب آپ فرمائیں۔ آپ نے چیف کی بات تو خود سن لی ہے اس لئے میرے کچھ کہنے کی تو ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ وکرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں فوری ان سے ملنا ہے۔ کہاں ہیں وہ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بستی کے شمال مغرب میں ایک عمارت ہے جس کا نام ریڈ ہاؤس ہے۔ چیف جب کام سے تھک جاتے ہیں تو وہاں آرام کے لئے چلے جاتے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے آرام کے لئے خاصے وسیع انتظامات کئے ہوئے ہیں"۔۔۔ وکرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ مثلاً کس قسم کے۔ کیا مساج مشینیں بھی ہوئی ہیں وہاں انہوں نے"۔۔۔ عمران نے کہا تو وکرم بے اختیار ہنس پڑا۔

"یوں ہی سمجھ لیں لیکن یہ زندہ مشینیں ہیں"۔۔۔ وکرم نے کہا تو اس بار عمران ہنس پڑا کیونکہ وکرم کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"اوکے۔ آپ کا بے حد شکریہ"۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وکرم بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہال میں پہنچ چکے تھے جہاں ان کے ساتھی موجود تھے۔ پھر عمران اور تنویر بھی ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے ویٹر کو اپنے لئے بلیک کافی لانے کا کہہ

دیا۔

"کیا رہا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اسے ساری بات بتا دی۔

"اسے یہیں بلا لینا تھا"۔ جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ اسے بھی زندہ مساج مشینوں کا سن کر سمجھ آگئی تھی کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ اسے کرومبو کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے اور اب وہ دانستہ ریڈ ہاؤس میں جا بیٹھا ہے اور ہمیں وہاں بلایا اس لئے جا رہا کہ وہاں یقیناً کوئی خاص انتظامات کئے گئے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ خیال تمہیں کس لئے آیا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اس ہوٹل کا ماحول اور ٹائپ کا ہے لیکن کاؤنٹر مین اور اس کے مینجر وکرم کا رویہ اور قسم کا ہے۔ اسی لئے تو تنویر بھی فوراً ہی سمجھ گیا تھا کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے اور سراسر مصنوعی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔ عمران درست کہہ رہا ہے۔ یہ لوگ صرف ہمیں وہاں ریڈ ہاؤس میں لے جانے کے لئے اداکاری کر رہے ہیں"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافی پی لیں۔ پھر وہاں چلیں گے۔ اب ملنا تو بہرحال ہے"۔

عمران نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے ہاٹ کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہم سروتم سے ملیں۔ ہم براہ راست کراس وڈ بھی تو پہنچ سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس قبائلی جاشو نے جو کچھ بتایا ہے وہ خاصا خطرناک ہے۔ اگر جاشو اس کرومبو اور اس کے آدمیوں کے بارے میں ہمیں نہ بتاتا تو ہم واقعی آسانی سے ختم کر دیئے جاتے اس کے علاوہ اگر تم لوگوں کی باتوں سے مجھے خطرے کا احساس نہ ہوتا اور میں لالو کو اس دوسرے راستے پر نہ لے جاتا تو تب بھی اس موڑ پر ہم پر بڑی آسانی سے میزائل فائر کیا جا سکتا تھا۔ ایسے حالات میں تمہارا کیا خیال ہے کہ وہاں موجود سب لوگ سوئے پڑے ہوں گے۔ وہ انتہائی گھنا جنگل ہے اور وہاں نجانے ہمارے استقبال کے لئے کس قسم کے انتظامات کر لئے گئے ہوں اس لئے ہمارا سروتم سے ملنا انتہائی ضروری ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر کافی پی کر اور بل ادا کر کے وہ سب ہوٹل سے باہر آ گئے۔

"ہماری تعداد کے بارے میں بھی وہاں اطلاع پہنچا دی گئی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ راستے میں کہیں اچانک ہم پر فائر کھول دیا جائے کیونکہ اب انہیں ہمارے بارے میں معلوم ہو چکا ہے"۔

صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے صفدر۔ اس لئے وہاں میں جوزف اور جوانا کے ساتھ جاؤں گا تم سب اس ہوٹل میں واپس جاؤ تاکہ اگر وہاں کوئی کارروائی ہو تو تم اسے سنبھال سکو" عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اس طرح معاملات زیادہ بگڑ سکتے ہیں۔ ہمیں اکٹھا ہی رہنا ہو گا۔ یہ اور بات ہے کہ ہم [illegible] کر چھپیں تاکہ بیک وقت ہمیں نشانہ نہ بنایا جا سکے" صفدر نے کہا اور پھر سب نے اس کی تائید کر دی تو مجبوراً عمران کو بھی ہاں کرنا پڑی اور یہ عمران جولیا، جوزف اور جوانا کے ساتھ رہا جبکہ باقی ساتھی علیحدہ ہو چھپنے گئے لیکن اس کے باوجود وہ سب بڑے چوکنا نظر آ رہے تھے۔ راستے میں کہیں بھی ان پر کسی قسم کا کوئی حملہ نہ ہوا اور وہ بستی کونے میں موجود ایک سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ گیٹ پر [illegible] پھاٹک بھی موجود تھا۔ گیٹ بند تھا۔

"صفدر۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہے۔ سائیڈ پر جا کر اندر گیس فائر کر دو" عمران نے کہا۔ صفدر سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

"میں نے چند کیپسول اندر فائر کر دیئے ہیں لیکن اس عمارت کی چار دیواری [illegible] اونچی ہے جبکہ اس پر [illegible] تاروں کا [illegible] ابھی موجود ہے جس میں اصلی سی تاریں بھی نظر آ رہی ہیں" صفدر نے واپس آ کر کہا۔

"اگر تو ہو گا یہاں" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہاں سے گزرا جائے۔ ہم گیٹ پھاند کر بھی اندر کود سکتے ہیں" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً سائنسی انتظامات ہوں گے اور گیٹ ہمارے لئے پھانسی کا پھندہ بھی بن سکتا ہے" عمران نے کہا۔

"لیکن یہاں بستی میں ایسے انتظامات کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے" جولیا نے کہا۔

"مساج کی زندہ مشینوں کے ولی وارث بھی تو ہوتے ہوں گے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آئندہ ایسے گھٹیا فقرے منہ سے مت نکالنا۔ سمجھے" ...... جولیا نے اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری جولیا۔ واقعی یہ بات گھٹیا پن کی صف میں آتی ہے۔ آئی ایم رئیلی سوری" ...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت مسرت سے کھل اٹھا۔

"تم واقعی عظیم ظرف کے مالک ہو عمران" ...... جولیا نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"آؤ۔ اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے"...... عمران
نے کہا۔

"آپ یہیں ٹھہریں۔ میں اور کیپٹن شکیل جا کر اندر چیک کر کے
پھاٹک کھولتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران
کوئی جواب دیتا وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے سائیڈ روڈ کی طرف بڑھتے
چلے گئے۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور
صفدر باہر آ گیا اور اس نے ہاتھ ہلا کر اشارہ کر کے انہیں آنے کے
لئے کہا۔

"آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے
پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ کا خیال درست تھا۔ یہاں واقعی نت
سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں لیکن میں نے چیکنگ کر کے تمام
مشینیں آف کر دی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مشینیں۔ کہاں ہیں وہ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ایک کمرے میں چار مشینیں موجود ہیں جو باقاعدہ کام کر رہی
تھیں لیکن اس عمارت میں صرف پانچ افراد ہیں جن میں سے چار
مسلح محافظ تھے البتہ ایک آدمی ان مشینوں والے کمرے میں ایک
کنٹرولنگ مشین کے سامنے موجود تھا"...... صفدر نے ان کے ساتھ
اندر کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اندر سے باہر چیک کیا جا رہا تھا۔

پھر تو انہیں معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ تم نے باہر سے اندر بے ہوش
کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جب تک ہم مخصوص رینج میں نہ آتے ہوں
گے وہ چیک نہ کر سکتے ہوں گے اور گیس کا انہیں خیال ہی نہ آیا ہو
گا"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر
بعد عمران اس کمرے میں داخل ہوا جہاں مشینیں موجود تھیں لیکن
اب ان سب کو فائرنگ کر کے تباہ کر دیا گیا تھا۔ کیپٹن شکیل وہاں
موجود تھا۔ ایک طرف ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر رکھی
ہوئی تھی اور اس کے سامنے بازوؤں والی کرسی پر ایک مقامی آدمی
بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس مستطیل شکل کی مشین کو بھی فائرنگ کر
کے تباہ کر دیا گیا تھا۔

"یہ سروتم ہو گا۔ اسے یہاں سے اٹھا کر اوپر لے چلو اور رسی وغیرہ
تلاش کر کے اسے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے
بڑھ کر اس آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ سب اس کمرے
سے باہر آ گئے۔

"باقی افراد کو آف کر دو"...... عمران نے کہا تو تنویر تیزی سے
ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بڑے کمرے میں آ کر صفدر نے
اس بے ہوش آدمی کو ایک کرسی پر ڈالا جبکہ اس دوران جوانا رسی کا
ایک گچھا اٹھائے اس بڑے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ شاید رسی تلاش
کرنے چلا گیا تھا۔ پھر صفدر نے جوانا کی مدد سے اس آدمی کو کرسی کے

ساتھ رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"اینٹی گیس بھی ہے یا نہیں" عمران نے جو اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"موجود ہے" صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی کو جیب میں ڈال لیا۔ اس دوران جولیا عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ چکی تھی جبکہ جوزف اور جوانا عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑے تھے۔

"صفدر۔ تم باقی ساتھیوں کے ساتھ یہاں کی مکمل تلاشی لو۔ شاید کوئی خاص بات سامنے آجائے" ...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل پہلے ہی باہر تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ تم اندر کیسے آگئے۔ یہ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے" ...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام سروتم ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہو۔ لیکن تم اندر کیسے آگئے اور زندہ کیسے نظر آرہے ہو" ...... اس آدمی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے پہلے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کی اور پھر اندر آگئے" ...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ تم زندہ سلامت اندر داخل ہو جاؤ۔ نہیں۔ چار دیواری کے اوپر تو ایس وی گیس بیس فٹ کی بلندی تک موجود ہے اور دیواروں اور پھاٹک میں لاکھوں وولٹیج کا برقی کرنٹ دوڑ رہا ہے۔ چاہے اندر کیسے بھی حالات ہوں تم تو کسی صورت بھی زندہ اندر نہ آسکتے تھے" ...... سروتم کی حالت واقعی حیرت کی شدت سے خاصی خراب نظر آرہی تھی۔

"ہم گٹر کے راستے اندر آئے ہیں اور پھر ہم نے تمہاری مشینری آف کر دی اس طرح ہم زندہ سلامت تمہارے سامنے موجود ہیں" ...... عمران نے کہا تو سروتم اس طرح تیزی سے آنکھیں جھپکانے لگا جیسے اس کی آنکھوں میں کسی نے ریت ڈال دی ہو۔

"گٹ۔ گٹر کے راستے۔ گٹر کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"۔ سروتم کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

"ارے اس میں اس قدر حیران ہونے اور آنکھیں جھپکانے کا کیا مطلب۔ گٹر گٹر ہوتا ہے جس میں گندا پانی بہتا ہے اور اس کا ایک سرا تمہارے اس ریڈ ہاؤس کے اندر ہے اور دوسرا باہر۔ ہم باہر

ے گڑھ میں داخل ہوئے اور گٹڑ کے کناروں پر چلتے ہوئے اندر وا
راستے پر پہنچ گئے وہاں لوہے کی سیڑھیاں موجود تھیں ہم اوپر چڑھے
پھر ڈھکن اٹھا کر بغیر کسی گیس اور الیکٹرک کرنٹ کا شکار ہوئے
ہاؤس کے اندر پہنچ گئے ۔ تم نے باہر سے آنے والوں کو روکنے کے
لئے مشینیں لگا رکھی تھیں۔اندر والوں کے لئے تو کوئی مسئلہ نہ تھا
تم اور تمہارے آدمی پہلے ہی گیس سے بے ہوش پڑے ہوئے تھے
ہم نے مشینیں تباہ کر دیں اور ساتھ ہی تمہارے آدمیوں کو ہلاک
کر دیا اور تمہیں مشین روم سے اٹھا کر یہاں لے آئے اور رسیوں سے
باندھ کر اب تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے"۔ عمران نے بڑے
معصوم سے انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے تو کبھی خیال ہی نہ
تھا۔ اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ایسا ممکن تھا۔ بہرحال اب میں کیا کر
ہوں ۔ اب تو تم آ ہی گئے ہو۔ لیکن تم مجھ سے کیوں ملنا چ
تھے"...... سروتم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم نے کرومبو اور اس کے گروپ کو ہمارے خلاف سر
میزائل گنوں سمیت لا کھڑا کیا تھا اور اب پوچھ رہے ہو کہ ہم تم
کیوں ملنا چاہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو ایسا کچھ بھی نہ
کیا"...... سروتم نے کہا۔

" جوانا "...... عمران نے گردن موڑ کر جوانا کی طرف د

ہوئے کہا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

" اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں
کہا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے
جارحانہ انداز میں سروتم کی طرف بڑھنے لگا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میری آنکھ مت نکالو۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا
ہوں"...... سروتم نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ جوانا۔ جیسے ہی میں اشارہ کروں
اس کی ایک آنکھ نکال دینا"...... عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

" سنو سروتم ۔ اب تک تم سے نرم انداز میں تفصیلی گفتگو اس
لئے کی جا رہی تھی کہ تم ذہنی طور پر سنبھل جاؤ۔ اب تم ذہنی طور پر
سنبھل گئے ہو اس لئے اب اگر تم نے ہماری باتوں کا غلط جواب دیا
تو مجھے فوراً معلوم ہو جائے گا اور پھر پہلے تمہاری آنکھ نکالی جائے گی۔
پھر ناک اور کان کاٹے جائیں گے ۔ پھر بازو کی ہڈیاں توڑی جائیں گی
اور آخر میں ٹانگوں کی ہڈیاں اور یہ دونوں دیو اس کام میں ماہر ہیں۔
تم ایک چھوٹے سے مینڈک ہو۔ اس لئے ہاتھیوں کی لڑائی کے بیچ
مت آؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... سروتم نے کہا۔

"مارٹن ایک عورت اور چار مردوں کے ساتھ یہاں تمہارے ہوٹل پہنچا تھا۔ پھر وہ لوگ مقامی میک اپ میں تمہیں ساتھ لے کر کراس وڈ گئے اس کے بعد تم واپس آگئے اور مارٹن واپس مانڈو چلا گیا جہاں اس کے چیف نے اس کو ٹرانسمیٹر بلاسٹنگ کے ذریعے ہلاک کر دیا۔ اب تم اس کی جگہ لے چکے ہو اور تم نے اپنی طرف سے ہمیں ہلاک کرانے کی تمام کوششیں کر لی ہیں اس لئے اب اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو یہ بتاؤ کہ وہ عورت اور مرد کہاں ہیں۔ کس میک اپ میں ہیں اور تمہارا ان سے رابطہ کیسے ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم یقین کرو کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں ان کے ساتھ کراس وڈ نہیں گیا تھا اور نہ ہی میرا ان سے کوئی رابطہ ہے"۔ سروتم نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"جوانا"...... عمران نے کہا تو دوسرے لمحے کمرہ سروتم کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انتہائی پھرتی سے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور پھر اس سے پہلے کہ سروتم کچھ سنبھلتا اس نے اپنی انگلی اس کی آنکھ میں کسی نیزے کی طرح ۔ دی اور کمرہ سروتم کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا اپنی انگلی کو سروتم کے لباس سے صاف کیا اور پھر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا جبکہ سروتم انتہائی تکلیف کی وجہ سے دائیں بائیں سر بری طرح پٹخ رہا تھا۔

"خنجر نکال لو اور اب اگر یہ جھوٹ بولے تو اس کی ناک جڑ سے کاٹ دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"میں۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ تم۔ تم بہت ظالم ہو"...... سروتم نے رک رک کر کہا۔

"آخری مہلت دے رہا ہوں اس کے بعد جوانا کا خنجر حرکت میں آ جائے گا۔ جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ عورت اور چاروں مرد جنہیں باس مارٹن لے کر آیا تھا وہ روسیاہی ہیں۔ اس عورت کا نام مادام مارگی ہے۔ یہ چاروں مرد اس کے ماتحت ہیں۔ انہوں نے میرے ہوٹل میں مقامی میک اپ کیا۔ ان کے پاس چار بڑے بیگ تھے جن میں عجیب و غریب قسم کی چھوٹی چھوٹی مشینری تھی۔ میں نے پوچھا بھی تھا کہ یہ کیا ہے لیکن کسی نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ پھر ہم انہیں ساتھ لے کر کراس وڈ پہنچے۔ وہاں ایک لکڑی کا کیبن ہے۔ اس کیبن تک انہیں پہنچا کر ہم واپس آگئے پھر اطلاع ملی کہ مارٹن کو ریڈ سکائی کے چیف نے ہلاک کرا دیا ہے کسی ٹرانسمیٹر بلاسٹنگ کے ذریعے۔ اس کے بعد مجھے مارٹن کی جگہ دے دی گئی لیکن میرے ساتھ شرط لگائی گئی کہ اگر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دوں گا تو مجھے مارٹن کی جگہ بھی دی جائے گی اور بڑا

عہدہ اور انعام بھی۔ میں نے مانڈو سے مخبری کرنیوالے ایک گروپ کی خدمات حاصل کیں۔ انہوں نے تمہیں ٹریس کر لیا اور میرے کہنے پر تمہاری مشینری کے ذریعے نگرانی کی گئی۔ پھر جب تم وہاں سے روانہ ہوئے تو اس آدمی نے مجھے تمہاری ٹرم پار جیپ کے بارے میں تمام تفصیل ٹرانسمیٹر پر بتادی۔ تمہارے حلیئے اور لباسوں کی تفصیل بھی اور تمہاری تعداد بھی بتادی گئی جس پر میں نے تمہاری ہلاکت اس بستی سے باہر ہی کرانے کا فیصلہ کیا۔ کرومبو یہاں کا مشہور بدمعاش ہے۔ اس کا گروپ بھی انتہائی خطرناک ہے۔ میں نے اسے بلا کر اس کے ذمے یہ کام لگا دیا لیکن وہ خود تمہارے ہاتھوں مارا گیا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں ہوٹل سے یہاں اپنے خاص اڈے پر آ گیا اور میں نے اپنے ہوٹل میں کہہ دیا کہ تم لوگ آؤ تو تمہیں بغیر کچھ کہے یہاں بھجوا دیا جائے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ یہاں میں تم لوگوں کو لازماً ختم کر دوں گا لیکن میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ تم لوگ گٹڑ کے راستے بھی اندر آ سکتے ہو"...... سروتم نے جواب دیا۔

"اس مادام مارگی سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر کے ذریعے"...... سروتم نے جواب دیا۔

"کہاں ہے ٹرانسمیٹر"...... عمران نے کہا تو سروتم نے مشین روم کی ایک الماری کے بارے میں بتا دیا۔

"جوزف جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور اس کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا فریکونسی ہے اس کی"...... عمران نے کہا تو سروتم نے فریکونسی بتا دی۔ تھوڑی دیر بعد جوزف ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم مادام مارگی کو بتاؤ کہ کرومبو اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائیوں پر حملہ کیا اور پاکیشیائی ہلاک ہو گئے لیکن مقابلے میں کرومبو کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور صرف کرومبو بچا ہے لیکن پاکیشیائیوں کی لاشیں وہ وہاں سے اٹھا لایا ہے"...... عمران نے سروتم سے کہا۔

"لیکن اگر اس نے لاشیں طلب کر لیں تو پھر"...... سروتم نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ہم مادام مارگی جیسی خوبصورت خاتون سے ملاقات کے لئے لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جیسے تم کہو۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... سروتم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کی جو سروتم نے بتائی تھی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف ٹرانسمیٹر اٹھائے کرسی پر بندھے بیٹھے سروتم

کے پاس پہنچ گیا اور اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سروتم کالنگ۔ اوور"...... سروتم نے کال دی اور پھر وہ بار بار کال دینے لگا۔

"یس۔ مادام مارگی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ عمران اس کا لہجہ سن کر سمجھ گیا کہ بولنے والی روسیاہی ہے۔

"خوش خبری مادام۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... سروتم نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ اوور"...... دوسری طرف سے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا گیا۔

"یس مادام۔ ان کی لاشیں یہاں ریڈ ہاؤس میں میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد سات ہے۔ ایک عورت اور چھ مرد۔ ان میں دو دیو ہیکل حبشی ہیں۔ اوور"...... سروتم نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام۔ ان لوگوں کی مانڈو سے جیسے ہی روانگی ہوئی ہمیں ان کی جیپ اور ان سب کے بارے میں مکمل تفصیلات مل گئی تھیں۔ میں نے یہاں کے ایک معروف غنڈے کرومبو کو کال کر کے اسے کہا۔ وہ اپنے گروپ سمیت راگم سے باہر راستے پر پکٹنگ کرے اور جیسے ہی جیپ وہاں پہنچے ان پر میزائل فائرنگ کر دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن یہ لوگ سڑک کے راستے سے نہ آئے بلکہ ایک

اور راستے سے اندر داخل ہوئے لیکن کرومبو کو ان کے بارے میں اطلاع مل گئی چنانچہ کرومبو نے اپنے گروپ سمیت اچانک ان پر فائر کھول دیا۔ انہوں نے مقابلہ کیا۔ کرومبو کے دس افراد ہلاک ہو گئے لیکن وہ ان سات افراد کو ہلاک کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے اور پھر وہ اپنے آدمیوں کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی لاشیں بھی اٹھا لایا اور یہ لاشیں اس وقت میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ اوور"...... سروتم نے کہا۔

"تم کہاں سے کال کر رہے ہو۔ اوور"...... مادام مارگی نے پوچھا۔

"اپنے خاص اڈے ریڈ ہاؤس سے۔ اوور"...... سروتم نے کہا۔

"کہاں ہے یہ ریڈ ہاؤس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سروتم نے تفصیل بتا دی۔

"کیا یہ اصل چہروں میں ہیں یا میک اپ میں۔ اوور"...... مادام نے پوچھا۔

"مقامی چہروں میں ہیں یہ لوگ۔ اوور"...... سروتم نے جواب دیا۔

"تم ان کے چہرے واش کرا کر انہیں ویگن میں ڈال کر کراس وڈ کے زرد درختوں والے جنگل میں لا کر چھوڑ جاؤ۔ وہاں سے میرے آدمی انہیں پک کر لیں گے۔ اوور"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن آپ اپنا وعدہ نہیں بھولیں گی۔ اوور"...... سروتم

نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ہر صورت میں پورا ہو گا۔ اوور"...... مادام نے کہا۔

" اور سنو۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے آنا۔ زرد درختوں کے پاس ویگن چھوڑ کر تم نے مجھے کال کر کے بتانا ہے اور پھر تم واپس چلے جاؤ گے اوور"...... مادام نے کہا۔

" یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... سروتم نے جواب دیا۔

" او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پیچھے ہٹ کر عمران کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"یہاں کوئی ویگن موجود ہے"...... عمران نے سروتم سے پوچھا۔

"ہاں۔ گیراج میں ہے"...... سروتم نے جواب دیا۔

" جوزف۔ سروتم کی رسیاں کھول دو۔ یہ ہمارے ساتھ جائے گا اور ہمیں وہاں چھوڑ کر واپس آ جائے گا اور سنو سروتم۔ میں تمہیں زندہ رہنے کا موقع دے رہا ہوں۔ تم ہمارے ساتھ وہاں جاؤ گے اور جہاں مادام نے کہا ہے وہاں ویگن روک کر اسے اطلاع دو گے اور پھر تم واپس آ جاؤ گے۔ پھر ہم جانیں اور تمہاری مادام"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں کیسے واپس آؤں گا"...... سروتم نے کہا۔

" ارے ہاں۔ ایک جیپ بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔ جیپ تو تمہارے پاس ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہے"...... سروتم نے کہا تو عمران کے اشارے پر جوانا نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر سے اس کی رسیاں کاٹ دیں۔

" شکریہ"...... سروتم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور پھر وہ سب اس بڑے کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر عمران کے ساتھی موجود تھے وہ سروتم کو اس طرح ساتھ آتے دیکھ کر حیران ہو گئے۔

" کیا ہوا"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

" لیکن تم نے اسے ساتھ کیوں لے لیا ہے۔ تم اس کی آواز اور لہجے میں بھی تو بات کر سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

" ہمیں جنگل میں اس سپاٹ کا علم نہیں ہے جہاں کے بارے میں مادام نے کہا ہے اور یقیناً اس نے وہاں نگرانی کا کوئی بندوبست کیا ہو گا اس لئے جب یہ ہمیں وہاں چھوڑ کر جیپ میں واپس آئے گا تو نگرانی کرنے والے مطمئن ہو کر باہر آ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن"...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

"بس ٹھیک ہے۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔ تنویر تم ویگن

نکالو اور صفدر تم جیپ اور جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ تنویر سنبھالے گا جبکہ تم عقبی سیٹ پر اور سروتم سائیڈ سیٹ پر بیٹھے گا۔ باقی ہم سب ویگن میں ہوں گے۔ جیپ آگے اور ویگن اس کے پیچھے چلے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر تم ہو گے اور وہ لوگ دور سے چیک کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"کیپٹن شکیل ویگن ڈرائیو کرے گا۔ ہم سب مقامی میک اپ میں ہیں اس لئے کیپٹن شکیل سروتم کا ساتھی ہوگا اور وہ ویگن روک کر سروتم کے ساتھ جیپ میں سوار ہو کر واپس آجائے گا جبکہ ہم ویگن کے فرش پر لاشوں کے روپ میں موجود ہوں گے۔ پھر کیپٹن شکیل سروتم کا خاتمہ کر کے جیپ کے بغیر واپس وہاں پہنچ جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر واقعی نگرانی ہو رہی ہو گی تو تنویر جیپ سے اتر کر ویگن میں داخل ہوتے ہوئے چیک کر لیا جائے گا۔ اس طرح سارا کھیل بگڑ جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ پھر کیا کیا جائے"...... عمران نے کہا۔ سروتم اس دوران جوزف اور جوانا کے ساتھ ایک اور کمرے میں چلا گیا تھا۔ تاکہ وہ اس کی آنکھ کی مرہم پٹی کر سکیں۔ عمران جوزف اور جوانا کو اس کے ساتھ بھجوا دیا تھا۔

"جیپ کو رہنے دیں اور سروتم کو ویگن میں ہی بٹھا دیں۔ پیدل واپس آ سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح مادام اور اس کے ساتھی مشکوک ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ بات طے ہے کہ کوئی آدمی پیدل وہاں سے راگم بستی واپس نہیں آ سکتا۔ اس طرح جیپ تو بہرحال لے جانا ہو گی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ویگن اور جیپ کو اس طرح آگے پیچھے کھڑی کریں کہ سروتم جب ویگن سے اتر کر جیپ میں جائے تو تنویر اتر کر جیپ سے ویگن میں عقبی طرف سے داخل ہو جائے جبکہ کیپٹن شکیل جو پہلے ہی وہاں موجود ہو گا وہ جیپ چلا جائے گا اور پھر آگے کارروائی مکمل ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے یہ ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر سب نے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھتے ہوئے اس تجویز کی حمایت کر دی۔

مادام مارگی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے رکھا تو اس کے چہرے پ[ر]
اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے ساتھ پڑا ہو[ا]
ایک فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ مادام کالنگ۔ اوور"...... مادام نے کہا۔
"یس مادام۔ نمبر ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔
"نمبر ون۔ میرے پاس کیبن میں آؤ۔ ایک اہم بات کرنی ہے۔
اوور"...... مادام نے کہا۔
"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام نے
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس رکھ دیا۔ کچھ د[یر]
بعد کیبن کے دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔
"آؤ بیٹھو نمبر ون"...... مادام نے کہا۔ کیبن میں اس وقت ایک

میز اور دو کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف فولڈنگ بیڈ بھی رکھا ہوا
تھا۔ مادام ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ نمبر ون سر ہلاتا ہوا
دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔
"یس مادام۔ کیا ہوا ہے"...... نمبر ون نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"سروتم نے انتہائی اہم لیکن عجیب اطلاع دی ہے"...... مادام
نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ایسی کیا اطلاع ہے مادام کہ جس کی وجہ سے آپ الجھی ہوئی
دکھائی دے رہی ہیں"...... نمبر ون نے کہا تو مادام نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے سروتم کے ساتھ ہونے والی تمام بات چیت دوہرا
دی۔
"اوہ۔ مادام یہ تو واقعی انتہائی اہم اور شاندار اطلاع ہے لیکن آپ
کیوں اسے عجیب کہہ رہی ہیں اور الجھی ہوئی کیوں ہیں"...... نمبر ون
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس لئے نمبر ون کہ مجھے اس اطلاع پر یقین نہیں آیا"...... مادام
نے کہا تو نمبر ون بے اختیار اچھل پڑا۔
"وہ کیوں مادام۔ کیا یہ پاکیشیائی ہلاک نہیں ہو سکتے"...... نمبر
ون نے کہا۔
"وہ انسان ہیں اور ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن جس طرح سروتم نے
بتایا ہے کہ وہ بستی کے ایک غنڈے اور اس کے ساتھیوں کے
ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کیونکہ

وہ دنیا کے خطرناک ترین اور انتہائی شاطر ایجنٹ ہیں۔ ایسے ایجنٹ
کہ جن کے بارے میں اطلاع ملتے ہی چیف باس نے کافرستان کے
جزیرے سے وپ سے سارا سیٹ اپ ہی آف کرا دیا۔ تو اگر یہ غنڈے
ان پر بے خبری کے عالم میں اچانک حملہ کر دیتے تو دوسری بات تھی
لیکن اس طرح باقاعدہ مقابلے میں یہ لوگ ان کے ہاتھوں ہلاک
نہیں ہو سکتے"...... مادام نے کہا۔

"پھر سروتم نے کیوں ایسی کال کی ہے۔ اس کی وجہ"...... نمبر
ون نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سروتم پر قابو پا لیا ہو۔ وہ اس بستی کا
ہی آدمی ہے اور اسے مجبور کر کے اس سے کال کرائی گئی ہو تاکہ ہم
مطمئن ہو جائیں اور وہ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائیں"۔ مادام
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب آپ نے کیا پلان بنایا ہے"...... نمبر ون نے کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر اسے زرد درختوں کے جنگل میں پہنچنے کا
کہا ہے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت میزائل گنیں لے کر وہاں پہنچ جاؤ
اور سی ون سے ان کی نگرانی کرو۔ جیسے ہی وہ ویگن وہاں پہنچے اس پر
میزائل فائر کر دو۔ اس طرح اگر ان کی لاشیں بھی ہوں گی تب بھی
وہ ختم ہو جائیں گے اور اگر وہ زندہ اندر موجود ہوں گے تو پھر بھی
ہلاک ہو جائیں گے"...... مادام نے کہا۔

"پھر مجھے یہ سپاٹ چھوڑنا پڑے گا"...... نمبر ون نے کہا۔

"تم ایک آدمی کو ساتھ لے کر چلے جاؤ۔ باقی دو یہاں رہ جائیں
گے"...... مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم"...... نمبر ون نے کہا اور اٹھ
ھڑا ہوا۔

"ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"۔
دام نے کہا۔

"یس مادام۔ ہمیں فوری روانہ ہونا پڑے گا تاکہ ان کے پہنچنے
ے پہلے ہم وہاں مناسب جگہ کا انتخاب کر سکیں"...... نمبر ون نے کہا
ر مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا اور نمبر ون بھی سر ہلاتا ہوا کیبن
ے باہر چلا گیا اور مادام نے ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت
ے سر ٹکا دیا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے کے بعد ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی
از سنائی دی تو مادام نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر
ا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سروتم کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے سروتم کی
ز سنائی دی تو مادام بے اختیار چونک پڑی۔

"یس مادام مارگی اٹنڈنگ یو۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"۔
ام نے کہا۔

"زرد درختوں والے جنگل سے مادام۔ میں لاشیں سٹیشن ویگن
چھوڑ کر واپس جیپ میں جا رہا ہوں۔ آپ یہ لاشیں اٹھوا لیں۔
کے میک اپ بھی صاف کر دیئے گئے ہیں۔ اوور"...... سروتم

نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔اوور"...... مادام نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو مادام نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیا ہوا۔ نمبر ون وہاں کیوں نہیں پہنچا"...... مادام نے ٹرانسمیٹر رکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن چند منٹوں کے بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی تو مادام نے ایک بار پھر تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ نمبر ون کالنگ۔اوور"...... نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ مادام اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... مادام نے پوچھا۔

" مادام۔ ہم دونوں ابھی یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں ایک ویگن ہمارے سامنے آکر رکی ہے۔ ایک جیپ مڑ کر جا رہی تھی۔ ہمارے ایڈجسٹ ہونے تک جیپ جنگل میں غائب ہو گئی جبکہ ہم نے ویگن پر میزائل فائر کر دیا اور ویگن کے پرخچے اڑ گئے۔ پھر ہم نے چیکنگ کی تو اس میں واقعی چار پاکیشیائی افراد ایک یورپین عورت اور حبشیوں کی لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں۔اوور"...... نمبر ون نے کہا۔

" گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ غلط تھا۔ سرو تم نے لاشیں لے آیا تھا۔ جیپ میں واپس جانے والا سرو تم ہی تھا۔ تم لاشوں کو وہیں چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔ اب میں مطمئن ہوں کہ

خطرناک لوگ واقعی ختم ہو گئے ہیں۔اوور"...... مادام نے کہا۔

" کیا ان لاشوں کو بھی ساتھ لے آئیں۔اوور"...... نمبر ون نے کہا۔

" کس طرح لے آؤ گے۔اوور"...... مادام نے پوچھا۔

" میں اس خدشہ کے پیش نظر ایک بڑا بیگ ساتھ لے آیا تھا اس میں ان کے مین ٹکڑے ڈال کر لائے جا سکتے ہیں۔اوور"۔ نمبر ون نے کہا۔

" اوکے۔ تم ایسا کرو کہ ان کے چہرے گردن تک بیگ میں ڈال کر لے آؤ تاکہ میں بھی چیف کو اطلاع دے سکوں۔ ہو سکتا ہے کہ میری طرح وہ بھی اس اطلاع پر یقین نہ کرے تو میں ان کے حلیئے بتا دوں گی۔ پھر اسے یقین آجائے گا۔اوور"...... مادام نے کہا۔

" اوہ یس مادام۔ یہ واقعی درست رہے گا۔اوور"...... نمبر ون نے جواب دیا۔

" اوکے۔ جلدی واپس پہنچو اور سیدھے میرے کیبن میں آؤ۔ اوور اینڈ آل"...... مادام نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھا اور اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ابھی مادام کو کال سنے چار پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک کیبن کے باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور مادام بے اختیار چونک پڑی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر سائیڈ پر ہو گئی اور اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" مادام۔ مادام۔ میں نمبر تھری ہوں"...... باہر سے مادام کو اپنے
ایک ساتھی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کیبن کا
دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان بڑے
متوحش سے انداز میں اندر داخل ہوا۔
" کیا ہوا ہے تمہیں"...... مادام نے واپس اپنی کرسی کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا۔
" مادام ۔ مادام ۔ نمبر ون اور نمبر ٹو دونوں ہلاک ہو چکے ہیں "۔
آنے والے نوجوان نے کہا تو مادام اس طرح اچھلی جیسے اس کے
پیروں تلے اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیلتی
چلی گئیں۔
" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ ابھی چار پانچ
منٹ پہلے میری بات ہوئی ہیں نمبر ون سے ٹرانسمیٹر پر اور تم یہ
بکواس کر رہے ہو"...... مادام نے چیختے ہوئے کہا۔
" مادام ۔ وہ نقلی کال ہو گی ۔ کوئی اور آدمی نمبر ون کی جگہ بول رہا
ہو گا کیونکہ نمبر ون اور نمبر ٹو کی ہارٹ لنک مشینیں ڈیڈ ہو چکی
ہیں"...... اس نوجوان نے کہا۔
" مشینیں ڈیڈ ہو چکی ہیں ۔ کب ۔ کیسے ۔ کیوں ۔ کہاں ہیں ۔ یہ
کیسے ممکن ہے"...... مادام نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں
کہا۔
"آپ کو معلوم تو ہے مادام کہ ہم چاروں کے جسموں میں ہارٹ

لنک کاشنز موجود ہیں اور جب ہم میں سے کوئی ہلاک ہوتا ہے تو یہ
کاشنز کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور مشین پر سوئی ڈیتھ کے نشان پر پہنچ
جاتی ہے اور یہ مشینیں میرے کیمپ میں موجود ہیں۔ میں ان کو وقتاً
فوقتاً اس لئے چیک کرتا رہتا ہوں کہ مشینیں ان آرڈر رہیں۔ میں
نے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ مشینیں چیک کیں تو نمبر ون اور نمبر ٹو کی
مشینوں کی سوئیاں ڈیتھ پوائنٹ پر پہنچ چکی تھیں۔ آیئے میں آپ کو
دکھا سکتا ہوں"...... نمبر تھری نے کہا اور تیزی سے دروازے کی
طرف مڑ گیا۔ مادام اس کے پیچھے باہر نکلی۔ اس کے ذہن میں نمبر
تھری کی بات سن کر دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے حقیقتاً یہ سمجھ نہ آ
رہی تھی کہ یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا ہے۔ پھر وہ ایک درخت
کے پاس پہنچ گئے جس کے ساتھ رسی کی بنی ہوئی سیڑھی لٹک رہی
تھی۔ نمبر تھری اور اس کے پیچھے مادام تیزی سے سیڑھی چڑھ کر گھنے
درخت کے اندر بنے ہوئے کیمپ میں داخل ہوئے تو وہاں واقعی
مشینری موجود تھی اور پھر مادام ایک جھٹکے سے رک گئی کیونکہ دد
مشینوں جن پر جلی حروف میں نمبر ون اور نمبر ٹو درج تھا کی سوئیاں
ڈیتھ کے نشان پر پہنچی ہوئی تھیں جبکہ باقی تینوں مشینوں جن پر نمبر
تھری اور نمبر فور کے حروف اور ایک مشین پر ایم کا حرف موجود تھا
کی سوئیاں او کے کے نشان پر موجود تھیں۔
" ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ نمبر ون اور نمبر ٹو دونوں ان
کے ہاتھوں مارے گئے اور ان میں سے کسی نے نمبر ون کی آواز اور

لہجے میں مجھے کال کیا ہے اور میں پہچان ہی نہیں سکی۔ ویری بیڈ۔ اب کیا ہو گا"...... مادام نے خود کلامی کے انداز میں اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" مادام۔ آپ نے اس نقلی نمبر ون کو کیا حکم دیا ہے "...... نمبر تھری نے کہا تو مادام اس طرح اچھل پڑی جیسے اس کا منجمد ذہن اچانک کام کرنے لگ گیا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ اب بھی انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ سنو۔ تم نمبر فور کو بھی احکامات دے دو کہ وہ اس راستے کی نگرانی کرے جہاں سے یہ لوگ آ سکتے ہیں اور اسے کہو کہ وہ میزائل گن کو کمپیوٹر کے ساتھ جوڑ دے۔ پھر جیسے ہی وہ جیپ یا ویگن ٹارگٹ پر آئے اسے فائر کر کے ہٹ کر دیا جائے اور تم نے کیبن کو کور کرنا ہے میں نے نمبر ون سے کہا تھا کہ وہ سیدھا میرے کیبن میں آجائے اور اگر وہ نمبر فور کے حملے سے بچ بھی گیا تو وہ سیدھا وہیں آئے گا اور تم یہاں سے آسانی سے اسے ہٹ کر سکتے ہو"...... مادام نے کہا۔

" مادام۔ اگر نمبر فور نے پہلے ان پر حملہ کر دیا تو پھر وہ لازماً یہ سمجھ جائیں گے کہ ہمیں حالات کا علم ہو گیا ہے اس لئے وہ لامحالہ کیبن میں آنے کی بجائے ہمارے خلاف کام شروع کر دیں گے اس لئے یا تو پہلے ان پر حملہ کیا جائے یا پھر اس وقت جب وہ کیبن میں داخل ہوں"...... نمبر تھری نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن ان کی تعداد تو کافی ہے

جبکہ ہم اب صرف تین رہ گئے ہیں اور کیبن میں آئے گا تو ایک آدمی آئے گا۔ اس لئے کیبن والا سلسلہ ختم کر کے ہمیں سائیڈوں میں پھیل کر اس انداز میں پلاننگ کرنا ہو گی کہ اس سواری کو جس پر وہ آئیں گے اسے میزائل سے اڑا دیا جائے اور اگر پھر بھی کوئی بچ جائے تو اسے مشین گنوں کی فائرنگ سے اڑا دیا جائے"...... مادام نے کہا۔

" مادام۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ یہ سب ہمارا نشانہ بن جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارا ہی خاتمہ کر دینے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہمارے پاس زیرو ایکس گیس موجود ہے جو یہاں وسیع ایریئے میں تیزی سے پھیل کر کام کر سکتی ہے اس لئے جیسے ہی یہ لوگ مخصوص ایریئے میں داخل ہوں ہم پہلے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں اور خود تینوں گیس ماسک پہنے رکھیں۔ اس طرح وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے اس کے بعد انہیں گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا ہے اور یہ کام میں اور نمبر فور دونوں مل کر آسانی سے کر سکتے ہیں"...... نمبر تھری نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ میں کیبن میں ہی رہوں گی لیکن سنو۔ تم دونوں نے انہیں بے ہوش کرنا ہے۔ ہلاک میں خود انہیں کروں گی"...... مادام نے کہا۔

" جیسے آپ کا حکم مادام "...... نمبر تھری نے جواب دیا۔

" ایک گیس ماسک مجھے دے دو اور سنو۔ ٹرانسمیٹر اپنے پاس

رکھنا۔ جیسے ہی تم گیس فائر کرنے لگو مجھے صرف کال کا اشارہ کر دینا
تاکہ میں گیس ماسک پہن لوں"...... مادام نے کہا تو نمبر تھری نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک طرف موجود ایک بڑے بیگ سے
اس نے جدید گیس ماسک نکال کر مادام کو دے دیا اور اس نے دو
اور گیس ماسک نکال لئے۔

"اوکے۔ پوری احتیاط اور ہوشیاری سے کام کرنا۔ یہ لوگ حد
درجہ خطرناک ہیں"...... مادام نے گیس ماسک لیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں"...... نمبر تھری نے کہا اور پھر
دونوں گیس ماسک اٹھائے کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
گئے۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ویگن گھنے جنگل میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی
تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی
سیٹوں پر باقی ساتھی موجود تھے۔ کچھ دور آگے جانے کے بعد عمران
نے ویگن ایک جھٹکے سے روک دی۔

"اس سے آگے ویگن نہیں جا سکتی۔ اب ہمیں پیدل جانا ہو
گا"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ہی
اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"عمران صاحب۔ اس طرح تو ہم ان کی نظروں میں آ جائیں
گے"۔ صفدر نے کہا۔

"نمبر ون سے میں نے پوری لوکیشن سمجھ لی ہے اب وہاں مادام
کے علاوہ اس کے صرف دو ساتھی ہیں اور نمبر ون کی آواز میں کال کر

کے میں نے اسے اطمینان دلا دیا ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ پوری طرح مطمئن ہوں گے لیکن نمبر ون نے نگرانی کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کی جا رہی ہے جس کی رینج کافی ہے اس لئے میں ویگن کو خاص طور پر چکر دے کر اس طرف لے آیا ہوں۔ اگر ہم سیدھے جاتے تو لازماً وہ لوگ ویگن کو چیک کر چکے ہوتے اور ظاہر ہے ہم لاشوں کی صورت میں اپنے پیروں پر چل کر وہاں تک نہیں پہنچ سکتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم چکر کاٹ کر اس لوکیشن کے عقب میں پہنچیں گے اور پھر وہاں ان دونوں نمبرز میرا مطلب ہے نمبر تھری اور نمبر فور کو ہلاک کر کے اس مادام کو کور کیا جائے گا۔ اس سے ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں پوری تفصیلات مل جائیں گی اور پھر فائنل آپریشن کر کے اباؤٹ ٹرن ٹو پاکیشیا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا آپ پہلے اس جنگل میں آئے ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پھر ایسا نہ ہو کہ ہم بھٹک کر سیدھے وہاں پہنچ جائیں جہاں یہ لوگ موجود ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ خاص نشانیاں میں نے معلوم کر لی ہیں اس کے علاوہ ہمارے ساتھ پرنس آف جنگل موجود ہے۔ اسے میلوں دور سے انسانی خوشبو آجاتی ہے اور اس کے خوفناک دانت انسانوں کا نرخرہ چبانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کا اشارہ جوزف کی طرف ہے۔

"باس۔ آپ یہاں ٹھہریں۔ میں اور جوانا جا کر اس سارے علاقے کو چیک کر آتے ہیں اور اگر آپ اجازت دیں تو ان دونوں کو ہلاک کر کے اس عورت کو اٹھا کر یہاں لے آتے ہیں"...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ یہ زیادہ بہتر ہے اس طرح ہم بھٹکنے کے خطرے سے بچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب اپنا مشن وزف اور جوانا سے مکمل کرائے گی۔ نہیں۔ یہ کام ہمیں خود مکمل رنا ہو گا"...... اچانک تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جوزف صرف لوکیشن چیک کر آئے۔ مشن ہم خود مکمل کریں گے"...... جولیا نے درمیانی راستہ نکالتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں وہاں جانے اور لوکیشن چیک کرنے اور پھر واپس نے میں کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ پھر رات پڑ جائے گی"۔ کیپٹن لیل نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ کم از کم یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ جنگلوں کے بارے میں بزرگوں سے سنی ہوئی ان کہانیوں کی تصدیق ہو جائے گی کہ رات پڑتے ہی جنگل میں بھوت پریت اور چڑیلوں کا قبضہ ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار قہقہے مار کر ہنس پڑے۔

" میرا یہ مطلب نہیں تھا عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ جوزف تم جوانا کے ساتھ جاؤ۔ اسلحہ ساتھ لے لو۔ پھر تم لوکیشن کو اچھی طرح چیک کر کے واپس آؤ ہم اس دوران درختوں پر چڑھ کر قلابازیاں کھاتے ہیں کیونکہ سنا ہے کہ جنگل میں سب سے زیادہ پھرتیلا جانور بندر ہوتا ہے اس لئے وہ درختوں پر قلابازیاں کھاتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" یس باس۔ آؤ جوانا"...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑے اور مشین پسٹل جیب میں ڈالے ایک دوسرے کے پیچھے آگے بڑھے اور جلد ہی ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

" اگر مجھے اس سچوئیشن کا علم ہوتا تو میں راگم بستی سے ایک بڑا دری اور کارڈز کے دو چار بنڈل لے آتا اور پھر یہاں دری بچھا کر کارڈ کھیلے جاتے۔ اس طرح بھرپور پکنک کا لطف آجاتا لیکن ایک بات ہے

کہ مس جولیانا فٹرواٹر کو مسلسل چائے بنا کر سپلائی کرنا پڑتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے تمہارے لئے چائے بنانے کی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چلو تنویر کے لئے چائے بنانے پر تو تمہیں اعتراض نہ ہوتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

" میں تو چائے پیتا ہی نہیں"...... تنویر نے فوراً ہی کہا تو سب بے اختیار قہقہے مار کر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب آپ نے بتایا نہیں کہ یہ لیبارٹری کس معبد کے نیچے بنائی گئی ہے۔ کیا نمبرون نے اس کی تصدیق کی ہے"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ یہ بات قبائلی جاشو نے بتائی تھی اور نمبرون نے اس کی تصدیق کی ہے اس معبد کے نیچے خفیہ تہہ خانے ہیں۔ جن کے راستے اس معبد کی بجائے جنگل کے علیحدہ حصوں میں جاتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے انہیں تقریباً ایک گھنٹے گزرا تھا کہ اچانک عمران نے یکلخت ناک سکوڑی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے اس کی ناک میں سڑاند جیسی بو اچانک داخل ہوئی ہو۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر اچانک اندھیروں نے یلغار کر دی ہو اور پھر اندھیرے میں ڈوبتے ہوئے اس کے ذہن میں اس کے اپنے

ساتھیوں کی آوازیں محفوظ ہو گئیں۔ وہ سب حیرت بھرے انداز میں کچھ کہہ رہے تھے لیکن عمران کا ذہن صرف آوازیں ہی سن سکا تھا۔ اسے الفاظ سمجھ نہ آئے تھے البتہ یہ احساس اسے ضرور تھا کہ دشمن ایجنٹ انہیں آخری لمحات میں مار گرانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

نمبر تھری اور نمبر فور ایک اونچے درخت پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی پشت پر بڑے بڑے تھیلے موجود تھے جبکہ ان دونوں کے کاندھوں پر میزائل گنیں لٹک رہی تھیں۔ ایک طرف درخت کی شاخوں میں مشین گنیں انہوں نے اس طرح پھنسا کر رکھی ہوئی تھیں کہ وہ نیچے نہ گر سکیں۔ ان دونوں کی آنکھوں پر انتہائی جدید ترین دوربینیں لگی ہوئی تھیں۔ ان دوربینوں سے ان کی آنکھوں سے دو گنا زیادہ فاصلے کو چیک کیا جا سکتا تھا۔ چونکہ انہیں معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ کس راستے سے وہاں پہنچیں گے اس لئے وہ اس راستے کو ہی چیک کر رہے تھے۔

"نمبر تھری۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ راستہ بدل گئے ہیں ورنہ اب تک وہ یہاں لازماً آجاتے"...... اچانک نمبر فور نے کہا۔

"ہاں ۔ لگتا ایسے ہی ہے لیکن انہیں کس طرح شک پڑ سکتا

ہے"...... نمبر تھری نے کہا۔

" وہ انتہائی خطرناک اور ذہین لوگ ہیں لامحالہ یہ آپشن انہوں نے ذہن میں رکھا ہوگا"...... نمبر فور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ تم نیچے اتر کر گھوم کر آگے جاؤ میں یہاں سے تمہیں کور کرتا رہوں گا۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں بیٹھے رہ جائیں اور وہ لوگ چکر کاٹ کر مادام تک پہنچ جائیں"...... نمبر تھری نے کہا۔

" مجھے چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اس راستے کو ہی چیک کرتے رہو۔ میرے پاس ٹرانسمیٹر ہے اور تمہارے پاس بھی۔ ضرورت پڑنے پر رابطہ ہو سکتا ہے"...... نمبر فور نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ لیکن ہر طرح سے محتاط رہنا"...... نمبر تھری نے کہا اور نمبر فور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آنکھوں سے لگائی ہوئی دوربین کو گلے میں لٹکایا اور پھر مشین گن اٹھا کر اس نے دوسرے کاندھے سے لٹکائی اور تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔

" حیرت ہے۔ یہ لوگ آخر کہاں چلے گئے"...... نمبر تھری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا اس نے فوراً ہی اسے آن کر دیا۔

" ہیلو۔ نمبر فور کالنگ۔ اوور"...... نمبر فور کی انتہائی پرجوش آواز

سنائی دی۔

" یس۔ نمبر تھری اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا ہے۔ اوور"...... نمبر تھری نے کہا۔

" یہ لوگ راستے سے تقریباً دو سو میٹر دائیں ہاتھ پر موجود تھے۔ ایک بڑی ویگن بھی موجود تھی اور وہ اس ویگن کے قریب درختوں کے تنوں سے پشت لگائے کھڑے تھے اور آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ میں نے ایک اونچے درخت پر چڑھ کر انہیں چیک کر لیا اور پھر میں نے گیس ماسک پہن کر گیس فائر کر دی اور اب یہ سب بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور میں اب اس لئے تمہیں کال کر رہا ہوں کہ اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہیں لیکن ان کی تعداد کم ہے۔ چار مرد اور ایک عورت ہے جبکہ بتایا گیا تھا کہ ان کے ساتھ دو حبشی بھی ہیں۔ اوور"...... نمبر فور نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ وہ ان دونوں کو وہیں چھوڑ آئے ہوں۔ مجھے لوکیشن بتاؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ اوور"...... نمبر تھری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو نمبر فور نے اسے لوکیشن بتانا شروع کر دی اور پھر اچھی طرح لوکیشن سمجھ کر نمبر تھری نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر مشین گن اٹھا کر وہ درخت سے نیچے اترا اور دوڑنے کے سے انداز میں وہ اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر نمبر فور موجود تھا۔ آدھے گھنٹے بعد اسے دور سے ایک بڑی سی ویگن کھڑی نظر آ گئی تو اس کا رخ اس کی طرف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گیا۔ نمبر فور وہاں موجود تھا

اور ویگن کے ساتھ ہی ایک عورت اور چار مرد زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

" ان کی تلاشی لی ہے نمبر فور"...... نمبر تھری نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ان کے پاس صرف مشین پسٹلز تھے البتہ ویگن کے اندر جدید اسلحے سے بھرے ہوئے دو بیگ موجود ہیں"...... نمبر فور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں مادام کو اطلاع کر دوں۔ پھر وہ جیسے حکم دیں گی ویسے ہی کر لیں گے"...... نمبر تھری نے کہا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فکسڈ دوسری فریکونسی کا بٹن آن کر دیا۔ یہ فریکونسی مادام کے لئے مخصوص تھی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ نمبر تھری کالنگ۔ اوور"...... نمبر تھری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ مادام اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مادام کی آواز سنائی دی۔

" مادام۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ البتہ ان کے ساتھ دو حبشی نہیں ہیں جبکہ آپ نے کہا تھا کہ دو دیوہیکل حبشی بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اوور"...... نمبر تھری نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے تو یہی بتایا گیا تھا۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں

حبشی راگم بستی میں ہی ڈراپ کر دیئے گئے ہوں اور ان حبشیوں کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہے۔ اصل اہمیت ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہے۔ کیسے ہوا یہ سارا کام۔ تفصیلی رپورٹ دو۔ اوور"...... مادام نے کہا تو نمبر تھری نے شروع سے لے کر یہاں پہنچنے تک کی پوری تفصیل دوہرا دی۔

" کیا وہ ویگن یہاں سپاٹ تک آ سکتی ہے۔ اوور"...... مادام نے کہا۔

" یس مادام۔ لیکن کافی بڑا چکر کاٹ کر آنا پڑے گا۔ اوور"۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب خطرہ تو ختم ہو گیا ہے۔ تم ان کو ویگن میں ڈال کر ویگن یہاں لے آؤ۔ اوور"...... مادام نے کہا۔

" مادام۔ کیوں نہ انہیں ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں لے آئی جائیں تاکہ ہر قسم کا خطرہ ختم ہو جائے۔ اوور"...... نمبر تھری نے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے کہ جو گیس استعمال کی گئی ہے اس سے یہ بغیر اینٹی گیس کے کب تک بے ہوش رہیں گے۔ اوور"...... مادام نے کہا۔

" مادام۔ کم از کم آٹھ گھنٹوں تک تو انہیں کسی صورت بھی ہوش نہیں آ سکتا۔ اوور"...... نمبر تھری نے جواب دیا۔

" تو پھر کیا خطرہ باقی رہ گیا ہے۔ جیسے میں کہہ رہی ہوں ویسے

کرو۔ اٹ از مائی آرڈرز۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"یس مادام۔ اوور"...... نمبر تھری نے جواب دیا۔

"جلدی پہنچو۔ اوور اینڈ آل"...... مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نمبر تھری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ نمبر فور۔ اب انہیں اٹھا کر ویگن میں ڈالیں اور روانہ ہو جائیں"...... نمبر تھری نے کہا اور نمبر فور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جوزف اور جوانا لمبا چکر کاٹ کر اس جگہ کے قریب پہنچ گئے جس کے بارے میں عمران نے انہیں بتایا تھا۔ لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ چار مختلف سمتوں میں درختوں پر انتہائی جدید انداز کے کیمپ موجود تھے لیکن یہ کیمپ بھی خالی تھے۔ اب صرف وہ کیبن چیک کرنا رہ گیا تھا۔

"یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ ہونا تو انہیں یہیں چاہئے۔ آؤ اس کیبن کو چیک کریں شاید وہ سب اس کے اندر ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"کیا تمہیں یہاں انسانوں کی موجودگی کی بو محسوس نہیں ہو رہی"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ کیونکہ یہاں ہوا مخالف سمت سے آ رہی ہے"۔ جوزف

نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو جوانا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے کیبن کے قریب پہنچ گئے کہ اچانک جوزف نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آتے ہوئے جوانا کو روک دیا۔ کیبن سے ٹرانسمیٹر کی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جوزف بلی کی طرح دبے پاؤں چلتا ہوا کیبن کے بالکل قریب پہنچ گیا کیبن لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس کے دو تختوں کے درمیان خاصی بڑی جھری موجود تھی۔ جوزف اس جھری کے قریب آکر رک گیا۔ اندر سے کسی عورت کے بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جوزف خاموش کھڑا سنتا رہا جبکہ جوانا کافی پیچھے وہیں رکا ہوا تھا البتہ اس نے ایک درخت کے چوڑے تنے کی اوٹ لے لی تھی اور اس کی نظریں مسلسل ہر طرف کا جائزہ لے رہی تھیں کیونکہ جس جگہ وہ موجود تھا وہاں کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ اس لئے جوانا پوری طرح ہوشیار تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو وہیں رکنے کا مخصوص اشارہ کیا اور پھر خود بلی کی طرح دبے پاؤں کیبن کی سائیڈ سے ہو کر اس کے فرنٹ کی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیبن کا دروازہ بند تھا لیکن اس میں موجود جھری بتا رہی تھی کہ وہ اندر سے لاک نہیں ہے اس نے لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے جوزف بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس نے میز کے پیچھے ایک عورت کو دیکھا جو شاید حیرت کی شدت سے بت بن گئی تھی۔ جوزف اند

داخل ہوتے ہی یکلخت اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے کیبن اس عورت کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ عورت ہوا میں اڑتی ہوئی کیبن کی دیوار سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے چھت سے گرنے والی چھپکلی کی طرح فرش پر گر کر ساکت ہو گئی۔ جوزف نے ایک لمحے میں اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اچھال کر کیبن کی دیوار سے مار دیا تھا۔ جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا سر پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس عورت کا رکا ہوا سانس بحال ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ جوزف مڑ کر کیبن سے باہر آگیا۔

"آ جاؤ جوانا"...... جوزف نے اونچی آواز میں کہا تو جوانا درخت کے چوڑے تنے کی اوٹ سے نکل کر کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا۔ یہ تو عورت کی چیخ تھی"...... جوانا نے کہا۔

"باس اور دوسرے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ اب اس عورت جو مادام کہلاتی ہے کے ساتھی ویگن میں ان سب کو ڈال کر یہاں لا رہے ہیں۔ میں جب کیبن کے قریب پہنچا تو مجھے ٹرانسمیٹر کال کی آواز سنائی دی۔ پھر میں نے کیبن کی جھری سے پوری کال سنی۔ نمبر تھری کی طرف سے کال کی جا رہی تھی۔ وہ نمبر تھری تو باس اور اس کے ساتھیوں کو وہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں یہاں لے آنا چاہتا تھا لیکن اس عورت نے اسے منع کر دیا۔ اس لئے میں نے اندر

جا کر اس عورت کو بے ہوش کر دیا ہے۔اب اسے باندھنا ہو گا اور اس کے منہ میں کپڑا ٹھونسنا ہو گا تاکہ اسے اچانک ہوش نہ آجائے۔ پھر ہم نے اس کے ساتھیوں کو بھی کور کرنا ہے"۔جوزف نے کہا۔

" اوہ ۔ ٹھیک ہے لیکن رسی کہاں سے ملے گی"...... جوانا نے کہا۔

" تم یہیں رکو ۔یہاں قریب ہی ایک مضبوط بیل میں نے دیکھی ہے میں اسے توڑ لاتا ہوں۔ وہ رسی سے زیادہ مضبوط رہے گی"۔ جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور جوزف تیزی سے دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو نارنجی رنگ کی باریک رسی جیسی بیل کا کافی بڑا ٹکڑا اس نے اٹھا رکھا تھا۔

" تم یہاں باہر کا خیال رکھو۔میں اسے باندھ لوں"...... جوزف نے کہا اور بیل کا ٹکڑا اٹھائے وہ کیبن میں داخل ہوا اور پھر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی اس عورت کو اٹھا کر میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر ڈالا اور پھر بیل کی مدد سے اس نے اسے اس انداز میں کرسی کے ساتھ باندھ دیا کہ اگر وہ ہوش میں آکر اٹھنا چاہے تو یہ عورت معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے۔ پھر اس نے اس کی جیکٹ کی تلاشی لی تو ایک جیب میں لیڈیز رومال موجود تھا۔جوزف نے رومال نکال کر اس مادام کا منہ دبا کر کھولا اور رومال اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور پھر وہ تیزی سے باہر آ گیا۔

" آؤ اب چل کر ان آنے والوں کا خاتمہ کریں"...... جوزف نے

کہا۔

" لیکن ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کو گیس سے بے ہوش کیا گیا ہو گا اور اس عورت کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد اس کا اینٹی کہاں سے آئے گا"...... جوانا نے کہا۔

" ان کے پاس ہونا چاہئے ورنہ اس عورت کے پاس ہو گا۔ بے فکر رہو ۔آؤ"...... جوزف نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مختلف جھاڑیوں میں چھپ کر اس انداز میں بیٹھ گئے کہ کیبن ان کے ٹارگٹ میں تھا۔تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دور سے درختوں کے دوران وہ ویگن آتی دکھائی دی جس پر سوار ہو کر ہو آئے تھے۔آہستہ آہستہ ویگن قریب آتی چلی گئی اور پھر کچھ دور رک گئی۔ اس میں سے دو آدمی نیچے اترے اور تیزی سے کیبن کی طرف بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک فضا تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے ۔ یہ فائرنگ جوزف کی طرف سے ہوئی تھی ۔جوزف جھاڑیوں کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھ گیا ۔اس نے جھک کر ان دونوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔

" کیا ہوا"...... جوانا نے قریب جا کر پوچھا۔

" میں اینٹی گیس تلاش کر رہا تھا۔بہرحال آؤ۔ میرا خیال ہے کہ

ان کا سامان ویگن میں ہی ہو گا"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے ویگن کی طرف بڑھنے لگا۔ ویگن میں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔ جوانا نے انہیں اٹھا اٹھا کر باہر کھلی جگہ پر لٹانا شروع کر دیا جبکہ جوزف ایک بیگ کی طرف بڑھ گیا۔ بیگ مقامی بنا ہوا تھا اس لئے جوزف سمجھ گیا کہ یہ ان ہلاک ہونے والوں کا ہے اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اس بیگ میں سے ایک لمبی گردن والی شیشی نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ ویگن سے اترا اور تیزی سے گھاس پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں اس طرح روشنی چمکی جیسے اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔

"باس باس۔ ہوش میں آئیں باس"...... اسی لمحے اس کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے جوزف کسی گہرے کنوئیں کی تہہ سے بول رہا ہو لیکن جوزف کی آواز نے اس کے ذہن کو فوراً اس طرح روشنی سے بھر دیا جیسے اچانک انتہائی طاقتور وولٹیج کا بلب جل اٹھا ہو اور عمران آنکھیں کھولتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ارے۔ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں اور یہ باقی ساتھی۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کو بے ہوش کر کے وہاں سے یہاں لایا گیا تھا"۔

جوزف نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کال سننے سے لے کر اینٹی گیس کی شیشی تلاش کر کے عمران کو ہوش میں لے آنے تک کے تمام حالات بتا دیئے۔

"گڈ شو۔ تمہیں یہاں بھیجنا ہم سب کے لئے بڑا فائدہ مند ثابت ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس دوران جوانا اینٹی گیس سے باقی ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کارروائی میں مصروف تھا۔

"آؤ مجھے دکھاؤ۔ کہاں ہے وہ مادام"...... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کیبن میں داخل ہوئے تو مادام مارگی نہ صرف ہوش میں آ چکی تھی بلکہ وہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش میں مصروف تھی۔ پھر جوزف اور عمران کو اندر آتے دیکھ کر وہ چونک پڑی لیکن ظاہر ہے منہ میں رومال ہونے کی وجہ سے وہ بول تو نہ سکتی تھی البتہ اس کے چہرے پر ابھر آنے والی حیرت نمایاں تھی۔

"اس کے منہ سے رومال نکالو"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر مادام کے منہ سے رومال کھینچ لیا اور مادام نے تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم تو بے ہوش تھے پھر تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔ وہ۔ وہ میرے ساتھی"...... مادام نے رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام مارگی ہے اور تم روسیاہی ہو۔ تمہارے چاروں ساتھی

ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر تم بے ہوش تھے۔ کاش۔ میں انہیں کہہ دیتی کہ تمہیں فوراً ہلاک کر دیا جائے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تمہارے یہ حبشی ساتھی یہاں پہنچ جائیں گے اور اچانک مجھے چھاپ لیں گے۔ اگر مجھے ذرا بھی خیال آ جاتا کہ یہ یہاں پہنچ سکتے ہیں تو یہ زندہ نظر نہ آتے"...... مادام نے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر سنبھل گئی تھی۔

"یہ لفظ کاش ہمارا محسن ہے مادام مارگی۔ کیونکہ اس کاش کی وجہ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں بار ہماری زندگیاں محفوظ رہی ہیں۔ بہرحال اب تمہارے ساتھی ختم ہو چکے ہیں اور تم یہاں بے بس بیٹھی ہوئی ہو۔ چونکہ تم عورت ہو اور ہم پاکیشیائی لوگ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا اچھا نہیں سمجھتے اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو لیبارٹری کے بارے میں تمام تفصیل بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری۔ کیسی لیبارٹری۔ میں تو کسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی"...... مادام نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ مادام بہرحال تربیت یافتہ عورت ہے۔

"جوزف"...... عمران نے پاس کھڑے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"تمہارے پاس خنجر ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"اس مادام کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کون سی آنکھ آپ باقی رکھنا پسند کریں گے"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جو تمہیں پسند ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے تو اس کی دونوں آنکھیں ناپسند ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تو پھر دونوں نکال دو"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ۔ یہ"...... مادام مارگی کی قوت برداشت جواب دے گئی تھی۔ جوزف اور عمران جس طرح ٹھنڈے لہجے میں باتیں کر رہے تھے کہ اس کا واقعی انتہائی گہرا نفسیاتی اثر اس پر ہوا تھا اور پھر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ جوزف نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی ہیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران کسی عورت کی آنکھیں وغیرہ نکالنے کی کارروائی پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ چونکہ عمران کا مزاج شناس تھا اس لئے اس نے اس کی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے باقاعدہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ اگر اس کی جگہ جوانا ہوتا تو لامحالہ اب تک مادام مارگی کی کم از کم ایک

آنکھ تو ضرور نکل چکی ہوتی۔

"دیکھو مادام مارگی۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمیں ہلاک کرنے کی سر توڑ کوششیں کی ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہماری زندگیاں بچا لی ہیں۔ اس لئے اگر تم یہ سمجھو کہ ہم اب تمہارے ساتھ کوئی رعایت کریں گے تو یہ تمہاری حماقت ہو گی البتہ تمہیں صرف ایک رعایت حاصل ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم پاکیشیائی لوگ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا اچھا نہیں سمجھتے۔ لیکن جوزف افریقی ہے اور افریقہ میں عورتیں مردوں کا بہترین شکار ہوتی ہیں اس لئے اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتی ہو تو لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتا دو اور یہ بھی میں بتا دوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہاں قریب ہی ایک قدیم ویران معبد ہے اس کے نیچے خفیہ تہہ خانے ہیں جن میں لیبارٹری قائم کی گئی ہے لیکن اس کا راستہ معبد کی طرف سے نہیں بلکہ جنگل میں کہیں نکلتا ہے۔ تم نے اس راستے کے بارے میں ہمیں بتانا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو مسٹر"...... مارگی بولتے بولتے رک گئی۔

"علی عمران"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یقین کرو علی عمران۔ مجھے واقعی ان راستوں کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس بارے میں کچھ بتایا گیا ہے"۔ مادام مارگی نے کہا تو عمران نے محسوس کر لیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"وہاں مانڈو سے باقاعدہ سپلائی جاتی رہتی ہے وہ اپنے آپ لیبارٹری کے اندر نہ پہنچ جاتی ہو گی"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سپلائی کا سارا کام نمبرون کے ذمے ہے۔ اسے راستہ معلوم ہو گا۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"...... مارگی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میرا لیبارٹری سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہے"...... مارگی نے جواب دیا اور اس بار عمران نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ مارگی جھوٹ بول رہی ہے۔

"جوزف"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور دوسرے لمحے کیبن مارگی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس بار جوزف عمران کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مقصد کیا ہے۔ اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مادام مارگی کی ایک آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی نوک سے کٹ کر باہر آگرا۔ مارگی مسلسل چیخ رہی تھی۔

"اب اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو دوسری آنکھ کا بھی یہی حشر ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو مارگی نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے آئندہ کبھی ہونٹ نہ کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

البتہ وہ کسی پنڈولیم کی طرح مسلسل دائیں بائیں سر مار رہی تھی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔

"ہاں اب یاد آیا انچارج کا نام یا دوسری آنکھ نکلنے کے بعد یاد آئے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ مجھے اندھی مت کرو۔ میں بتا دیتی ہوں۔ اس کا نام ڈاکٹر کرائن ہے۔ میرا اس سے صرف ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہے اور بس"...... مادام مارگی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"کیا فریکونسی ہے اس کی"...... عمران نے کہا تو مادام مارگی نے فریکونسی بتا دی۔ اب اس نے دوسری آنکھ کھول لی تھی اس کی آنکھ گہری سرخ ہو رہی تھی اور چہرے پر انتہائی تکلیف کے تاثرات بھی اسی طرح موجود تھے۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر جوزف کی طرف بڑھا دیا۔

"سنو مارگی۔ تم نے ڈاکٹر کرائن کو یہاں کیبن میں بلانا ہے جو بہانہ چاہے کر لو لیکن اگر ڈاکٹر کرائن یہاں نہ آیا تو تم عالم بالا میں پہنچ جاؤ گی اور یہ میرا وعدہ کہ اگر ڈاکٹر کرائن یہاں آگیا تو میں تمہیں آزاد کرنے کا حکم دے دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ یہاں کسی صورت بھی نہیں آئے گا۔ اسے چیف کی طرف سے انتہائی سختی سے حکم ہے کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ لیبارٹری سے باہر نہیں آئے گا"...... مادام مارگی نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"تمہارے چیف کی کیا فریکونسی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔وہ"...... مادام مارگی نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی میں جوزف کو کہہ دوں گا اور تم ہمیشہ کے لئے اندھی ہو جاؤ گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو مادام مارگی نے جلدی سے فریکونسی بتا دی۔ عمران نے جوزف کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر واپس لیا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"لو اب تم اپنے چیف سے بات کرو اور اسے بتاؤ کہ تم نے ہمیں ہلاک کرا دیا ہے"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جوزف کے ہاتھ میں دے دیا تو جوزف نے ٹرانسمیٹر مادام کے سامنے کر کے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔مارگی کالنگ ہیڈ کوارٹر۔اوور"...... مادام مارگی نے کال دیتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار کال دے رہی تھی اور جوزف ساتھ ساتھ بٹن آن آف کرتا جا رہا تھا۔

"یس۔ہیڈ کوارٹر۔اوور"......چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ۔میں مادام مارگی نمبر ون ٹو ون بول رہی ہوں ناپال سے۔اوور"...... مادام مارگی نے کہا۔

"اوکے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری لیکن سرد آواز سنائی دی۔

"چیف۔میں مارگی بول رہی ہوں ناپال سے۔آپ کے لئے خوشخبری ہے چیف۔اوور"...... مادام مارگی نے کہا۔

"کیسی خوشخبری۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے۔اوور"۔ مارگی نے کہا۔

"کیسے۔تفصیل بتاؤ۔اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو مارگی نے نمبر تھری اور نمبر فور کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر انہیں ہلاک کر دینے کی تفصیل بتا دی۔

"ان کی لاشیں کہاں ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ نمبر تھری اور فور لے کر آ رہے ہیں۔اوور"...... مارگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب وہ آ جائیں تو نمبر تھری کی بات مجھ سے کرانا۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہ ٹرانسمیٹر مجھے دو اور مارگی کے منہ میں رومال ڈال دو"...... عمران نے کہا۔

"کیوں کیوں۔مگر"...... مارگی نے چونک کر کہا لیکن میز پر پڑا ہوا رومال جوزف نے اٹھا کر زبردستی اس کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر کرائن کی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے ہیڈ کوارٹر کے الفاظ کہنے والے کے لہجے اور آواز میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ ڈاکٹر کرائن بول رہا ہوں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھری آواز سنائی دی ۔ لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ بولنے والا بوڑھا آدمی ہے ۔

"چیف سے بات کریں ڈاکٹر ۔ اوور"...... عمران نے دوبارہ اسی لہجے میں کہا۔

"ہیلو ۔ اوور"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران نے اس بار چیف کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی مارگی کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ ہوتا چلا گیا۔

"یس ۔ ڈاکٹر کرائن بول رہا ہوں ۔ اوور"...... ڈاکٹر کرائن نے کہا۔

"کتنا کام رہ گیا ہے باقی ڈاکٹر کرائن ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ابھی دو ماہ کا کام باقی ہے جناب ۔ اوور"...... ڈاکٹر کرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے مادام مارگی کا کیبن دیکھا ہے ۔ اوور"...... عمران نے چیف کے لہجے میں کہا۔

"نو چیف ۔ میں تو جب سے یہاں آیا ہوں لیبارٹری سے باہر ہی

نہیں گیا کیونکہ آپ نے خصوصی طور پر منع کر رکھا تھا ۔ اوور"۔ ڈاکٹر کرائن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام مارگی نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کی وجہ سے ہمیں کافرستانی جزیرہ سروپ چھوڑ کر یہاں آنا پڑا تھا وہ ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی لاشیں لیبارٹری کے باہر مادام مارگی کے کیبن میں موجود ہیں ۔ آپ فوری طور پر مادام مارگی کے کیبن میں پہنچیں ۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس آپ کے اس فارمولے کے بارے میں خصوصی نوٹس موجود ہیں کیونکہ وہ آپ کو اغوا کر کے نہ صرف آپ سے وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتے تھے بلکہ وہ ان نوٹس کے سلسلے میں بھی آپ کی ماہرانہ رائے جاننا چاہتے تھے آپ جا کر یہ نوٹس حاصل کر لیں اور پھر لیبارٹری میں جا کر ان نوٹس کا مطالعہ کر کے مجھے اطلاع دیں کہ کیا یہ نوٹس ہمارے کسی کام آ سکتے ہیں یا نہیں ۔ میں دو گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ کال کروں گا ۔ اوور"۔ عمران نے چیف کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مگر سر ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ وہ نوٹس مادام مارگی یا اس کے کسی آدمی کے ذریعے لیبارٹری میں بھجوا دیں ۔ اوور"...... ڈاکٹر کرائن نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے علاوہ کسی اور پر قطعی اعتماد نہیں کر سکتا ۔ چاہے وہ میرے خاص آدمی ہی کیوں نہ ہوں ۔ میں کسی کو لیبارٹری میں بھیجنے کا رسک نہیں لے سکتا ۔ آپ پر مجھے مکمل اعتماد ہے ۔ اس لئے

آپ کو خود جانا ہو گا اور وہ بھی فوری۔ اٹ از مائی آرڈرز۔ اوور"۔ عمران نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی جاتا ہوں سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر کرائن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے چیف کی طرف سے اس پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا تھا اور یہ انتہائی مسرت بخش خبر تھی۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ ٹرانسمیٹر اٹھائے کرسی سے اٹھا۔

"اس کو آف کر دو جوزف"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑ کر وہ تیزی سے کیبن سے باہر آگیا۔ باہر اس کے ساتھی موجود تھے۔

"ہم اس لئے کیبن میں نہیں آئے تھے کہ کہیں کوئی ڈسٹرب نہ ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"تم لوگ یہاں ادھر ادھر پھیل جاؤ۔ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر کرائن لیبارٹری سے نکل کر کیبن میں آرہا ہے۔ میں اور جوزف یہاں رہیں گے لیکن تم لوگوں نے چیک کرنا ہے کہ ڈاکٹر کرائن کس راستے سے باہر آتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں آرہا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام مارگی کی وفات پر تعزیت کرنے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے

اور وہ تیزی سے مڑ گئی۔

"تم لوگوں نے کسی معاملے میں مداخلت نہیں کرنی۔ صرف راستہ چیک کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کیبن کی طرف مڑا اور پھر کیبن میں داخل ہوا تو کرسی پر مادام مارگی کی لاش اسی طرح بندھی ہوئی حالت میں موجود تھی اس کے منہ میں رومال ویسے ہی موجود تھا۔ جوزف نے اسی کی گردن توڑ دی تھی۔

"ارے رومال تو نکال دینا تھا بیچاری آخری وقت میں چیخنے کی حسرت تو پوری کر لیتی اور پھر اس کی روح کو احتجاج کرنے میں آسانی ہوتی"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ کوئی بدروح بھی تو اس کے اندر داخل ہو سکتی تھی۔ یہ جنگل ہے"...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔

"اوکے۔ ایک بدروح ڈاکٹر کرائن یہاں آرہا ہے تمام ساتھیوں کو میں نے لیبارٹری کے راستے کی تلاش میں بھیج دیا ہے۔ میں اندر رہوں گا اور تم باہر کسی جھاڑی میں چھپ جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کرائن اکیلا نہ آئے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر چلا گیا تو عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر سامنے میز پر رکھ دیا۔ وہ اسے ساتھ اس لئے لے گیا تھا کہ کہیں کوئی کال نہ آ جائے۔ عمران کے چہرے پر اس وقت گہرا

اطمینان تھا کیونکہ بہرحال وہ مشن کی تکمیل تک پہنچ گیا تھا اور اس وقت کوئی بھی مخالف فریق باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک باہر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران اچھل کر کھڑا ہوا اور تیزی سے کیبن کے دروازے کی طرف لپکا۔ فائرنگ کی آوازوں نے اسے چونکا دیا تھا کیونکہ بظاہر اس فائرنگ کا کوئی جواز اسے نظر نہ آ رہا تھا۔

ڈاکٹر کرائن لمبے قد کے بوڑھے آدمی تھے۔ وہ اس وقت ایک میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ انہوں نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور کرسی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ اچانک ایک جھٹکے سے دوبارہ بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے ڈاکٹر۔ آپ کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات موجود ہیں"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جانسن۔ ابھی چیف کی طرف سے ایک کال آئی ہے۔ اس نے مجھے الجھا کر رکھ دیا ہے"...... ڈاکٹر کرائن نے کہا تو نوجوان جو خود بھی ایک سائنس دان تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف کی کال آنے پر کیا الجھن ہو سکتی ہے ڈاکٹر کرائن"۔ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر کرائن نے چیف سے

ہونے والی تمام بات دوہرا دی۔

"تو اس میں الجھنے والی کون سی بات ہے۔ چیف کے بقول پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کے پاس کسی فارمولے کے نوٹس ہیں جو ان سے حاصل کرنے ہیں۔ کیبن میں مادام مارگی موجود ہے اور باہر ان کے گروپ کے آدمی".... ڈاکٹر جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"الجھن کی بات یہ ہے ڈاکٹر جانسن کہ مجھے اچانک خیال آیا ہے کہ چیف ہمیشہ جب بھی مجھ سے بات کرتا ہے تو وہ مجھے میرے نام سے نہیں بلکہ میرے نک نیم ڈاکٹر سومو کے نام سے مخاطب ہوتا ہے لیکن آج اس نے اتنی طویل گفتگو میں ایک بار بھی یہ نام نہیں لیا۔ پہلے تو میں نے خیال نہ کیا تھا لیکن کال ختم ہونے کے بعد جب میں الجھنے لگا تو مجھے اچانک خیال آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس کال کے بارے میں عجیب سے خدشات بھی ابھر آئے۔ کیونکہ چیف کی یہ بات انتہائی عجیب تھی کہ ان ایجنٹوں کے پاس کسی فارمولے کے نوٹس موجود ہیں چیف اپنے آدمیوں سے زیادہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے۔ یہ سب باتیں اب میرے ذہن میں نہیں اتر رہیں۔ اس لئے میرا ذہن شدید الجھن کا شکار ہو گیا ہے"۔.... ڈاکٹر کرائن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ چیف کو کال کر کے ان سے وضاحت مانگ لیں"۔ ڈاکٹر جانسن نے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ یہاں لیبارٹری میں سیکورٹی کے نقطہ نظر سے ٹرانسمیٹر کا صرف رسیونگ سیٹ ہے تاکہ نہ یہاں سے کال ہو سکے گی اور نہ ہی یہاں کی نشاندہی اس کال کی وجہ سے ہو سکے گی اور چیف نے کہا ہے کہ وہ اب دو گھنٹے بعد دوبارہ کال کرے گا اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ چیف نے سختی سے حکم دیا ہے کہ میں وہاں جا کر نوٹس لے آؤں اور پھر اس پر غور کر کے دو گھنٹے بعد چیف کو رپورٹ دوں۔ اب اگر میں ایسا نہیں کرتا تو ہو سکتا ہے کہ چیف ناراض ہو جائے اور تم جانتے ہو کہ چیف کی ناراضگی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ میں اور میرا پورا خاندان ایک لمحے میں تباہ و برباد کر دیا جائے گا اور اگر جاؤں تو کہیں باہر کوئی خوفناک خطرہ موجود نہ ہو"۔ ڈاکٹر کرائن نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ کال چیف کی نہیں ہو سکتی۔ یہ جعلی کال ہے"..... ڈاکٹر جانسن نے کہا تو ڈاکٹر کرائن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ یہاں اور کس نے کال کرنی ہے۔ یہاں کی مخصوص فریکونسی کا علم صرف مادام مارگی کو ہے یا پھر چیف کو"..... ڈاکٹر کرائن نے کہا۔

"تو پھر کیا الجھن ہے ڈاکٹر کرائن۔ آپ خوامخواہ کے خدشات ذہن میں نہ لے آئیں البتہ اگر آپ چاہیں تو ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم دو آدمی آپ کے ساتھ چلیں اور کسی بھی خطرے کی صورت میں آپ کی

حفاظت کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں ریڈ سکائی کی مین ریڈ نہیں ہوتا اس لئے اسلحہ الماری میں محفوظ ہے البتہ ایم جی تھری گن
لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہوں۔ وہاں کام کرنے والے ہر آدمی کو میرا شوق ہے۔ یہ گن میں نے ایک دوست سے بڑی منتوں کے بعد
باقاعدہ چھ ماہ ٹریننگ دی جاتی ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ بھاری قیمت دے کر حاصل کی ہے۔ یہ پارٹس کی صورت میں ہے۔
میں نے اور ڈاکٹر شوکاف نے باقاعدہ ٹریننگ لے رکھی ہے۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد میں اس جنگل میں
ہم صرف سائنس دان ہی نہیں بلکہ ہم سیکورٹی کے معاملات کو بھی شکار کھیلوں گا اور یہاں پہاڑی ٹیلے بھی موجود ہیں اس لئے اس گن کا
آسانی سے ڈیل کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر جانسن نے کہا۔ ایک آدھ فائر مجھے تسکین دے گا"...... ڈاکٹر جانسن نے مسکراتے
"لیکن سیکورٹی کے لئے تو اسلحے کی ضرورت ہو گی۔ کیا اسلحہ ہے ہوئے کہا۔
تمہارے پاس"...... ڈاکٹر کرائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "تو تمہارا خیال ہے کہ تم اس گن کو بھی ساتھ لے جاؤ گے"۔
"جی ہاں۔ ہمارے پاس نہ صرف مشین پسٹل ہیں بلکہ ان کے ڈاکٹر کرائن نے کہا۔
میگزین بھی ہیں اور آپ اگر یہ سن کر ناراض نہ ہو جائیں تو میرے "اوہ۔ نہیں ڈاکٹر کرائن۔ اسے لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔
پاس ایم جی تھری گن اور اس کا میگزین بھی موجود ہے۔ دنیا کی سینے کسی پہاڑ کو تو نہیں اڑانا۔ یہ تو میں نے صرف اس لئے آپ کو
سے خوفناک میزائل گن جو ایک پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے کی قوت بتایا ہے کہ آپ نے اسلحے کے بارے میں پوچھا تھا"...... ڈاکٹر
رکھتی ہے"...... ڈاکٹر جانسن نے کہا۔ ن نے کہا۔
"لیکن یہ اسلحہ تمہارے پاس کیوں ہے اور یہاں کیوں ہے جبکہ اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم دونوں آ جاؤ۔ ہم اکٹھے چلیں گے"۔
مجھے تو معلوم ہی نہیں"...... ڈاکٹر کرائن نے اس بار حیرت ڈاکٹر کرائن نے کہا تو ڈاکٹر جانسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
ساتھ ساتھ قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ ایک اور
"ڈاکٹر کرائن۔ جب سے ہم نے ٹریننگ لی ہے ہم اسلحہ رکھنے کے ساتھ اندر داخل ہوا۔
جیسے عادی ہو گئے ہیں اور اسلحہ پاس نہ ہو تو ہمیں یوں محسوس ہو مجھے ڈاکٹر جانسن نے تمام تفصیل بتا دی ہے۔ آپ بے فکر
ہے جیسے ہم ادھورے ہیں۔ اس لئے مشین پسٹل اور اس کے آپ آگے چلیں ہم آپ کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کے پیچھے
میگزین تو ہمیشہ پاس رکھتے ہیں۔ چونکہ ہمارا لیبارٹری سے باہر چلے۔ اسلحہ ہمارے پاس موجود ہے"...... دوسرے آدمی نے جو

ڈاکٹر شوکاف تھا کہا تو ڈاکٹر کرائن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ڈاکٹر
کرائن نے ایک سرنگ کا راستہ کھولا اور وہ تینوں اس سرنگ میں
آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ اوپر کی طرف جا کر اچانک
ختم ہو گئی۔ اب وہاں ایک دیوار تھی۔ ڈاکٹر کرائن نے اس دیوار کی
بنیاد پر مخصوص انداز میں پیر مارا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ نا
دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور اب باہر کی
روشنی اندر آنے لگی۔ ڈاکٹر کرائن اور ان کے پیچھے دونوں ڈاکٹرز بھی
باہر آ گئے۔ یہ جنگل کا ایک گھنا حصہ تھا۔ یہاں جھاڑیاں تھیں۔ ڈاک
کرائن نے ایک جھاڑی میں ہاتھ ڈالا اور پھر مخصوص انداز میں ہاتھ
جھٹکا دیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی راستہ دوبا
جھاڑیوں میں غائب ہو گیا اور پھر ڈاکٹر کرائن آگے بڑھنے لگا۔ ج
دونوں ڈاکٹر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بڑے محتاط اور چوکنے انداز
آگے بڑھنے لگے۔ ان کا انداز ایسے تھا جیسے انہیں کسی بھی لمحے ا
بھی طرف سے کسی خوفناک درندے کے حملے کا خطرہ لاحق
حالانکہ جنگل میں دور دور تک کوئی نظر نہ آ رہا تھا۔ شاید یہ دو
اپنے باس ڈاکٹر کرائن پر اپنی ٹریننگ ظاہر کرنا چاہتے تھے۔
"اوہ۔ اوہ۔ سامنے ایک درخت پر ایک آدمی ہے"......
ڈاکٹر جانسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جس میں
پسٹل موجود تھا بجلی کی سی تیزی سے بلند ہوا اور دوسرے لمحے
مشین پسٹل کی فائرنگ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ نا

انسانی چیخ سنائی دی۔ ایک دیو ہیکل حبشی ایک دھماکے سے درخت
سے نیچے آ گرا۔ ڈاکٹر شوکاف نے بھی اس پر فائر کھول دیا کہ اچانک
جنگل میں دو سائیڈوں سے ان پر فائرنگ ہوئی اور دونوں ڈاکٹر چیختے
ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی تھے کہ ڈاکٹر کرائن جو ان سے تقریباً سو
گز آگے جا رہا تھا چیخ مار کر ایک جھاڑی میں چھپنے کے لئے دوڑا ہی تھا
کہ ایک بار پھر فائرنگ کی آواز سے جنگل گونج اٹھا اور ڈاکٹر کرائن
کے منہ سے بے اختیار ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر کر بری
طرح تڑپنے لگا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سانس اس کے حلق
میں کسی چٹان کی طرح اٹک گیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش
کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن دلدل میں جیسے دفن ہوتا چلا گیا۔

عمران دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکلا۔

" باس ۔ ادھر شمال کی طرف فائرنگ ہو رہی ہے "...... کیبن کے باہر موجود جوزف نے کہا۔

" اوہ ۔ جاؤ اور معلوم کرو کیا ہو رہا ہے۔ میں یہاں موجود ہوں تاکہ اگر کوئی ٹرانسمیٹر کال آجائے تو میں اسے چیک کر سکو "۔ عمران نے کہا۔

" یس باس "...... جوزف نے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح دوڑ پڑا جیسے کوئی درندہ اپنے شکار پر جھپٹنے کے لئے دوڑتا ہے اور چند لمحوں بعد وہ جنگل میں غائب ہو گیا۔

" یہ فائرنگ کس نے کی ہو گی اور کس پر "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر تقریباً دس منٹ بعد جوزف اسی طرح دوڑتا ہوا

واپس آیا۔

" باس ۔ جوانا زخمی ہو چکا ہے جبکہ تین غیر ملکیوں میں سے دو ہلاک ہو چکے ہیں اور ایک بوڑھا شدید زخمی ہے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے ان پر فائر کھولا تھا۔ پہلے انہوں نے جوانا پر فائر کھولا جس سے جوانا زخمی ہو کر درخت سے نیچے آگرا تھا "...... جوزف نے تیز تیز آواز میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ میں ٹرانسمیٹر ساتھ لے لوں "...... عمران نے کہا اور دوڑ کر وہ کیبن کے اندر داخل ہوا اور چند لمحوں بعد وہ ایک ٹرانسمیٹر اٹھائے باہر آگیا اور پھر جوزف کی رہنمائی میں وہ دوڑتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں یہ ساری کارروائی ہوئی تھی۔ جوانا کے پیٹ میں گولی لگی تھی لیکن کیپٹن شکیل نے گولی نکال لی تھی اور اپنے لباس سے پٹیاں بنا کر اس نے بینڈیج بھی کر دی تھی اور اب جوانا ہوش میں آچکا تھا۔ جبکہ کیپٹن شکیل جا کر اس بوڑھے غیر ملکی پر جھکا ہوا تھا جو زمین پر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ اس کے پہلو میں گولیاں لگی تھیں اور وہ اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس کا سانس رک جائے گا۔ وہ بے ہوش تھا جبکہ کچھ فاصلے پر دو نوجوان غیر ملکیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور سامنے ہی مشین پسٹل بھی پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

" کیا ہوا ہے "...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

" عمران صاحب ۔ جوانا درخت پر چڑھا ہوا تھا جبکہ ہم دو اطراف

میں جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے جوانا کو ہم نے خود ہی درخت پر چڑھ کر نگرانی کے لئے کہا تھا۔ پھر اچانک جوانا نے بتایا کہ یہاں سے تقریباً سو گز کے فاصلے پر اچانک تین غیر ملکی جھاڑیوں میں سے باہر نکلے ہیں تو ہم چوکنا ہو گئے۔ پھر یہ تینوں غیر ملکی ہمیں بھی آتے نظر آئے۔ یہ بوڑھا ان سے تقریباً سو گز آگے تھا اور یہ دونوں چوکنا نظر آ رہے تھے۔ یہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کس بھی طرف سے حملے کا خطرہ ہو کہ اچانک ایک نوجوان نے جوانا پر فائر کھول دیا اور جوانا زخمی ہو کر درخت سے نیچے آ گرا۔ دوسرا نوجوان نیچے گرنے والے جوانا پر فائر کھولنا ہی چاہتا تھا کہ تنویر نے اس پر فائر کھول دیا اور پھر مجبوراً مجھے بھی دوسرے مسلح نوجوان پر فائر کھولنا پڑا جبکہ تنویر نے اس بوڑھے پر بھی فائر کھول دیا۔ یہ دونوں نوجوان تو ہلاک ہو گئے جبکہ بوڑھا شدید زخمی ہو کر بے ہوش ہو گیا۔ جوانا تو شدید زخمی تھا۔ اس لئے ہم اسے سنبھالنے میں لگ گئے اب یہ قدرے ٹھیک ہوا ہے تو میں اس بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران اس بوڑھے پر جھکا رہا تھا اور پھر اس نے زور زور سے اسے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

"آں۔ آں۔ کیا۔ کیا ہوا۔ یہ فائرنگ کس نے کی ہے"...... اس بوڑھے کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

"ڈاکٹر کرائن۔ تم ڈاکٹر کرائن ہو"...... عمران نے اسے دوبارہ جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ یہی نام ہے میرا۔ ہم پر فائرنگ ہوئی ہے۔ یہ کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر کرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس کی گردن ڈھلک گئی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"عمران صاحب۔ یہ شدید زخمی تھا۔ آپ نے اسے جھنجھوڑ دیا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کی حالت ایسی تھی کہ اس کے بچنے کا کوئی سکوپ نہیں تھا اس لئے میں اس سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ کون ہے۔ مجھے خیال تھا کہ یہ ڈاکٹر کرائن ہی ہو سکتا ہے لیکن میں اس کی آواز سن کر کنفرم ہونا چاہتا تھا"...... عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر میں ان پر فوراً فائر نہ کرتا تو یہ جوانا کو ہلاک کر دیتے"۔ تنویر جو اب تک خاموش کھڑا تھا، اچانک بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سچوئشن دیکھ لی ہے۔ تم نے بروقت کارروائی کی ہے۔ کیپٹن۔ اب اس جوانا کو کیبن میں لے جاؤ۔ اب ہم نے وہ جگہ تلاش کرنی ہے جہاں سے یہ لوگ نکلے ہیں"...... عمران نے کہا تو جوزف اور کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر جوانا کو سہارا دے کر کھڑا کیا اور پھر وہ اسے لے کر کیبن کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ تنویر کی رہنمائی میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس طرف کو بڑھا جہاں سے یہ دونوں نکلے تھے۔ چونکہ اس طرف جوانا، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اس لئے تنویر ہی ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔

"یہ ہے وہ جگہ۔ جہاں سے یہ لوگ اچانک زمین سے باہر آئے تھے"...... تنویر نے کہا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے جھک کر وہاں موجود جھاڑیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ پھر اس نے جھاڑیوں کی باقاعدہ چیکنگ شروع کر دی۔ ان کی جڑوں کو بھی چیک کیا لیکن سب عام سی جھاڑیاں تھیں کہ اچانک عمران کو ایک خیال آیا۔ اس نے سیدھا ہو کر ٹرانسمیٹر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر کرائن کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ڈاکٹر کرائن کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر رچمنڈ اٹنڈنگ یو ڈاکٹر کرائن۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر رچمنڈ۔ جلدی باہر آؤ۔ مجھے انتہائی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ جلدی باہر آؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر آپ کے ساتھ ڈاکٹر جانسن اور ڈاکٹر شوکاف بھی باہر گئے تھے۔ وہ کہاں ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر جانسن ایک درندے کا شکار ہو گیا ہے اور ڈاکٹر شوکاف خوفزدہ ہو کر نجانے کہاں چلا گیا ہے۔ میں واپس آ رہا تھا کہ مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ جلدی کرو۔ پہنچو۔ اوور"...... عمران نے اس بار کراہتے ہوئے کہا۔

"آپ باہر کہاں موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم باہر آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ جلدی آؤ پلیز۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ حوصلہ کریں ڈاکٹر۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب ہم نے یہاں سائیڈوں میں چھپنا ہے جیسے ہی یہ ڈاکٹر رچمنڈ باہر آئے گا اسے پکڑ کر پھر لیبارٹری کے اندر جائیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اس جگہ سے ہٹ کر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بڑی سی جھاڑی یکلخت سائیڈ پر جھک گئی۔ دوسرے لمحے ایک غیر ملکی آدمی اچھل کر باہر آ گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا پھر اس نے سائیڈ پر اٹھی ہوئی جھاڑی کی جڑ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سیدھا کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ آدمی سیدھا ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

"ڈاکٹر رچمنڈ"...... اچانک عمران نے جھاڑی کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران

کے دوسرے ساتھی بھی ادھر ادھر جھاڑیوں سے باہر آگئے۔

" تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ وہ ڈاکٹر کرائن۔ وہ کہاں ہے "...... ڈاکٹر رچمنڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے وہ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے کوئی عام سا سائنس دان لگتا تھا۔

" ڈاکٹر کرائن، ڈاکٹر جانسن اور ڈاکٹر شوکاف تینوں ہلاک ہو چکے ہیں "...... عمران نے اس کے قریب آکر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب "...... ڈاکٹر رچمنڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور اب تم نے ہمیں لیبارٹری میں لے جانا ہے اور سنو۔ اگر تم اور تمہارے ساتھی ہمارے ہاتھوں ہلاک ہونا نہیں چاہتے تو تم ہم سے تعاون کرو۔ ہمیں وہ فارمولا دے دو جس پر یہاں کام ہو رہا ہے۔ ہم تمہیں اندر ساتھ لے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں تم سب ہلاک ہو جاؤ گے اور فارمولا تو بہرحال ہم لے ہی جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

" فارمولا تو ڈاکٹر کرائن کے پاس ہو گا "...... ڈاکٹر رچمنڈ نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" لیبارٹری میں ہی ہو گا۔ یہ بتاؤ اب تمہارے علاوہ اور کتنے افراد ہیں لیبارٹری میں "...... عمران نے کہا۔

" آٹھ ہیں۔ آٹھ۔ چار سائنس دان ہیں اور چار اسسٹنٹ ہیں "۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

" چلو پھر راستہ کھولو۔ ورنہ "...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

" مجھے مت مارو پلیز۔ ہم تو سائنس دان ہیں۔ مجرم تو نہیں ہیں "...... ڈاکٹر رچمنڈ نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو ہم سے تعاون کرو "...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر رچمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس جھاڑی کی جڑ میں ہاتھ ڈال کر اسے جھٹکا دیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی راستہ کھل گیا۔ اب ایک سرنگ گہرائی میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران ڈاکٹر رچمنڈ کو ساتھ لے کر سرنگ میں داخل ہو گیا۔ نیچے دو بڑے ہال کمرے تھے جن کے ساتھ دو چھوٹے کمرے تھے۔ ہال میں بھی پارٹیشن لگا کر کمرے بنائے گئے تھے اور ہال کی دیواروں کے ساتھ چار لوہے کی الماریاں موجود تھیں۔ اندر واقعی ڈاکٹر رچمنڈ کے علاوہ آٹھ افراد تھے اور یہ آٹھ کے آٹھ فیلڈ کے لوگ نہیں تھے۔

" فارمولا کہاں ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" ہمیں نہیں معلوم۔ ڈاکٹر کرائن کو معلوم ہو گا۔ وہی ہمیں کام کی ہدایت دیتا ہے "...... ڈاکٹر رچمنڈ نے جواب دیا اور پھر باقی لوگوں نے بھی اس کی تائید کر دی۔

" وہ گھاس کہاں ہے جس کی وجہ سے تم لوگ یہاں آئے ہو "۔ عمران نے پوچھا۔

" ادھر۔ ادھر بڑے کمرے میں "...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا اور عمران اسے ساتھ لے کر اس کمرے میں گیا تو وہاں واقعی فرش پر لمبے ریشے

اور سرخ رنگ کی گھاس کا ڈھیر موجود تھا۔ عمران غور سے اسے دیکھتا رہا۔

" صفدر اور جولیا۔ تم دونوں اس فارمولے کو تلاش کرو"۔ عمران نے کہا تو ان دونوں نے الماریاں کھول کر چیکنگ شروع کر دی جبکہ عمران اور تنویر ان تمام افراد کو کور کیئے کھڑے تھے۔

" عمران صاحب۔ یہ یہ ۔ یہاں تو ایم جی تھری گن کا میگزین اور گن بھی موجود ہے"...... اچانک صفدر نے ایک الماری سے ایک بڑا سا ڈبہ اٹھاتے ہوئے کہا جس پر باقاعدہ ایم جی تھری گن اور میگزین کے بارے میں چھپا ہوا تھا۔

" ایم جی تھری گن اور اس کا میگزین۔ اوہ ۔ کہاں ہے۔ دکھاؤ"...... عمران نے چونک کر کہا اور تیزی سے صفدر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک ڈاکٹر رچمنڈ نے پاس کھڑے ہوئے تنویر پر حملہ کر دیا۔ تنویر کی توجہ بھی صفدر اور عمران کی طرف تھی اس لئے ڈاکٹر رچمنڈ نے موقع غنیمت سمجھا اور دوسرے لمحے وہ تنویر کے ہاتھوں سے مشین پسٹل جھپٹ کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ تنویر نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے مشین پسٹل سیدھا کر لیا۔

" میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ رک جاؤ"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ جوزف ۔ مت مارو"...... اچانک عمران نے ڈاکٹر رچمنڈ کی دوسری سائیڈ پر دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ اس کے

داؤ میں آگیا اور پھر اس نے جیسے ہی سائیڈ پر رخ کیا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں اس طرف کو لپکیں جدھر صفدر اور عمران موجود تھے۔ صفدر کے ہاتھ میں وہ ڈبہ تھا جس میں ایم جی تھری گن اور اس کا میگزین تھا۔ تنویر کے اچانک حملے سے ڈاکٹر رچمنڈ نے ٹریگر دبا دیا لیکن حملے کی وجہ سے مشین پسٹل کا رخ مڑا اور گولیاں سیدھی سائیڈ پر موجود عمران اور صفدر کی طرف لپکیں لیکن گولیاں ان دونوں کے درمیان سے گزرتی ہوئیں الماری کے اندر جا لگیں البتہ صفدر کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اسی لمحے ڈاکٹر رچمنڈ کی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ تنویر نے تو ڈاکٹر رچمنڈ کو ہلاک کیا تھا جبکہ گولیوں کو عمران اور صفدر کی طرف جاتے دیکھ کر جولیا نے فائر کھول دیا تھا اور پھر چند ہی لمحوں بعد ڈاکٹر رچمنڈ کے باقی تمام آٹھ ساتھی ہلاک ہو چکے تھے۔

" کیا ضرورت تھی انہیں ہلاک کرنے کی"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ لوگ کسی بھی لمحے حملہ کر سکتے تھے اور میں یہ رسک نہیں لے سکتی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کوئی گولی اس پیکٹ میں گھس گئی ہے۔ اس یں سے دھواں نکل رہا ہے"...... اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا

تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اسے رکھو نیچے۔ جلدی کرو جلدی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے پیکٹ نیچے رکھ دیا۔

"ایم جی تھری میگزین پھٹنے سے ابھی یہ پورا حصہ بھک سے اڑ جائے گا۔ بھاگو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح واپس دوڑ پڑا جیسے اس کی ٹانگوں میں کسی نے مشین فٹ کر دی ہو۔

"وہ۔ وہ فارمولا"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"بھاگو جلدی"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب دوڑتے ہوئے اس سرنگ میں اور پھر اوپر کھلے ہوئے راستے سے باہر آگئے۔

"جلدی کرو۔ کیبن کی طرف بھاگو۔ جلدی"...... عمران نے باہر آ کر چیختے ہوئے کہا۔

"آخر کیا مصیبت پڑ گئی ہے تمہیں"...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے جولیا کو بازو سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دوڑ پڑا۔ جولیا اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہی تھی۔ پھر اچانک ان کے عقب میں انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر زوردار تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر منہ کے بل نیچے جا گرے۔

"اٹھو بھاگو"...... عمران نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس نے جولیا کو بھی بازو سے پکڑ کر ساتھ ہی ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا تھا لیکن ایک بار پھر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب ایک بار پھر چیختے ہوئے منہ کے بل نیچے گرے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے ہزاروں لاکھوں برچھیاں اس کے جسم میں گھستی چلی جا رہی ہوں اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر جس طرح تیزی سے اس کا ذہن تاریک ہوا تھا اتنی ہی تیزی سے اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ ہوش میں آئیں۔ ماسٹر"...... اس کے کانوں میں جوانا کی آواز سنائی دی اور اس آواز نے جیسے اس پر جادو کا اثر کیا اور اس نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تھینکس گاڈ۔ ماسٹر آپ کو ہوش آگیا"...... ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ باقی ساتھی۔ ان کا کیا ہوا"...... عمران نے تڑپ کر کہا۔

"وہ ادھر موجود ہیں۔ ابھی ہوش میں تو نہیں آئے لیکن بہرحال وہ خطرے سے باہر ہیں۔ جوزف اور کیپٹن شکیل پانی تلاش کرنے گئے ہیں۔ آپ سب کی ناک اور منہ میں مٹی بھری ہوئی تھی جسے ہم تینوں نے مل کر صاف تو کر دیا ہے لیکن پوری طرح صفائی تو پانی سے ہو گی"...... جوانا نے کہا۔ اسی لمحے دور سے جوزف اور کیپٹن شکیل

دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ان دونوں کے ہاتھوں میں دو بڑے بڑے ڈبے تھے۔

"آپ کو ہوش آگیا۔شکر ہے خدا کا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے چھوڑو اور ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور جوزف دونوں باقی ساتھیوں کی طرف بڑھ گئے ڈبوں سے پانی نکال کر انہوں نے ان کے حلق اور ناک صاف کرنا شروع کر دیئے اور آخر میں باقی پانی ان کے حلق میں انڈیل دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آگئے۔

"اوہ۔اوہ۔کس قدر خوفناک دھماکے تھے۔کیا ہوا تھا"۔جولیا نے اٹھ کر ہاتھوں سے اپنے لباس کو جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اس بار ہم بال بال بچے ہیں ورنہ ایم جی تھری میگزین ہمارے جسموں کو اس قدر باریک ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتا کہ شاید باقی ساری عمر چیف ہماری لاشوں کو ہی تلاش کرتا رہ جاتا"۔عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔

"یہ آخر ایسی کیا چیز ہے۔میں تو اس کا نام ہی پہلی بار تم سے سن رہی ہوں اور یہ اتنا زوردار دھماکہ کیوں ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ایم جی تھری کا میگزین ڈبے میں بند تھا۔یہ کیپسول کی طرز کا ہوتا ہے اور اگر اسے کسی بھاری چٹان پر بھی فائر کیا جائے تو چٹان

ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ایک ہزار میگا پاور ڈائنامیٹ کے برابر اس کی طاقت ہوتی ہے لیکن اسے خصوصی پیکنگ میٹریل میں رکھا جاتا ہے کیونکہ یہ شدید گرمی میں بھی بلاسٹ ہو جاتا ہے اور اسے اس وقت اس پیکنگ میٹریل سے نکالا جاتا ہے جب اس سے فوری فائر کرنا ہو۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کا وقفہ محفوظ ہوتا ہے۔اس ڈاکٹر رچمنڈ کی چلائی ہوئی گولیوں میں سے ایک گولی اس ڈبے میں گھس گئی جس میں میگزین موجود تھا اور پیکنگ میٹریل سلگ اٹھا اور اس میں سے دھواں نکلنے لگا۔چنانچہ میں سمجھ گیا کہ اب زیادہ سے زیادہ سات آٹھ منٹ بعد یہ بلاسٹ ہو جائیں گے۔بہرحال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم سرنگ سے باہر آگئے تو یہ پھٹ گیا اور نتیجہ یہ کہ مخصوص معبد کا وہ پورا حصہ کسی پہاڑ کی طرف تباہ ہو گیا اور چونکہ یہ دھماکہ نیچے گہرائی میں ہوا تھا اس لئے پورا ملبہ کسی آتش فشاں کی طرح فضا میں اڑ کر نیچے کسی آبشار کی طرح گرا اور ہم بہرحال اس ملبے کی زد میں آگئے۔ یہ تو تھا پہلے درویش کا قصہ۔اب باقی قصہ دوسرا درویش جوزف پھر تیسرا درویش کیپٹن شکیل اور چوتھا درویش جوانا بتائے گا۔اس طرح قصہ چہار درویش مکمل ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔دھماکے کی خوفناک آواز سنتے ہی ہم تینوں اس طرف کو گئے۔وہاں واقعی آسمان پر ہر طرف مٹی کے بادل چھائے ہوئے تھے اور مٹی مسلسل آبشار کی طرح گر رہی تھی اور پھر مجھے

مس جولیا نظر آ گئی۔ وہ ملبے میں تقریباً دفن ہو چکی تھی۔ ان کا صرف
ایک بازو باہر کو نکلا ہوا تھا ہم نے انہیں باہر نکالا اور پھر اس پورے
ایریئے کو ہم نے چیک کیا۔ اس طرح آپ سب کو وہاں سے نکال لیا
گیا۔ آپ سب بے ہوش تھے آپ سب کے منہ اور ناک میں مٹی بھر
چکی تھی اور آپ کے سانس تقریباً رک چکے تھے۔ بہرحال ہم نے اپنے
طور پر ناک اور منہ سے مٹی نکالی اور پھر آپ کو یہاں شفٹ کیا۔ اس
کے بعد میں اور جوزف پانی لینے چلے گئے جبکہ جوانا یہاں رہ گیا"۔
کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے کہ ہمیں وہاں سے نکلنے کا
موقع مل گیا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ وہ فارمولا۔ اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا
تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" وہ کیا کہتے ہیں کہ وہی ہوتا ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے۔ بے
چارہ مدعی چاہے لاکھ برا چاہتا رہے۔ اب خدا کو یہی منظور تھا کہ
سیکرٹ سروس کے ممبران سپر جینیئس نہ بن سکیں اور ویسے کے
ویسے زیرو کے زیرو رہ جائیں البتہ ایک بات ہے کہ تمہارے ساتھ
میری موجودگی تمہاری اہمیت بنا دیتی ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہاری اہمیت۔ تم مسخرے ہو۔ یہ تو چیف ہے جو تمہیں
اہمیت دیتا ہے"...... تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

" عمران صاحب۔ چیف کو اب کیا جواب دیا جائے گا۔ مشن تو
ناکام ہو گیا۔ جس فارمولے کے لئے ہم نے اتنی تگ و دو کی وہ
فارمولا ہی ختم ہو گیا"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اور چیف شاید اس بات پر یقین ہی نہ کرے کہ عین آخری
لمحات میں جب مشن مکمل ہو گیا تھا ایک بھٹکتی ہوئی گولی اس ڈبے
میں گھس گئی اور مکمل شدہ مشن زیرو ہو کر رہ گیا"...... کیپٹن شکیل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مشن تو زیرو ہوا سو ہوا۔ میں اب سوچ رہا ہوں کہ مجھے چیک
بھی ملے گا یا نہیں"...... عمران نے یکلخت رو دینے والے لہجے میں کہا۔
اس کا انداز ایسا ہو گیا تھا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آ گیا
ہو۔

" مشکل ہے عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

" یہ سب اس تنویر کی وجہ سے ہوا ہے کہ ہمارا اچھا بھلا مشن زیرو
ہو کر رہ گیا ہے۔ ویسے میرا دل تو چاہ رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے اس ہونہار ممبر کو ہی زیرو کر دوں جس سے ڈاکٹر رچمنڈ جیسے آدمی
نے اسلحہ چھین لیا لیکن پھر مجھے جولیا کا خیال آ گیا۔ بہرحال اب اگر
چیف نے چیک نہ دیا تو یہ چیک تنویر کو دینا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" مرد نہیں۔ چیف میری رپورٹ پر اعتماد کرتا ہے اور یہ سب کچھ
اتفاقاً ہوا ہے۔ اب کسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر رچمنڈ جیسا آدمی اس طرح

اچانک اسلحے پر ہاتھ ڈال دے گا اور پھر اس کی چلائی ہوئی گولی اس خوفناک ڈبے میں گھس جائے گی۔ یہ سب قدرت کے کام ہیں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو واقعی وہی ہوتا ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے۔ انسان کا کام تو صرف کوشش کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ بات تم تنویر کو بھی سمجھا دو تو اس سے بہتوں کا بھلا ہو جائے گا کہ اس کا کام صرف کوشش کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس بار تو انتہائی عجیب کام ہوا ہے عمران صاحب کہ عین آخری لمحات میں ایسے اتفاقات پیش آگئے کہ سب کچھ ہی زیرو ہو کر رہ گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولیا رپورٹ دے چکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے اس کی رپورٹ ملی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بس اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا کہ ہم زیرو ہوتے ہوتے بچ گئے

ورنہ اس وقت تم ہم سب کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھ چکے ہوتے۔ لیکن مجھے واقعی اس فارمولے کے اس طرح ضائع ہونے کا بے حد افسوس ہوا ہے۔ یہ فارمولا اگر مل جاتا تو واقعی یہ ایک انقلابی فارمولا ہوتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے معاملے کے اس پہلو پر غور کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ فارمولا قدرت کے نظام میں ایک مداخلت تھی اس لئے اسے ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ اس سے جینیئس انسانوں سے فائدے کم اور نقصانات زیادہ اٹھانے پڑتے انسانیت کو"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اصل فارمولا اس ریڈ سکائی کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو اور اس کی کاپی ڈاکٹر کرائن کو دی گئی ہو اور ریڈ سکائی اس پر دوبارہ کام شروع کرا دے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ ہم تو واقعی یہ سوچ کر مطمئن ہو گئے تھے کہ فارمولا ختم ہو گیا ہے۔ پھر اب کیا ارادہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارادہ۔ کیسا ارادہ"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ کی بات درست ہو۔ پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے اس کا چیک دو گے تو آگے بات ہو گی"...... عمران نے کہا

تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ خود تو کہہ رہے ہیں کہ یہ مشن زیرو ہو گیا ہے۔ پھر چیک کس بات کا مانگ رہے ہیں آپ۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں زیرو ڈال کر چیک دے سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بے شک جتنی جی چاہے زیرو ڈال دو لیکن ساتھ بس صرف ایک ہندسہ اپنی مرضی کا ڈال دینا۔ ایک سے لے کر نو تک"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی تو بلیک زیرو کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر کرائن کالنگ چیف۔ اوور"...... عمران نے لہجے اور آواز بدل کر کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر کرائن بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کرائیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ریڈ سکائی۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ تمہیں یہ فریکونسی کیسے اور کہاں سے مل گئی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ بڑی معمولی بات ہوتی ہے چیف صاحب۔ بہرحال تمہیں یہ اطلاع تو مل گئی ہو گی کہ کراس وڈ جنگل میں تمہاری لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور اس میں اس سپر جینئیس فارمولے کی کاپی جو ڈاکٹر کرائن کے پاس تھی وہ بھی جل کر راکھ ہو گئی ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تم تک تفصیلی رپورٹ نہیں پہنچی تو چلو میں بتا دیتا ہوں کہ وہاں کیا ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مادام مارگی کی ہلاکت سے لے کر اپنے اندر جانے اور پھر باہر آنے اور اس لیبارٹری کے تباہ ہونے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو سب کچھ ختم ہو گیا۔ اسی لئے وہاں کوئی کال ہی اٹنڈ نہ کر رہا تھا۔ میں نے مانڈو سے وہاں چیکنگ کے لئے اپنے آدمی بھیجے ہیں لیکن ان کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"سب کچھ تباہ نہیں ہوا چیف صاحب۔ اصل فارمولا تو بہرحال ریڈ سکائی کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے کیونکہ میں نے وہاں اس کی

کاپی دیکھی تھی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کاش ایسا ہوتا۔ ہمیں اگر ذرا بھی خیال ہوتا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے تو پھر میں واقعی ڈاکٹر کرائن کو اس فارمولے کی کاپی دیتا۔ اصل محفوظ کر لیتا۔ اوور"...... چیف نے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اس فارمولے کے لئے پاکیشیا کی نجانے کتنی نوجوان لڑکیوں کو اغوا کر کے ہلاک کیا گیا ہے اور یہ اتنا بڑا جرم ہے چیف صاحب کہ تمہارے ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہی بھی اس نقصان کا مداوا نہیں کر سکتی۔ اوور"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو خوشی ہو گی اگر تم ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرو تا کہ تمہیں بھی معلوم ہو سکے کہ ریڈ سکائی کیا اہمیت رکھتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سیٹ اپ ہیڈ کوارٹر کا نہیں تھا۔ یہ کافرستان میں کام کرنے والے ہمارے آدمیوں کا اپنا سیٹ اپ تھا اور اگر مجھے پہلے اس بات کا علم ہو جاتا تو یقیناً میں انہیں روک دیتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کسی بھی لمحے اس کا نوٹس لے سکتا ہے اور وہی ہوا۔ اگر یہ لڑکیاں وہاں سے اغوا نہ کی جاتیں تو اس قدر اہم فارمولا ہمیشہ کے لئے ختم نہ ہو جاتا۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب بتاؤ کیا خیال ہے تمہارا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

" میرا خیال ہے کہ واقعی اصل فارمولا زیرو ہو گیا ہے۔چیف سچ بول رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ظاہر ہے تم نے تو چیف کو سچا ہی کہنا ہے چاہے کہنے والا کسی مجرم تنظیم کا ہی چیف کیوں نہ ہو۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ ہم جنس ہم جنس کے ساتھ ہی پرواز کرتا ہے۔ کبوتر۔ کبوتر کے ساتھ اور باز۔ باز کے ساتھ ۔ دوسرے لفظوں میں چیف۔چیف کے ساتھ "۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

بلیک ورلڈ شیطان کی دنیا' شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے۔

پروفیسر البرٹ شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ یہ منصوبہ کیا تھا ——— ؟

رعمیس ایک ایسا جادوئی زیور جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی۔ کیوں؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا

جبوتی ایک شیطانی قوت جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔

کیا واقعی ایسا ہوا ——— ؟ کیا جبوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ——— ؟

بلیک ورلڈ جس کے مقابل عمران' جوزف' جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں آئے تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ ایک ایسی پراسرار' سحر انگیز اور انوکھی دنیا جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ جس کی پراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے۔ یا ؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف طویل جدوجہد کے بعد آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقدر بنی۔ کیوں اور کیسے ؟ کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا۔ یا ؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحے کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا۔ وہ طاقت کیا تھی ؟

قطعی مختلف انداز کی کہانی۔ انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد
تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی ہوئی ایک پراسرار دنیا کی کہانی
ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحہ قرطاس پر نہیں ابھرا

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کی انتہائی منفرد کہانی

فائنل فائٹ

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر جس کا سیکشن ہیڈ کوارٹر عمران نے تباہ کرنا تھا لیکن عین آخری لمحات میں عمران نے ارادہ بدل دیا۔ کیوں ———؟

سیکشن ہیڈ کوارٹر جس کی حفاظت کے انتظامات اس قدر سخت تھے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ سوائے موت کے اور کچھ نہ آسکتا تھا۔

آر۔ لیبارٹری راڈار پر کام کرنے والی ایک ایسی لیبارٹری جہاں پاکیشائی فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور جسے تیاری کے بعد اسرائیل کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

آر۔ لیبارٹری جس کو ٹریس کرنا تقریباً ناممکن تھا اس لئے عمران لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں گھسنا چاہتا تھا۔ لیکن ———؟

وہ لمحہ جب بلیک تھنڈر کے سپر اور ٹاپ ایجنٹ مسلسل عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آتے رہے مگر ———؟

بلیک تھنڈر جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایسی جدید مشینری استعمال کرنا شروع کر دی جس کا کوئی توڑ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس نہ تھا۔ پھر ———؟

وہ لمحہ جب عمران نے آر۔ لیبارٹری تباہ کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا لیکن وہ جدید مشینری کے سامنے بے بس تھا۔

کیا عمران فائنل فائٹ میں شکست کھا گیا۔ یا ———؟

وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر اور کھل کر عمران کے خلاف ہو گئی لیکن عمران نے فائنل فائٹ کے سلسلے میں کسی کی پرواہ نہ کی۔ کیسے اور کیوں؟

وہ لمحہ جب عمران بغیر ہاتھ ہلائے فائنل فائٹ جیت گیا اور بلیک تھنڈر کو بھی یقین آگیا کہ اس فائنل فائٹ میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے سرے سے شرکت ہی نہیں کی لیکن اس کے باوجود عمران فاتح تھا۔ انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز، بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن پر مبنی ایک منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان